ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دنیا

جنات کی دنیا

مئی ۲۰۱۷ء

اب آگے کیا ہوگا خدا جانے

یہ شمارہ بھی اہم ہے اسے ضرور پڑھیے

عاطف ہاشمی

RS.25/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۲۴
شمارہ نمبر ۵
مئی ۲۰۱۷ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1900 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2200 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ مینجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر 09359882674
فون نمبر 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

"TILISMATI DUNYA"

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

✍ اداریہ ۵
✍ مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
✍ اسمِ اعظم ۱۱
✍ وظائف ۱۲
✍ ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ۱۳
✍ آیت الکرسی کی فضیلت ۱۷
✍ روحانی ڈاک ۱۹
✍ دنیا کے عجائب وغرائب ۲۷
✍ عکسِ سلیمانی ۳۱
✍ طبِ نبوی ۳۷
✍ مسلمان حاشئے سے صفر پر ۳۹
✍ اسلام الف سے ی تک ۴۱
✍ اللہ کے نیک بندے ۴۵
✍ اس ماہ کی شخصیت ۴۹
✍ جنات کی دنیا ۵۳
✍ جوڑوں کا درد ایک تکلیف دہ بیماری ۵۹
✍ شیطان کے اغراض ومقاصد ۶۱
✍ گدھا تو گدھا ہوتا ہے ۶۷
✍ امراضِ جسمانی ۶۹
✍ ۲۰۱۷ء کے بہترین اوقاتِ عملیات ۷۳
✍ نظرات ۷۴
✍ عاملین کی سہولت کے لئے ۷۵
✍ شرفِ قمر وغیرہ ۷۶
✍ انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۷
✍ زمین ومکان خریدتے وقت ۸۱
✍ خبرنامہ ۸۲

اداریہ

بقلم خاص

آگے کیا ہوگا؟ خدا جانے!

اتر پردیش کے حالیہ الیکشن کے نتائج آنے کے بعد جب بھارتیہ جنتا پارٹی پوری طرح اقتدار پر قابض ہوگئی تو کئی حیرتیں سر ابھار نے لگیں اور کئی سوالات ذہنوں میں گردش کرنے لگے۔ ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ دیوبند کی سیٹ بھاجپا نے کیسے حاصل کر لی؟ یہ سوال بجائے خود اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان زمین کی سیاست سے بہت دور ہیں اور وہ اس سیاسی گیم کو سمجھنے کے اہل نہیں ہیں جو ان دنوں سیاست کی مسند پر کھیلا جا رہا ہے۔ بالکل سیدھی سچی بات ہے جو مسلمانوں کے سمجھ میں نہیں آتی۔ بھاجپا جو تمام کوششوں کے باوجود تیس فیصد ووٹ سے زیادہ نہیں پاتی اس کو بس کرنا یہ ہوتا ہے کہ ستر فی صد ووٹوں کو جو اس کے خلاف پڑتے ہیں انہیں تقسیم کرتا ہے۔ اس فارمولے پر عمل کرنے کے لئے وہ خود مسلمانوں کو مختلف علاقوں میں کھڑا بھی کرتی ہے اور مسلمانوں کو جی کھول کر استعمال بھی کرتی ہے۔ دیوبند کی سیٹ پر بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ الیکشن کا بگل بجتے ہی مایاوتی نے ایک سو تین مسلمانوں کو ٹکٹ دیدیے۔ بھاجپا اور سماجوادی پارٹی نے اپنے ٹکٹ بعد میں تقسیم کئے۔ سماجوادی پارٹی نے دیوبند کی سیٹ پر مسلمان کو اپنا ٹکٹ دیا جب کہ مایاوتی ایک مسلمان کو ٹکٹ دے چکی تھیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ٹکٹ سماجوادی نے خود جیتنے کے لئے نہیں بلکہ بھاجپا کو جتوانے کے لئے دیا تھا۔ سماجوادی کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کا ٹکٹ دو حصوں میں بٹے اور بھارتیہ جنتا پارٹی کا راستہ صاف ہوجائے۔ چنانچہ یہی ہوا، دیوبند حلقے میں بہوجن سماج پارٹی کو تقریباً بہتر ہزار، سماجوادی پارٹی کو تقریباً پچپن ہزار اور بھاجپا کو تقریباً ایک لاکھ دس ہزار ووٹ ملے اور بھاجپا جیت گئی۔ سیکولر ووٹ جو تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تھا وہ منتشر ہونے کی وجہ سے بے اثر ہوگیا اور بھاجپا کم ووٹ حاصل کر کے بھی جیت گئی۔ اس طرح بھاجپا نے سماجوادی پارٹی کی دانستہ یا غیر دانستہ غلطی کی وجہ سے دیوبند کی سیٹ پر فائدہ اٹھایا اور اتر پردیش میں ہر جگہ یہی ہوا کہ بھاجپا کو فائدہ پہنچانے کے لئے مسلمان کے مقابلہ میں مسلمان کو کھڑا کیا گیا اور سیکولر ووٹوں کو منتشر کرنے کا کام کیا گیا اور اس سے بھاجپا کو فائدہ پہنچا۔

آج کل یہ بات زبان زد ہے کہ اسد الدین اویسی جیسے لوگ جو اتحاد المسلمین کے کرتا دھرتا ہیں وہ بھی بھاجپا کی خاطر مسلمانوں کا ووٹ تقسیم کرنے کے لئے ان علاقوں میں تقریریں کر رہے ہیں جہاں ان کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ ان جیسے مدبرین قوم کو بھی بھاجپا استعمال کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہے۔ یہ ووٹ اگر کسی سیکولر پارٹی کے کنڈی ڈیٹ کو مل جاتے تو اس کا کچھ فائدہ ہوتا لیکن اتحاد المسلمین کے دامن میں آ کر یہ ووٹ ردی بن جاتا ہے اور بھاجپا اس طرح بھی سرخرو ہوجاتی ہے۔

اگر یہ سچ ہے تو سوچئے جب مسلمانوں کو اتحاد کا درس دینے والے لوگ بھی مسلمانوں کو منتشر اور منقسم کرنے کے کارنامے انجام دیں گے تو مسلمان اگر حاشیہ پر جا کر کھڑے نہیں ہوں گے اور کیا ہوگا؟ نریندر مودی نے تو گڑیا کی زبان اس لئے بند کرادی تھی کہ اس کی بکواس سے مسلمانوں کو متحد ہونے کا سبق ملتا تھا۔ نریندر مودی نے اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں میں ایسے کئی تو گڑیا پیدا کردیے جو ہندوؤں کے خلاف چرب زبانی کرتے ہیں، یہ باتیں سن کر مسلمانوں کو مزا آتا ہے لیکن ان زہریلی باتوں کی وجہ سے ہندو متحد ہوجاتا ہے اور مسلمانوں کے حصے میں ووٹوں کی تقسیم آتی ہے اور سیکولرزم کو شکست اور ذلت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

افسوسناک بلکہ عبرتناک ہے یہ بات کہ "پیس پارٹی" جو مسلمانوں کو اپنے ذاتی اقتدار کے سنہرے خواب دکھاتی ہے اور اس کے لئے اشتہارات پر کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے اور اسد الدین اویسی اور اکبر الدین اویسی لاکھوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر ہندوؤں کے بخیے اُدھیڑتے ہیں اور زندہ باد کے نعروں سے فضائیں گرم ہوتی ہیں وہ اپنا ایک کنڈی ڈیٹ جتوانے میں بھی کامیاب نہیں ہو پاتے۔ اکثر جگہوں پر ان کی ضمانتیں ضبط ہوجاتی ہیں لیکن یہ لوگ مطمئن رہتے ہیں، انہیں ہار کر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، شاید ان کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ وہ ووٹ تقسیم کردیا جائے اور اس مقصد میں کامیاب ہو کر وہ ایک طرح جیت ہی جاتے ہیں۔ جب تک ایسے بہادر اور جیالے لوگ مسلمانوں کی صفوں میں موجود رہیں گے مسلمانوں کو بار بار شکست سے دوچار ہونا پڑے گا اور بار بار سیکولرزم کے حصے میں ذلت اور رسوائی آئے گی۔

نوٹ بندی کے بعد اکثر ہندو نریندر مودی سے خفا تھے لیکن ہندوؤں کی خوبی یہ ہے کہ وہ کچھ بھی خیالات رکھتا ہو وہ الیکشن کے دن صرف ہندو ہی ہوجاتا ہے اور مسلمانوں کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ وہ الیکشن کے دن بھی صرف مسلمان نہیں رہتے بلکہ الیکشن کے دن خاص طور پر انصاری، قریشی، تیلی، پٹھان اور شیخ جی بنے رہتے ہیں اور اس روش کی وجہ سے وہ بار بار ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ وہ حالات اور مصلحتوں سے بے پرواہ ہو کر اپنی من پسند پارٹیوں سے چپکے رہتے ہیں۔ سیاست میں دوستی اور دشمنی دائمی نہیں ہوتی وہ صرف وقتی ہوتی ہے۔ ساری دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ اکھلیش جس نے بھاجپا پر ہزاروں الزامات لگائے وہ اپنے حریفوں سے گلے ملنے کے لئے منچ پر حاضر ہوئے اور انہوں نے بھاجپا کے کرتا دھرتا سے لپٹنے اور کانا پھوسی کرنے کی رسم بھی ادا کی جب کہ مسلمان آخری دم تک ایسا رہا ہے ان پارٹیوں سے اس کا نکاح ہو چکا ہو جو بھاجپا کو سرخرو کرنے کی ذمہ دار تھیں۔ اس سوچ اور اس ڈھیر سے کے ہوتے ہوئے مسلمان اس ہندوستان میں جس کی اکثریت اب ایک خاص رُخ پر چل رہی ہے کس طرح اپنا وجود برقرار رکھ سکے گا اور نتائج کے عذاب سے خود کو کیسے بچا سکے گا، خدا ہی جانے! ☆☆☆

مختلف پھولوں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''رات گئے قصہ کہانیوں کی محفلوں میں نہ جایا کرو کیوں کہ تم میں سے کسی کو بھی خبر نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس کو کہاں کہاں پھیلایا ہے اس لئے دروازے بند کرلیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ لیا کرو، برتنوں کو اوندھا کردیا کرو اور چراغ گل کردیا کرو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال

☆ جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ بس میرا اللہ مجھ سے خفا ہے۔

☆ عمدہ لباس کے حریص! کفن کو یاد رکھ، عمدہ مکان کے شیدائی، قبر کا گڑھا مت بھول، عمدہ غذا کے دلدادے، کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا ہے یاد رکھو۔

☆ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔

☆ حیا کے ساتھ نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں وابستہ ہیں۔

☆ اس نے اللہ تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔

ماں کے نام

☆ دنیا کی سب سے خوب صورت اور شیریں شئے ماں کا پیار ہے۔

☆ میری ہر تکلیف اور ہر غم میں میری ماں کا تصور میرے لئے فرشتہ نجات بن کر آتا ہے۔

☆ ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر اپنی ماں کے چہرے میں دیکھ سکتا ہے۔

☆ ماں کے قدموں کی خاک چوم لو دونوں جہانوں میں شہرت نصیب ہوگی۔

☆ ماں کی چاہت میں اپنی انا کو بھول جاؤ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔

☆ ماں کے قدموں میں جھک جاؤ، رفعت و بلندی ملے گی۔

اقوال سعدیؒ

☆ دو باتیں ناممکن ہیں (۱) قسمت میں لکھے سے زیادہ کھانا (۲) مقررہ وقت سے پہلے مرنا۔

☆ جو تیری قسمت میں نہیں ہے وہ تجھے نہیں ملے گا اور جو تیری قسمت ہے وہ تو جہاں بھی ہوگا تجھے مل جائے گا۔

☆ جو فقیر اور لالچی ہے وہ لٹیرا ہے۔

☆ جس دوا پر اعتماد نہ ہو وہ دوا کھانا اور بغیر دیکھی ہوئی راہ پر بغیر قافلے کے اکیلے چلنا، یہ دونوں باتیں عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہیں۔

☆ جھوٹ کہنا زخم لگاتا ہے، اگر زخم مندمل بھی ہوجائے تب بھی نشان بنادیتا ہے۔

☆ جو شخص اپنی عقل مندی دکھانے کے لئے دوسروں کے درمیان بولتا ہے وہ اپنی نادانی کا اظہار کرتا ہے۔

☆ جو بات تم سب کے سامنے کہنے سے ہچکچاتے ہو اس کو کسی سے تنہائی میں مت کہو۔

خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

☆ جس کے ہزار دوست ہوتے ہیں اس سے دوستی مت کرو اسے اپنا دل مت دو۔ اگر دیتے ہو فراق کی تکلیفیں برداشت کرنے کے لئے تیار رہو۔

☆ عقل بغیر طاقت کے فریب اور دھوکہ ہے، طاقت بغیر عقل کے حماقت اور پاگل پن ہے۔

☆ بدچلن احمق مولوی سے اچھا ہے کیوں کہ احمق نے تو اندھے ہونے کی وجہ سے راہ کھوئی لیکن مولوی دو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی کنوئیں میں گر پڑا۔

علم

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ ''علم کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا۔ ''علم یہ ہے کہ اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو اسے معاف کردو، اگر کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑ دو، کوئی تمہیں محروم کردے تو اسے نواز دو، قوت انتقام ہو تو عفو و درگزر سے کام لو، خطاکار سامنے آجائے تو سوچو اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں بھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تمہیں ندامت ہو۔

مہکتی کلیاں

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ دوسروں کی تکلیف پر نکلیں۔

☆ عادتیں شروع میں کچے دھاگوں کی طرح ہوتی ہے، مگر بعد میں وہ لوہے کے تاروں کی طرح ہو جاتی ہیں جن میں انسان کی شخصیت جکڑ کر رہ جاتی ہے۔

☆ میں کون ہوں، انسان کو کبھی کبھی یہ سوال اپنے آپ سے پوچھ لینا چاہئے۔

☆ دشمن پر فتح پانی ہے تو اس کے ساتھ نیکی کرو۔

☆ کبھی ہم قسمت کا ساتھ نہیں دیتے اور کبھی قسمت ہمارا، مگر دونوں ہی صورتوں میں بدقسمتی ہمارے حصے میں آتی ہے۔

☆ ظالموں کو معاف کردینا مظلوموں کے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ اگر کسی کو خوشی نہیں دے سکتے تو تم دکھ بھی نہ دو۔

☆ نفس کے لئے سب سے مشکل کام شریعت کی پابندی ہے۔

☆ تمام مخلوقات میں سے زیادہ محتاج انسان ہی ہے۔

☆ آئیڈیل بنانے میں ایک منٹ اور آئیڈیل بننے میں ڈھیر سارے سال گزر جاتے ہیں۔

☆ خوش ہونے کے لئے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

آج کل اور کل

☆ کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی کہتے تھے الحمد للہ لیکن آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں۔ ''مزہ نہیں آیا۔''

☆ کل انسان شیطان کے کاموں سے توبہ کرتا تھا، جب کہ آج شیطان انسان کے کاموں سے توبہ کرتا ہے۔

☆ کل لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خفیہ طور سے خرچ کرتے تھے جب کہ آج خرچ کرنے سے پہلے اپنی تصاویر بنواتے ہیں۔

☆ کل گھروں سے قرآن کی تلاوت کی آواز آتی تھی اور آج ڈھول اور گانوں کی آواز آتی ہے۔

☆ کل سیاست داں قوم کا غم کھا کر سوتے تھے آج سیاست داں قوم کا مال کھا کر سوتے ہیں۔

☆ کل کے طالب علم کے ہاتھوں میں کتاب ہوا کرتی تھی جب کہ آج کے "اسٹوڈینٹ" کے ہاتھوں میں موبائل ہے۔

جان لیجئے

☆ یہ وقت بہتے دریا کے کناروں پر پھیلی ریت ہے اسے چھانو گے تو پتہ چلے گا کہ ہر ذرہ سونا نہیں ہوتا۔

☆ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جاؤ، لوٹ کر اپنے ہی گھر آؤ گے کیوں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں وہ لوگ بستے ہیں جو تمہارے حقیقی خیر خواہ ہیں۔

☆ کچھ دل بہت نازک ہوتے ہیں، ان پر لفظ استعمال کرنے سے پہلے ان کے حوصلوں کو جان لو ورنہ یا وہ دل ٹوٹ جائے گا یا تم خود۔

☆ تنہائیاں اور اداسیاں بہت دردناک ہوتی ہیں، اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ کسی ایسی خطا کے کرنے سے آپ کو محفوظ رکھے کہ جس کی سزا اس عذاب کی صورت میں آپ کو ملے۔

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری لغزشوں کو بھلا دے اور تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

☆ جس شخص کو سال بھر کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ اس سے کا رب ناراض ہے۔

☆ جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆ جاگنے والے نہ رہیں تو سونے والے بھی نہ رہیں گے، گڈریا سو جائے تو بھیڑیئے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔

☆ لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔

☆ ہم شاید جانتے ہیں کہ ہمارے فیصلوں کے اوپر ایک اور فیصلہ نافذ ہو جایا کرتا ہے، یہ وقت کا فیصلہ ہے۔

☆ تذبذب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔

اندازِ فکر

☆ جاہل کے آگے عقل کی دلیل نہیں چلتی۔

☆ انسان اپنی توہین معاف کر سکتا ہے لیکن بھول نہیں سکتا۔

☆ ہر مسئلہ کا حل ہونے کے بعد ایک نئے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

☆ جہاں سے بھی گزرو پھول برساؤ، تاکہ واپسی پر تمہیں ایک بہت بڑا باغ ملے۔

☆ کسی کا دل نہ دکھاؤ کہ انسان کے دل میں خدا رہتا ہے۔

☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کہ خدا کے ولی انہی انسانوں میں ہوتے ہیں۔

☆ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے۔

بات پتے کی

☆ اگر دنیا میں عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو اپنے سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہئے۔

☆ دعا عبادت کی جان ہے۔

☆ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔

☆ اولاد کے لئے ماں باپ کا سب سے اچھا تحفہ ان کی بہتر تعلیم و تربیت ہے۔

☆ تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆ مسکراہٹ زندگی کا انمول تحفہ ہے۔

☆ امانت میں خیانت سخت گناہ ہے۔

☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔

☆ وہ علم ضائع ہو گیا جس پر عمل نہ کیا جائے۔

☆ عاجزی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

☆ علم مومن کا گمشدہ مال ہے جہاں ملے لے لو۔

☆ آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

اقوالِ زریں

☆ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرو۔

☆جو شخص اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو جنتی کہے وہ جہنمی ہے۔

☆توبہ کی تکلیف سے گناہ کو چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔

☆خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

☆دنیا جس کے سلئے قید ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔

☆غیبت دوستی کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے۔

☆اگر سبق سیکھنا چاہتے ہو تو کنول سے سیکھو جو کیچڑ میں بھی پاک صاف رہتا ہے۔

☆زندگی ایک پہیئے کی مانند ہے جو اوپر آنے والوں کو عیش کرواتا ہے جب کہ نیچے آنے والوں کو روند دیتا ہے۔

☆کسی کے اتنا قریب مت جاؤ کہ کوئی نگل لے اور کسی سے اتنے دور مت جاؤ کہ پاس نہ آسکو۔

☆درود پاک ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر تم دکھاوے کے لئے بھی پڑھتے ہو تو تمہارے حصے میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

۴ چیزوں کا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

☆بہرے سے راز میں بات کرنے کا۔

☆ناشکر گزار پر احسان کرنے کا۔

☆بنجر زمین میں بیج ڈالنے کا۔

☆سورج کی روشنی میں چراغ جلانے کا۔

☆۴ چیزوں میں ایمان کی مٹھاس پائی جاتی ہے۔

☆سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "میں نے عبادت کی چاشنی (مٹھاس) چار چیزوں میں پائی ہے۔

☆اللہ کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی میں۔

☆اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں۔

☆اللہ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں۔

آپ بھی سنئے

☆کچھ لوگ ہوا کی مانند ہوتے ہیں، چپکے سے زندگی میں آتے اور چپکے سے زندگی کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

☆انسان کو فنا ہے لیکن محبت کو نہیں تو کیا مرنا محبت کے لئے اختتام کا نام ہے؟

☆محبت پربتوں کے دامن سے پھوٹنے کا والے چشمے کی طرح اپنی سمت اور اپنا راستہ خود بنا لیتی ہے لیکن کچھ محبتیں درگاہ پہ تقسیم ہونے والی نیاز کی طرح ہوتی ہیں جنہیں خالی ہاتھوں سے ننگے پاؤں چل کر حاصل کرنا پڑتا ہے۔

منتخب اشعار

سو بار چمن مہکا سو بار بہار آئی
دنیا کی وہی رونق دل کی وہی تنہائی

☆

بھیگی ہوئی ایک شام کی دہلیز پہ بیٹھے
ہم دل کے سلگنے کا سبب سوچ رہے ہیں

☆

گنوائی کس کی تمنا میں زندگی میں نے
وہ کون تھا جسے دیکھا نہیں کبھی میں نے

☆

حاصل اسے نہ ہونگی کبھی سربلندیاں
جس کو خیال خدمت خلق خدا نہ ہو

☆

ہماری بولتی آنکھوں کو غور سے دیکھیں
جو کہہ رہے ہیں شب و روز بے زباں ہم کو

☆

لب کو حرکت نہ دی حال بھی کہہ دیا
خیر جو بھی ہوا معجزانہ ہوا

☆

انمول جس کو بولیں انوکھا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

قسط نمبر: ۸

اسم اعظم

حسن الہاشمی

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے پیش نظر اکثر اکابرین کی رائے یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے اور اس کا ورد کرنے سے مصائب سے نجات ملتی ہے اور پڑھنے والا اپنی مرادوں کو پہنچتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ تین اسمائے الٰہی کا مجموعہ ہے، ایک اللہ، دوسرے الرحمٰن اور تیسرے الرحیم۔ اسماء الٰہی میں یہ تینوں ہی بہت اہمیت کے حامل ہیں، الگ الگ بھی ان کا ورد کرنے سے انسان کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ "یا اللہ" تو باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور اس نام کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ایک ایک حرف میں حق تعالیٰ کا تصور موجود ہے۔ اس اسم الٰہی کے اگر ایک ایک کرکے حروف الگ کر دیئے جائیں تب بھی اس میں نقص پیدا نہیں ہوتا اور باقی حروف بھی اللہ ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس کی یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً اگر "اللہ" میں سے حرف الف کو ہٹا دیا جائے تو "للہ" باقی رہتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ بھی زمینوں اور آسمانوں میں ہے اگر "للہ" میں سے لام کو ہٹا دیا جائے تو لہ باقی رہتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ۔ مراد وہی کہ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کا ہے اور دونوں جہاں کی تمام چیزوں پر اصل اختیار اللہ ہی کا ہے۔ اگر دوسرے لام کو بھی ہٹا دیا جائے تو "ہو" بچتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔ وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کا کمال۔ اس اسم ذاتی کو بھی اکثر محققین نے اسم اعظم بتایا ہے اور الرحمٰن اور الرحیم بھی اکثر علماء کے نزدیک اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں اور جب یہ تینوں نام بسم اللہ میں جمع ہیں تو پھر بسم اللہ کا درجہ بہت بڑا ہو جاتا ہے، چنانچہ اکثر مشاہیر بسم اللہ کے ذریعہ اپنے مسائل حل کیا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک اسماء میں سے ایک اسم مبارک ہے۔

بعض اکابرین نے بسم اللہ میں "اسم اعظم" صرف "اللہ" کو مانتے ہیں جب کہ بعض حضرات اکابر کی رائے یہ ہے کہ "الرحمٰن الرحیم" اسم اعظم ہیں، لیکن زیادہ تر مشائخ امت کا کہنا یہ ہے کہ پوری بسم اللہ ہی اسم اعظم کا مقام رکھتی ہے اور بسم اللہ جو اسماء الٰہی موجود ہیں ان کی الگ الگ بھی بہت اہمیت ہے اور جب یہ تینوں ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں تو ان ناموں کی اہمیت دوگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مالک سے مروی ہے کہ قرون اولیٰ کے ایک بزرگ محمد ابن احمدؒ نے فرمایا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں بیت المقدس میں باب سلیمان پر بیٹھا ہوا تھا، جمعہ کا دن تھا اور یہ واقعہ عصر کے بعد کا ہے، اچانک میری نظر دو بزرگوں پر پڑی، میں انہیں دیکھ کر چونکا اور کچھ شپٹایا، ان میں سے ایک بزرگ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا ذرا مت میں خضر ہوں اور یہ میرے ساتھ حضرت الیاس علیہ السلام ہیں میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہر جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد سو مرتبہ یا اللہ سو مرتبہ یا رحمٰن اور سو مرتبہ یا رحیم پڑھا کرو، تمہاری تمام ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوں گی، یہ سن کر میں خوش ہوا اور اس کے بعد میں نے مذکورہ اسماء الٰہی کا ورد کرنے کو اپنا معمول بنا لیا اور میں اپنی ضرورتوں سے بے نیاز ہو گیا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت اور مشکل میں پڑ گیا اور اس سے نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اور بعض اکابرین کی رائے کے مطابق ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے پھر سجدے میں جا کر دعا کرے تو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ اس کو مصائب و آلام سے نجات مل جائے گی۔

بعض اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ صبح شام ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھتے تھے اور غیب سے ان کے تمام مسائل حل ہوتے تھے، بعض اکابرین کا معمول یہ تھا کہ وہ نماز فجر کے بعد یا اللہ ۶۶ مرتبہ اور مغرب کی نماز کے بعد یا رحمٰن ۲۹۸ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد یا رحیم ۲۵۸ مرتبہ پڑھتے تھے اور اس ورد سے انہیں بے شمار عظمتیں عطا ہوتی تھیں۔

☆☆☆☆

وظائف

علامہ روحانی

دشمن سے نجات کے لئے

اگر پانی پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر مخالف پلادو تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ مخالفت چھوڑ دے گا اور محبت کرنے لگے گا اور اگر موافق کو پلادو تو محبت بڑھ جائے گی۔

ہر درد و مرض کے لئے: جس درد یا مرض پر تین روز تک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خلوص دل سے پڑھ کر دم کیا جائے انشاءاللہ اس سے آرام ہو جائے گا۔

چور اور اچانک موت سے حفاظت

اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں تو انشاءاللہ مال واسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت ہوگی۔

حاجت روائی کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھیں کہ جب ایک ہزار مرتبہ ہو جائے تو ۲ رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھیں اور اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں، غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور ہر ہزار پر دو رکعت نماز پڑھیں اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں، انشاءاللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی۔

اولاد زندہ رہے: جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک کاغذ پر ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کر ہر وقت پہنے رہے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ رہے گی۔

خطرہ ٹالنے کے لئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرے میں پڑ جائے تو یہ پڑھے، بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، انشاءاللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا۔

فکر و پریشانی سے نجات کے لئے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فکر و پریشانی کے وقت پڑھتے تھے، فجر کے فرض اور سنت کے درمیان ۴۰ بار پڑھنے سے ہر قسم کی فکر و پریشانی اور تکلیف سے نجات ملتی ہے اور اگر مقروض ہو تو روزانہ ۱۰۰ دفعہ پڑھنے سے قرض سے نجات ملتی ہے۔

کامیابی و کامرانی کے لئے

یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ. جب کسی کو کوئی حاجت ہو تو ۱۲ دن روزانہ ۱۲۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے، انشاءاللہ اس کی حاجت پوری ہوگی، روزانہ ۱۰۰ دفعہ پڑھنے سے بھی کامیابی ہوگی، یہ بہت چھوٹی لیکن بہت کارآمد دعا ہے، اس کا پڑھنے والا ہر قسم کی بھلائی سے مالا مال ہو جائے گا۔

شہادت کے رتبے کے لئے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اور کسی سے بات کئے بغیر یہ دعا پڑھتا رہے اور اگر اسی دن یا رات کو مر جائے گا تو پروردگار اسے شہادت کا رتبہ عطا کرے گا۔

درد دور کرنے کے لئے: کسی جگہ بھی درد ہو سورۃ الناس سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اگر پھر بھی درد دور نہ ہو تو تین مرتبہ ایسا ہی کرے، انشاءاللہ درد دور ہو جائے گا۔

گھر سے جنات دور کرنے کے لئے

سورۃ نصر (پارہ عم) یعنی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کی سورت گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر کے چاروں کونوں میں ۴۱ دن تک چھڑکیں انشاءاللہ مکان جنات سے پاک ہو جائے گا۔

دماغی کی کمزوری: پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ یَاقَوِیُّ پڑھو۔

نظر کا کمزور ہونا: پانچوں نمازوں کے بعد یانور پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

قسط نمبر: ۱۰

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے، پیر ہرات ان کو کہتے تھے، ہرات ایک صوبہ ہے افغانستان کا وہاں وہ بزرگ گزرے ہیں تو یہ پیر ہرات کے نام سے مشہور ہوئے، بڑے عجیب اقوال ہیں ان کے، فرمایا کرتے تھے۔

"اگر بر ہوا روی مکسے باشی،
اگر تو ہوا میں اڑتا ہے تو تو ایک مکھی کے مانند ہے،
واگر بر آب روی خسے باشی،
تو پانی پر تیرتا ہے تو تنکے کی مانند ہے،
دل بدست آرتا کسے باشی،
تو دل کو قابو میں کرلے تو کچھ تو بن جائے۔"

تو ہوا میں اڑنا اور پانی پر چلنا یہ کیا بات ہوئی، یہ کوئی چیز نہیں اصل چیز یہ ہے کہ دل کی گرہ کھل جائے تو اس بارے میں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی نقش بندی ہے، کوئی چشتی ہے، کوئی قادری ہے، کوئی سہروردی ہے، اگر دل میں ایک خدا کی یاد ہے تم سب کچھ ہو ورنہ تم کچھ بھی نہیں۔

اور وہ ایک خدا کی یاد تو دل میں ہوتی نہیں وہ تو معبودوں سے بھرا پڑا ہوتا ہے، ہم حیران ہو کر سوچتے ہیں کہ کعبہ کو بت خانہ بنا دیا اور ہم اپنے آپ کے بارے میں سوچتے نہیں کہ اس کعبہ کو بھی تو ہم نے بت خانہ بنایا ہوا ہے، صنم خانہ بنایا ہوا ہے، اس کی محبت دل میں ہے تو اس کی محبت دل میں ہے۔ (مَاهٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ) یہ کیا مورتیاں ہیں جو دل میں رکھی ہوئی ہیں اور ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، تو جوانوں کے دلوں میں تو کچھ شکلیں بنی ہوتی ہیں، فلاں کی شکل کا ٹھپہ لگا ہے، فلاں کی شکل کا ٹھپہ لگا ہے، یہ ہوائی خدا ہیں اس لئے کہنے والے نے کہا۔

کہ "بتوں کو توڑ تخیل کے ہوں کہ پتھر کے"

پتھر کے بتوں کو بھی توڑنا پڑتا ہے، تخیل کے بتوں کو بھی توڑنا پڑتا ہے تب جا کر توحید خالص نصیب ہوتی ہے۔

تو ذکر کی کثرت کے بغیر کام نہیں بنتا جیسے ہم چل رہے ہیں تو ایسے تو بیس سال اور بھی گزر گئے، ہماری زندگی کے تو روحانی ترقی کوئی نصیب نہیں ہوگی تو زندگی کی ترتیب کو بدلیں! اور اوراد و وظائف کی پابندی کریں! شریعت و سنت کی پابندی کریں! جب ہم اپنی طرف سے پابندی کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اصلاح کا معاملہ آسان فرمادیں گے ہمارے دلوں کو منور فرمادیں گے۔

تاثیر میں مقدار کا دخل

کچھ چیزوں کی تاثیر میں مقدار کو دخل ہوتا ہے، اینٹی بایوٹک اگر بندے کو کھانی ہو تو صبح دوپہر شام بتاتے ہیں کوئی بندہ روزانہ اگر صرف ایک کھالے تو اس کا انفیکشن ختم نہیں ہوتا اس لئے کہ ڈوز پوری نہیں ملی یا کوئی بندہ ایک دن صبح دوپہر شام کھالے اور چھوڑ دے پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا، ڈاکٹر لوگ پانچ وقت مسلسل اس کو کھانے کے لئے کہتے ہیں اس کی تاثیر میں مقدار کو دخل ہے، ٹی بی کے جو مریض ہوتے ہیں ان کو آٹھ مہینہ کا علاج کروانا پڑتا ہے۔

ایک جگہ ہے وہاں اسی مرض کا گورنمنٹ ہاسپٹل بنایا ہوا ہے، اللہ کی شان ایک ہمارے دوست وہاں داخل ہوئے اور ان کی تحریک سے وہاں ایک پروگرام رکھا گیا جس میں وہاں کے ڈاکٹر اسٹاف بھی تھا وہ بتانے لگے کہ آٹھ مہینہ کے دوران اگر ایک دن بھی دوائی کا ناغہ ہو جائے تو کورس ٹوٹ جاتا ہے اب نئے سرے سے پھر آٹھ مہینے کرنا پڑتا ہے، ہم حیران کہ چھ مہینہ ایک آدمی نے صبح شام دوائی کھائی اور چھ مہینہ کے بعد اگر اس نے ایک دن غفلت کردی اور دوائی کا ناغہ ہوا تو کہتے ہیں کہ جی اب نئے سرے سے کورس کرو کیا مطلب؟ کہ دوائی کی ایک مقدار ہے جس میں اللہ نے شفا رکھی ہے وہ مقدار اگر استعمال نہیں کریں گے تو شفا نہیں ہوگی جس جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے اصول ہیں تو روحانی بیماریوں کے علاج کے بھی کچھ اصول ہیں۔

دل کے داغ کس سے مٹتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذکر کرو ایمان والو کثرت کے ساتھ اب یہ جو کثرت کا جو لفظ ہے یہ شرط بن گئی، چنانچہ ذکر کثیر سے انسان کو فائدہ ہوتا ہے، ذکر قلیل سے فائدہ نہیں ہوتا، اس حد تک فائدہ تو ہے کہ اللہ کی یاد ہے ثواب ملے گا لیکن اگر یہ چاہے کہ اس سے باطن کی بیماری بھی دور ہو جائیں یہ نہیں ہو سکتا اس کے لئے ذکر کثیر کی ضرورت ہے، اس لئے جو غافل لوگ گناہ کرتے ہیں، فسق و فجور کی زندگی گزارتے ہیں، جانور بن کر زندگی گزارتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ پہچان (لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا) اللہ کا ذکر کرتے ہیں تھوڑا سا، تو ذکر تو وہ بھی کرتے ہیں لیکن ایسا ذکر جو انسان کے دل سے گناہوں کے دھبوں کو مٹا دے اس کے لئے ذکر کثیر شرط ہے۔

خاص نعمت کیسے ملے؟

آج کے ہمارے اکثر دوست احباب اس ذکر کی کثرت کے کرنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں، ان کو فرصت نہیں ملتی، جب فرصت ملتی ہے تو ذکر کرتے ہیں، بھائی اللہ رب العزت کی یاد کے لئے گھنٹوں چاہئیں۔

جو معمول سے ہٹ کر نعمت طلب کرنا چاہے گا اسے معمول سے ہٹ کر محنت بھی کرنی پڑے گی، ایک طرف تو بندہ یہ چاہے کہ مجھے وہ نعمت ملے، جو خواص کو ملتی ہے تو خواص کو جو نعمت ملتی ہیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو محنت بھی خاص کرنی پڑے گی، اس لئے ذکر کی، وظائف کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔

ایک نگاہ کی بات ہے

لیکن ایک دستور ہے دنیا کے بادشاہوں کا جو ملاقات کے لئے آنے والے لوگ ہوتے ہیں ان کو گھنٹوں انتظار میں بٹھاتے ہیں، مالک حقیقی کے یہاں بھی یہی دستور ہے جتنے بڑے اولیاء گزرے آپ ان کی زندگیوں کو پڑھ کر دیکھیں، گھنٹوں اللہ کی یاد میں بیٹھتے تھے کوئی ایک بھی آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ جو اللہ کی یاد میں گھنٹوں نہ بیٹھتا ہو، اس گھنٹوں اللہ کی یاد میں بیٹھنے میں بھی تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کر دو عمر گزر جائے کرتے کرتے، لیٹتے لیٹتے پروردگار عالم کو پھر رحم آتا ہے ترس آجاتا ہے، یہ تو ان کی نگاہ کا معاملہ، ایک نگاہ پڑ جائے لطف کی تو بندے کی بگڑی بن جائے، مگر نگاہ پڑتی ہے اس پر جو طلب کا اظہار کرتا ہے۔

بغیر طلب کے ماں بھی دودھ نہیں دیتی

بیٹا جاگ رہا ہو خاموش پڑا ہو تو ماں بھی دودھ نہیں پلاتی حالانکہ کتنی محبت ہوتی ہے، کتنی شفقت ہوتی ہے لیکن وہ بھی اس انتظار میں ہوتی ہے کہ بچے کی طرف سے جب تک اس بات کا اظہار نہ ہو کہ اسے بھوک لگی ہے تب میں اسے دودھ پلاؤں گی، تو ماں کتنی شفیق ہے وہ بچے کے رونے دھونے سے، ہلنے جلنے سے اندازہ لگاتی ہے، ہاں اسے بھوک لگی ہے، دودھ دیتی ہے، جب بڑا ہو تو نہیں دیتی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی بندے کی طلب پر عطا کرتے ہیں، دنیا بغیر طلب کے مل سکتی ہے یہ ہدایت والی نعمت بغیر طلب کے نہیں ملتی اور ہدایت کے راستے پر اللہ کے اس قرب کو پانے کی طلب یہ تو بہت زیادہ ہوگی تب ملے گی، لہٰذا اگر اللہ رب العزت کے خاص بندوں میں داخل ہونا چاہیں اس نعمت کو حاصل کر لو۔ (یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ) میرے بندوں میں داخل ہو جا یہ پہلے کہا (وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ) میری جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ کے خاص بندوں میں داخل ہو جانا (جس پر اللہ رب العزت کی رحمت کی نظر ہو) اس کے لئے تو خاص محنت کرنی پڑے گی تب جا کر انسان کو یہ نعمت نصیب ہوگی۔

روز کی حاضری

اور اگر انسان پابندی کے ساتھ معمولات ہی نہ کرے تو فقط دل میں ارادے کر لینے سے تو یہ نعمت حاصل نہیں ہو جاتی، ایک آدمی ایم اے کی ڈگری لینے کا خواہش مند ہے اگر وہ داخلہ ہی نہ لے چاہے جتنا بھی خواہش مند ہو اس کو وہ ڈگری نہیں ملتی ہم لوگ ذکر مراقبہ کے ذریعہ اپنی اپلیکیشن روز آگے بھیجا کریں، حاضری لگوالیا کریں، جیسے بادشاہوں کے یہاں مزدوروں کی حاضری لگتی ہے، تمام حاضر رہتے ہیں، ہم بھی اس مالک کے مزدور ہیں حاضری لگوایا کریں اور یہ حاضری تہجد کے وقت ہوتی ہے، لوگوں کے یہاں حاضری کا وقت صبح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں تہجد میں یہ وقت ہوتا ہے اب ایک بندہ تہجد میں التجا ہی نہیں ہے اس کا

مطلب ہے کہ اس نے حاضری ہی نہیں لگوائی، یہ وہ نعمتیں ہیں کہ جن کو حاصل کرنے کے لئے یہ شرائط پوری کرنی پڑیں گی، کیوں کہ ہم پوری نہیں کرتے اس لئے سالوں گزر جاتے ہیں ترقی ہوتی ہے، مگر تھوڑی پھر جو خاطر خواہ نتیجہ نکلنا چاہئے وہ حاصل نہیں ہوتا وہ رنگ نہیں چڑھتا وہ محبت کا جوش نصیب نہیں ہوتا مقدار کو دخل ہے۔

وقوف قلبی

لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے دل کی طرف متوجہ رہیں اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں اور یہ کہ جو معمولات ہوں ان معمولات کو پابندی کے ساتھ کریں، ان معمولات کی پابندی سے ہی پتہ چلے گا کس میں کتنی طلب ہے، کون اپنی طلب میں سچا ہے۔ حضرت باہو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میں درود شریف پڑھا کرتا تھا، نبی علیہ السلام پر اور اس زمانہ میں میری ماں مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا کرتی تھی پڑا رہتا تھا، دودھ کا پیالہ اور میں درود شریف پڑھتا رہتا تھا، پھر اس کا نتیجہ کیا ملا اللہ تعالیٰ نے ان کو مستجاب الدعوات بنا دیا، ہاتھ اٹھاتے تھے اللہ کے یہاں دعا قبول ہوجایا کرتی تھی۔

اذکار و معمولات کی حیثیت

اس لئے اذکار کی، معمولات کی پابندی کرنا سالک کے لئے فرض اور واجب کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایک تو ہیں شریعت کے فرض واجب۔

ایک ہیں طریقت میں فرض واجب۔

ذکر اور اوراد و وظائف کی پابندی کرنا طریقت کے فرائض و واجبات میں سے ہیں، پابندی کرنی پڑے گی جو کرتے ہیں آج کے دور میں بھی وہ پاتے ہیں۔

آتش شوق باقی نہیں

ہمارے ایک دوست ہیں سلسلہ میں تعلق ہے، نوجوان ہیں، خوب محبت والے تقویٰ والی زندگی گزارنے والے ہیں، حدیث پاک کے ساتھ ان کو بہت ہی زیادہ شوق ہے، ایک دن ان کے یہاں بیٹھے تھے، ان سے میں نے پوچھا کہ بتاؤ کیا کیفیات ہیں، خیر عجیب کیفیات بتائیں انہوں نے، لیکن ایک بات عجیب کہی، کہنے لگے حضرت حدیث پاک کے علم کے نور کی وجہ سے شوق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک کیفیت یہ بنادی ہے میری زندگی کا کوئی ہفتہ بھی نبی علیہ السلام کی زیارت کے بغیر نہیں گزرتا، کثرت کے ساتھ زیارت ہوتی ہے، ایسا قریبی تعلق ہو گیا ہے اب دیکھئے یہ نعمت کیسے ملی؟ شوق کی وجہ سے ہر عالم کی تو کیفیت یہ نہیں ہوتی، جس کے اندر طلب ہوئی جس نے محنت کی تو اس کی یہ کیفیت ہوگئی تو خاص نعمتوں کے حصول کے لئے خاص محنت کرنی پڑتی ہے۔

بھئی یہ تو بڑے حالات ہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ جس کو طلب مل گئی اور وہ لگا رہا بھاگتا رہا اللہ کی تلاش میں کیفیتیں ملیں نہ ملیں اس کا بھاگنا ہی قیامت کے دن اس کے لئے بخشش کا سبب بن جائے گا۔

یہ بھی کیا کم ہے کہ ہم تیری تمنائیں جئیں
لطف منزل نہ سہی خواہش منزل ہی سہی

جن خوش قسمت لوگوں کو منزل مل گئی وہ تو بڑے ہی خوش نصیب ہیں اور جو اس راستے پر چلتے رہے کو منزل پہ نہ پہنچ پائے وہ بھی خوش قسمت ہیں۔

صبح چلتے ہیں شام چلتے ہیں
عشق والے مدام چلتے ہیں
ساتھ ان کے چلتی ہے دنیا
جیسے پیچھے غلام چلتے ہیں

جنت میں بس ایک حسرت

قیامت کے دن جنت میں بندے کو ہر نعمت ملے گی لیکن ان تمام نعمتوں کے باوجود کچھ لوگ ہوں گے جن کو حسرت ہوگی اور یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جنت میں اور پھر اس میں حسرت اور اس حسرت کا علاج بھی نہیں، جنت میں پہنچ کر جہاں ہر تمنا پوری ہوتی ہے (وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ) اس جگہ پر پہنچ کر بھی دل میں حسرت ہوگی، لا اتحسر اہل الجنۃ الخ۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت میں جنتی لوگوں کو حسرت ہوگی اپنی زندگی کے گزرے ہوئے ان اوقات پر جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزار دیئے، حسرت کیا کریں گے کاش کہ یہ وقت ہم نے غفلت میں نہ گزارا ہوتا، اب بتایئے کہ دنیا میں غفلت سے گزرے ہوئے وقت پر جنت میں جا کر بھی حسرت ہوگی، اس

لئے اس غفلت سے بچنا اور اللہ کی یاد میں لگ جانا۔

اللہ کس کے جلیس؟

مزے کی بات تو یہ ہے کہ فرمایا (انا جلیس مع من ذکرنی) جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں یعنی میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ آج بھائی کی خواہش کہ بھائی میرے پاس آ کر بیٹھے بیوی کی خواہش خاوند میرے پاس آ کر بیٹھے، ماں کی خواہش بیٹا میرے پاس آ کر بیٹھے، دوست کی خواہش کہ دوست میرے پاس آ کر بیٹھے لیکن سالک کی خواہش یہ ہونی چاہئے کہ اللہ ہمارے ساتھ بیٹھے، صاف فرمایا انا جلیس مع من ذکرنی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں، آداب شاہانہ کا تقاضہ تو یہ تھا کہ یوں ہوتا من ذکرنی فہو جلیس جس نے میرا ذکر کیا وہ میرا ہم جلیس ہے نہیں یہ نہیں کہا کہ جس نے میرا ذکر کیا وہ میرا ہم جلیس ہے، فرمایا۔ انا جلیس مع من ذکرنی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے بیٹھتا ہوں اب بتایئے سارا دن گزر جاتا ہے اِدھر اُدھر کے کاموں میں اِدھر بھی بیٹھ لئے اُدھر بھی بیٹھ لئے نہ بیٹھنے کی فرصت نہ ملی تو اللہ کی یاد میں بیٹھنے کی، اس لئے معمولات کو پورا کرنے کو یہ سمجھیں کہ یہ میں نے اللہ کے ساتھ وقت گزارا اللہ کے پاس وقت گزارا جب اس انداز سے سوچیں گے تو نیندیں ختم ہو جائیں گی، معمولات پورے کئے بغیر نیند نہیں آسکتی اور واقعی ذکر کی لذت تو ایسی ہے کہ ہمارے اکابرین حسی طور پر ذکر کی حلاوت محسوس کرتے تھے، بعض اکابر تو ایسے تھے اللہ کا لفظ کہتے تھے ان کے منہ میں مٹھاس محسوس ہوتی تھی اس لئے کوشش فرمائیں کہ جو اورادو وظائف ہیں پابندی کے ساتھ کریں، اللہ رب العزت سے مانگتے رہیں ہمیں اس کام کو کرنا ہے، کرنا ہے حتی کہ ہماری روح ہمارے جسم سے پرواز کر جائے اس وقت تک کرنا ہے۔

مکتب عشق کے انداز نرالے دیکھے
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جو سبق یاد کرے گا اس کو چھٹی نہیں ملے گی، لگے رہو، اب ہم چونکہ ذکر کی لذت سے واقف نہیں اس لئے یہ مشکل ہے لذت سے واقف ہوتے تو خود کھنچے چلے آتے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کچھ لوگ بیت اللہ شریف کو نہیں دیکھے ہوتے، نہیں جا سکتے، ان کے دل میں اتنی تڑپ بھی نہیں ہوتی جو دیکھ کر آتے ہیں اگر ان کو کوئی کہے کہ یار چلو میں انتظام کر دیتا ہوں سفر کا تو اس کے رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔

یہ مئے الفت ہی ایسی چیز ہے کہ جس نے ایک دفعہ پی لی اور وہ لذت سے واقف ہو گیا پھر پیچھے نہیں ہٹتا۔

لذت مئے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

(باقی آئندہ)

آیت الکرسی کی فضیلت

سر درد کے لئے

گر کسی کے سر میں درد کی شکایت ہو تو دوسرا شخص باوضو حالت میں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سر درد رفع ہو جائے گا اور فوری طور پر افاقہ ہوگا۔

گھر میں کبھی چوری نہ ہونے کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کا گھر چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے گھر میں کبھی چور داخل نہ ہو سکیں تو اس مقصد کے لئے رات کو سونے سے پہلے ہر روز بلاناغہ تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر تین مرتبہ زور سے تالی بجا کر اپنی انگشت شہادت اٹھا کر مکان کے چاروں اطراف گھمائے اور یہ کہے کہ یا اللہ رات بھر کے لئے میرا گھر محفوظ رہے۔ اگر انگلی گھماتے ہوئے صرف اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں نے اپنے مکان کا محاصرہ کر لیا ہے تو تب بھی مقصد پورا ہوگا۔ اسی طرح ہر روز کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا گھر چوروں کی دستبرد سے محفوظ ہو جائے گا اگر اتفاق سے کہیں سفر گیا ہوا ہو تو رات کو جس جگہ پر قیام کرے وہیں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ عمل کرے اور اپنے دل میں خیال کرے کہ میں نے اپنے گھر کا محاصرہ کیا ہے۔ چاہے گھر سے جس قدر بھی فاصلے پر ہوگا۔ آیۃ الکرسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو چوروں سے محفوظ رکھے گا۔ اس عمل سے جس چیز کی حفاظت کرنا مقصود ہو اس کا حصار اس طرح کرے کے اس شے سے محفوظ کر سکتا ہے، نہایت مجرب و آزمودہ عمل ہے۔

سانپ سے حفاظت

جس گھر میں سانپ موجود ہوں اور ہر وقت جانی نقصان کا خطرہ لگا رہتا ہو تو چنانچہ سانپ کو گھر سے بھگانے کی غرض سے دریا کی ریت لے کر اس پر باوضو ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھے تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ کر ساتھ مرتبہ یہ پڑھے۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ٥ پھر اپنے گھر کے تین کونوں میں تھوڑی ریت ڈال دے اور گھر کا چوتھا کونہ سانپ کے فرار ہونے کے لئے کھلا رہنے دے انشاء اللہ تعالیٰ اس راستے سے سانپ خود بخود فرار ہو جائے گا۔ اس عمل کی برکت سے گھر میں سانپوں کا داخلہ بند ہو جائے گا اور کوئی بھی گھر میں رہ نہیں سکے گا۔

دولت مند ہونے کے لئے

جو مفلس و غریب آدمی یہ چاہے کہ اس کی غربت دور ہو جائے اور وہ دولت مند ہو جائے تو وہ ہر نماز کے بعد کثرت سے آیۃ الکرسی پڑھنے پر مداومت کرے چالیس یوم تک بلاناغہ اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران ضرور فائدہ ہوگا اور جب یہ محسوس ہو کہ مالی فائدہ ہو رہا ہے اور حسب توقع ہو رہا ہے تو پھر ہر روز بلاناغہ ایک سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنے کا معمول بنا لے اور پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے رزق حلال میں زیادتی و برکت کی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ مفلسی و غربت جاتی رہے گی۔

لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر کسی کو اپنے دشمن کی طرف سے نقصان پہنچائے جانے کا شدید خطرہ ہو اور دشمن کسی بھی طرح نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو یا ایسی کوئی صورت حال پیدا ہو گئی ہو کہ محلہ والے کسی غلط فہمی کی وجہ سے اس کے دشمن ہو گئے ہوں محلہ میں کوئی بھی اس کا حامی و مددگار نہ ہو اور محلہ داروں نے آپس میں اکٹھا ہو کر اس بات کا مشورہ کر لیا ہو کہ اس کو اس محلہ سے زبردستی نکال باہر کریں گے یا رات سوتے ہوئے گھر میں گھس کر ماریں گے تو ان تمام حالات میں یہ عمل کرے کہ باوضو

حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر ایک سو مرتبہ آیۃ الکرسی اس طرح پڑھے کہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک "یا رؤف" پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ ○ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا مانگے اور پھر تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرے اور تالی بجا کر آیۃ الکرسی پڑھتا ہوا قبلہ رخ چہرہ کر کے سو جائے سات یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی دشمن کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں رکھے گا۔

مرض سودا کے لئے

اگر کسی کو سودا کا عارضہ لاحق ہو گیا ہو تو سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر روغن زیتون پر دم کرے اور مریض کے سر پر مالش کرے اس کے علاوہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں سات سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مریض کو صبح وشام یہ دم کیا ہوا پانی پلائے، بفضل تعالیٰ آیۃ الکرسی کی برکت سے مرض میں بہت جلد افاقہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ نصیب فرمائے گا۔

قضائے حاجت کے لئے

کسی بھی جائز حاجت کے لئے بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اس کے بعد سجدے میں جا کر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس مرتبہ بار کلمہ توحید پڑھے اور پھر اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَاجَتِیَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَاۃِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ.

پھر دس مرتبہ "یَاھَادِیُ" پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ "یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ" کہے۔ سات یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ اس دوران ضرور حاجت روائی ہوگی۔

اولاد کی پیدائش کے لئے

اگر کسی کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو عورت بانجھ ہو تو چاہئے کہ منگل کے دن نماز اشراق کے بعد دس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اولاد کے حصول کی دعا مانگے۔ بفضل تعالیٰ اولاد کی نعمت ضرور حاصل ہوگی۔

ملازمت کے لئے

اگر کوئی ملازمت کے لئے کوشاں ہو اور حسب منشاء ملازمت چاہتا ہو تو چاہئے کہ سات یوم میں ایک مرتبہ یہ عمل کرے کہ باوضو حالت میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ سب سے پہلے اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین ہزار ایک مرتبہ "یَاکَافِیُ یَاغَنِیُ یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ" پڑھے اس کے بعد ایک سو ستر مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ہفتہ میں ایک ایک دن یہ عمل کرے۔ بفضل باری تعالیٰ بہت جلد ملازمت حاصل ہوگی۔ بیروزگاری ختم ہو جائے گی اور حسب منشاء جگہ پر ملازمت مل جائے گی۔

قید سے رہائی کے لئے

جس کسی کو بے گناہ قید میں ڈال دیا گیا ہو اور رہائی کی کوئی صورت ممکن دکھائی نہ دیتی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ باوضو حالت میں کثرت سے بلا تعداد آیۃ الکرسی پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قید سے باعزت رہائی عمل میں آئے گی۔ آیۃ الکرسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ رہائی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔

آسیب سے نجات

اگر کسی کو آسیب تنگ کرتا ہو تو باوضو حالت میں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر روغن بادام یا سرسوں کے تیل پر دم کرے اور اس تیل کے دو قطرے کان میں ٹپکائے بفضل تعالیٰ آسیب سے فوری طور پر نجات حاصل ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ اکیس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر آسیب زدہ کے کان میں پھونکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیب تنگ نہیں کرے گا اور چھوڑ کر چلا جائے گا۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانی علاج کے طور طریقے

سوال از: (نام مخفی)

واجب صد احترام، محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

اس سے قبل بار ہا جتنے بھی میں نے آپ سے سوالات کئے ہیں آپ نے بڑی فراخدلی سے بذریعہ روحانی ڈاک یا براہ راست تشفی بخش جواب عطا فرمائے ہیں، میں آپ کا بڑا ممنون و مشکور ہوں، ہر حال میں مجھے درج ذیل تین سوالوں کے جواب عطا فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی آپ کی۔

(۱) میں نے دیکھا کہ بعض عاملین حضرات کسی آسیب زدہ کا علاج کرتے ہوئے آسیب زدہ کو کھڑا کر کے سفید یا کالا مرغا اُتار کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا اس طرح سے مرغا اتارنا اور پھر ذبح کر کے کسی ہرے درخت کے نیچے رکھ دینا یا پھر بہتے پانی کے کنارے رکھ کر آنا، براہ کرم واضح فرمائیں کہ یہ عمل کس نوعیت کا ہے؟

کسی بھی آسیب زدہ کا آسیب بھگانے کا کوئی بہترین طریقہ علاج عطا فرمائیں؟

(۲) حصار قطبی کی خوبیاں کیا کیا ہیں جاننا چاہتا ہوں، براہ مہربانی واضح فرمائیں؟

بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کا سایۂ شفقت ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور پروردگار آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور دارین کی خوشیاں نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

براہ کرم میرے مذکورہ سوالوں کے جواب اگلے شمارے میں عطا فرمائیں اور میرا نام پوشیدہ رکھیں، شکریہ۔

جواب

ہماری کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ قارئین کے سوالوں کے جوابات بروقت دیدیئے جائیں لیکن بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اکثر خطوں کے جوابات میں تاخیر ہو جاتی ہے جس پر ہم قارئین سے شرمندہ بھی ہوتے ہیں اور معذرت خواہ بھی۔

ہم نے اور کئی لوگوں سے یہ بات سنی ہے کہ بعض عاملین آسیبی اثرات کو دفع کرنے کے لئے مریض کو کھڑا کر کے سفید یا کالے مرغے کا اتار کرتے ہیں، اس صورت میں اگر مرغے کو شرعی انداز میں ذبح کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ذبح کر کے مرغے کو کھانا بھی ضروری نہیں ہے اگر اس کے مردہ جسم کو کہیں رکھ دیں یا کہیں دبا دیں تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں چند باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں وہ یہ کہ تمام جانور جو شرعاً حلال ہیں ان کو ذبح کرنے کے بعد ان کے گوشت سے استفادہ کرنا قرین دین و شریعت ہے، خواہ مخواہ کسی کی جان لینا غیر مناسب عمل ہے اس سے اگر احتراز کیا جائے تو بہتر ہے اور اگر ذبح کا طریقہ وہی ہونا چاہئے جو معروف ہے، یعنی اللہ کا نام لے کر جانور کی شہ رگ پر چھری چلانا، اگر غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن کاٹی جائے یا اوپر سے چاقو یا چھری مار کر جانور کو ختم کیا جائے جس کو جھٹکا کہا جاتا ہے، قطعاً

ناجائز ہے، اس طریقے سے جانور کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور جھٹکے والا گوشت صحت انسانی کے لئے مضر اور نقصان دہ ہی ہے۔ ہم نے روحانی عملیات کی ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں لیکن ہمیں مذکورہ عمل کہیں نظر نہیں آیا لیکن ہم جانتے ہیں کہ روحانی عملیات کی لائن ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور جس طریقے سے ہم واقف نہیں اس طریقے کو ایک دم ناجائز قرار دیدینا ہمارے نزدیک درست نہیں ہے جو عاملین اس طرح آسیب زدہ لوگوں کا علاج کر رہے ہیں ان ہی سے اگر اس سلسلہ میں آپ معلومات حاصل کریں تو بہتر ہے۔ آسیب زدہ لوگوں کا علاج متعدد مرتبہ طلسماتی دنیا میں چھاپا گیا ہے اور جنات نمبر میں جنات اور آسیب سے نجات حاصل کرنے کے سیکڑوں طریقے لکھے گئے ہیں، ایک بار آپ جنات نمبر کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ کریں اور ان طریقوں سے استفادہ کریں، سردست ایک عمل پیش کیا جارہا ہے اس کو نوٹ کرلیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ آپ ہمیں دعائیں دینے پر مجبور ہوں گے۔

آسیب زدہ شخص کو سب سے پہلے اس تعویذ سے غسل کرائیں۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

اس نقش کو تھوڑے سے پانی میں ڈال کر پانی کو خوب پکالیں، جب پانی میں کھدبدے پڑنے لگیں تو نقش پانی میں سے نکال کر اس کو کہیں دبادیں اور اس پانی کو غسل والے پانی میں ملا کر اس سے مریض کو غسل کرادیں، غسل کے بعد یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے اس کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

اگر مریض غیر مسلم ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں، اس نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کریں۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۵
۱۶۷	۱۵۶	۱۶۱	۱۶۶
۱۵۷	۱۷۰	۱۶۳	۱۶۰
۱۶۴	۱۵۹	۱۵۸	۱۶۹

آسیب زدہ کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھنا چاہئے اور مریض کو کم سے کم چالیس نقش روزانہ ایک ایک نقش پانی میں گھول کر پلانے چاہئیں، نقش کو کم سے کم آدھے گھنٹے پہلے پانی میں گھول دینا چاہئے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نقش کو کاغذ پر لکھنے کے بجائے چینی کی پلیٹ پر لکھیں اور پانی سے دھوکر اس پانی کو مریض کو پلادیں اس طرح تمام ہندسے پانی میں جذب ہوجائیں گے، اس طریقے سے مقصد بہتر انداز میں حاصل ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۲۹	۱۱۲۴	۱۱۳۲
۱۱۳۱	۱۱۲۸	۱۱۲۶
۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۲۷

غیر مسلم کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

۷۸۶

۲۱۸	۲۱۲	۲۲۰
۲۱۹	۲۱۷	۲۱۴
۲۱۳	۲۲۱	۲۱۶

یہ علاج اس صورت میں کریں جب آپ کسی عامل سے رجوع نہ کر پارہے ہوں، ورنہ بہتر تو یہی ہے کہ مریض کو کسی معتبر اور مستند عامل کو دکھانا چاہئے، خود علاج کرنے سے اگر احتیاط برتیں تو بہتر ہے یہ الگ بات ہے کہ آپ نے روحانی عملیات کی ریاضتیں ادا کررکھی ہوں اور کسی سے آپ کو اس لائن کی اجازت حاصل ہو۔

حصار قطبی کی خوبیاں بے شمار ہیں، ان کو بیان کرنا آسان نہیں ہے، ابھی گزشتہ شمارے میں ہم نے حصار قطبی کے فائدوں کے بارے میں

روشنی ڈالی ہے، آپ کی نظروں سے گزری ہوگی، جنات اور سحر کو دفع کرنے کے لئے حصار قطبی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور بروقت اس کے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ حصار قطبی کی زکوۃ ادا کرکے اگر کوئی روحانی مریضوں کا علاج کرے تو بس وہی اندازہ کرسکتا ہے یہ کتنی عظیم دولت ہے اور اس کے فائدے کتنے اور کس قدر ہیں۔ حصار قطبی کی خوبیوں کا اندازہ کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا جنات نمبر اور جادو ٹونا نمبر کا مطالعہ کریں۔

ہمارے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تندرستی بحال رکھے اور تادم آخر ہمیں لوگوں کی روحانی خدمتیں کرنے کی توفیق عطا ہوتی رہیں، یہ زندگی اللہ کے بندوں کی خدمت کرکے ہی کسی قابل بن سکتی ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ خدمت خلق کی بھی توفیق بخشے اور ہماری خدمات کو شرف قبولیت سے بھی سرفراز کرے۔

آپ کے سوالات سیدھے سادھے ہیں ان کے جوابات نفع بخش ہیں ایسے سوالوں کو اگر طلسماتی دنیا میں چھاپا جاتا ہے تو اس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے۔ اس طرح کے سوالوں کی اشاعت میں نام پوشیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی لیکن آپ نے فرمائش کی تھی کہ آپ کا نام مخفی رکھا جائے تو ہم نے آپ کے نام کو مخفی ہی رکھا ہے، ہماری خواہش ہے کہ آپ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں اور اپنے حلقہ احباب میں اس رسالے کو پھیلانے کی جدوجہد بھی کریں، ہم آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

مولانا سعد اور دارالعلوم دیوبند

سوال از: محمد نوید ______ گنگوہ

میں خیروعافیت کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کا سایہ تادیر امت کے سر پر قائم رکھے آمین ثم آمین۔

ضروری گزارش یہ ہے کہ اگر میری باتوں سے آپ کو تکلیف ہوگی تو معاف کیجئے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۷ کا شمارہ دفینہ نمبر کے صفحہ نمبر ۳۵ روحانی ڈاک کے کالم میں پہلے سوال کے جواب میں آپ نے انگریزی دواؤں کے نقصانات اور دیسی دواؤں کے فوائد گنوائے ہیں، مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ دیسی دواؤں کے بارے میں آج تک مجھے جانکاری نہیں ملی میں خود انگریزی دواؤں سے پرہیز کرتا ہوں لیکن جو محنت بابا رام دیو نے اپنی دواؤں کو چلانے کے لئے وہ محنت کسی اور نے نہیں کی، برائے مہربانی اگر آپ بھی ان دواؤں کو بناتے ہیں تو اپنی دواؤں کی لسٹ اور قیمت اور ڈوز طلسماتی دنیا میں چھاپیں اور اگر ایجنسی دیتے ہوں تو شرائط ایجنسی بھی چھاپیں بڑی مہربانی ہوگی۔

اسی شمارے کے صفحہ نمبر ۴۰ سے ۴۱ پر کسی نے اپنی زندگی کے مسائل پیش کئے ہیں، جن کا نام مخفی ہے، ان کے سوال کے پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے جذبات میں لکھا ہے کیوں کہ ہم چھوٹی چھوٹی پریشانیوں پر گھبرا جاتے ہیں اور آپ نے جواب میں بہت ہی سخت اور سست کہا ہے یہ آپ کے شایان شان نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اگر کوئی گھوڑے پر چل کر آئے اور اللہ کے واسطے سوال کرے تو اس کو محروم نہیں کرنا چاہئے، آپ پھر ایک بار اس سوال کو پڑھیں اور غور کریں، پھر جواب دیں یا نہ دیں آپ کی مرضی مجھے ان کا نمبر دیں میں سو روپے کا منی آرڈر کردوں گا۔

میں سارے قارئین سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اپنی ہمت کے مطابق مدد کریں۔

آپ طلسماتی دنیا کے ساتھ روحانی تقویم بھی بھیجا کریں، الگ سے نہ بھیجیں مطلب یہ جو طلسماتی دنیا کا خریدار ہے اسے سال شماروں میں شامل کردیں اور آپ ایک سال میں پانچ سو روپے لیتے ہیں لیکن شمارے ۸، ۱۰ ہی بھیجتے ہیں اس کا کیا حساب ہے وضاحت فرمادیں۔

مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۲۶ پر عورتوں کی جماعت کے بارے میں لکھا ہے، میں بتادوں کہ عورتوں کے ساتھ ان کے شوہر، لڑکے یا والد جاتے ہیں اور جس مکان میں رہتے ہیں اسی مکان کے مالک کو مسجد میں قیام کرایا جاتا ہے اور مقصد عورتوں پر محنت ہوتی ہے کیا یہ بھی غلط ہے؟ اور کیا دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد صاحب پر فتویٰ جاری کیا ہے، یا صرف افواہ ہے اگر جاری ہوا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اور فتویٰ کیا ہے؟ ذرا مہربانی فرماکر وضاحت کردیں۔

جواب

ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ انگریزی دواؤں کے نقصانات بہت ہیں، عام طور پر انگریزی دوا جس مرض کو دفع کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے وہ مرض تو دفع ہوجاتا ہے لیکن دوسرا کوئی اور مرض پیدا ہوجاتا ہے، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، اس بات سے تمام ڈاکٹر بھی

واقف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انگریزی دوا کا کوئی نہ کوئی نقصان پہنچانے والا پہلو ضرور ہوتا ہے، قدیم لوگ بہت مجبوری میں انگریزی دوا کو استعمال کرتے تھے اور وہ ایسی دواؤں کو ترجیح دیا کرتے تھے، آج کل حکومت بھی یونانی دواؤں کو فروغ دے رہی ہے اور کوشش کر رہی ہے کہ لوگ یونانی دواؤں کی طرف رغبت کریں، ایک مشکل یہ بھی ہے کہ اب انگریزی دوائیں نقلی بہت بن رہی ہیں، یہ کریلا نیم چڑھا والی بات ہے، سوچئے جب اصلی دوا بھی کوئی نہ کوئی نقصان پہنچاتی ہے تو نقلی دوا کتنا نقصان پہنچاتی ہوں گی۔ یہ بات تو آپ جانتے ہی ہوں گے انگریزی دوائیں ایکسپائر بھی ہو جاتی ہیں پھر وہ فائدے کے بجائے نقصان پہنچاتی ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایکسپائر ہو جانے والی انگریزی دوا کسی مریض کو شاید اتنا نقصان نہیں پہنچاتی ہوگی جتنا نقصان نقلی دوا پہنچاتی ہے، اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ یونانی دواؤں کو اہمیت دی جائے یا پھر ہومیو پیتھک دواؤں کی طرف توجہ کی جائے، ہومیو پیتھ کا علاج کرنے میں مرض دیر میں دفع ہوتا ہے لیکن ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مرض کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس علاج میں کوئی ریکشن وغیرہ کا اندیشہ نہیں ہوتا اور ہمارا تجربہ تو بتاتا ہے یہ روحانی علاج بعض امراض میں زیادہ فائدہ کرتا ہے اور مریض کو سیکڑوں آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ خدمت خلق کی غرض سے ہم نے بھی یہ تہیہ کیا ہے کہ ہم طب نبوی کی بنیاد پر دیسی دوائیں تیار کرائیں اور لوگوں کا دھیان دیسی دواؤں کی طرف منتقل کریں۔ انگریزی دواؤں کا نقصان پہنچانا الگ بات ہے لیکن اب انگریزی علاج اتنا مہنگا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس علاج کی ہمت نہیں کر پاتے، بہرکیف موجودہ زمانہ میں یونانی یا روحانی علاج کو فوقیت دینی چاہئے اور حتی الامکان ایلوپیتھ سے خود کو بچانا چاہئے۔

ہم نے اپنی دواؤں کی کمپنی کا نام ٹاکس ون رکھا ہے، اس کمپنی کی دوائیں جب تیار ہو جائیں گی تو ان دواؤں کے نام طلسماتی دنیا میں چھاپ دیئے جائیں گے، ابھی آپ انتظار کریں اور علاج کے لئے اور یونانی دواؤں کے لئے دوسری کمپنیوں سے رابطہ قائم کریں جو ان دنوں دوائیں بنا رہی ہیں اور ان سے اللہ کے بندوں کو خاطر خواہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔

دفینہ نمبر میں ایک صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہم نے انہیں متنبہ کیا تھا اور ان کی اصلاح مقصود تھی، بے شک ہمارے الفاظ کچھ تلخ ہو گئے تھے لیکن ہماری نیت یہ تھی کہ وہ مانگنے تانگنے سے قطع نظر ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ مسلمانوں میں فقیروں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھتی جارہی ہے جب کہ دین اسلام اہل دنیا کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی مخالفت سختی کے ساتھ کرتا ہے اور اس وارننگ کے ساتھ کرتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں دوسروں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں اور مخلوق سے سوال کرتے پھرتے ہیں وہ قیامت کے دن ذلیل وخوار ہو کر آئیں گے، ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ ان لوگوں نے دنیا میں گداگری کا پیشہ اختیار کیا، سچ یہ ہے کہ اگر کوئی انسان معذور اور اپاہج نہ ہو تو اس کو بھیک مانگنے کا حق نہیں ہے۔ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جب کسی کو مانگنے کی عادت پڑ جاتی ہے تو وہ محنت سے جان چرانے لگتا ہے، دوراندیش لوگوں کی رائے یہ ہے کہ کسی کو بھیک کی لعنت سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو بھیک نہ دی جائے تاہم مانگنے والوں کو دنیا دیتی ہی ہے اور ہم بھی اللہ کی توفیق سے دیتے ہیں لیکن ہماری خواہش یہی ہوتی ہے کہ کمزور لوگ اور غربت وافلاس کے مارے ہوئے لوگ سوال دراز کرنے اور دوسروں سے توقعات وابستہ کر کے جینے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرے اور جب مانگے صرف اپنے خدا سے مانگے وہی ہمارا معبود ہے اور وہی ہمارا مستعان۔

ہم اس بارے میں کسی کا پتہ اس لئے نہیں چھاپتے کہ پھر ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ہمارے لئے بھی دس طرح کی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی ہم اس سلسلہ میں آپ کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں اور آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان صاحب کے لئے دعا کریں، آپ کی دعا آپ کی مدد سے کہیں زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ ہم بھی ان کے لئے دعاءِ خیر کر رہے ہیں کہ اللہ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور انہیں کسی قابل بنا دے تاکہ انہیں دنیا کے سامنے اپنا دامن پھیلا کر بار بار شرمندہ ہونا نہ پڑے۔

روحانی تقویم ماہنامہ طلسماتی دنیا سے الگ چیز ہے۔ اگر ہم اس کو طلسماتی دنیا میں شامل کرلیں تو پھر طلسماتی دنیا کا سالانہ زر تعاون بڑھ جائے گا جب کہ کچھ لوگ روحانی تقویم نہیں پڑھتے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ تین سو روپے ہے اور ایک سال میں ہم قارئین کو دس

شمارے بھجواتے ہیں۔ جنوری فروری کا شمارہ عموماً کوئی خاص نمبر ہوتا ہے اس کی قیمت دوگنی سے بھی کچھ زائد ہوتی ہے لیکن مستقل خریداروں کو یہ سالانہ چندے ہی میں بھیجا جاتا ہے، ماہ رمضان المبارک میں رسالہ نہیں چھپتا اسلئے ایک شمارہ ہر سال دو ماہ کا مشترک چھاپا جاتا ہے، اس حساب سے قارئین کے پاس گیارہ شمارہ پہنچتے ہیں، مالی اعتبار سے طلسماتی دنیا کئی سالوں سے نقصان میں چل رہا ہے لیکن ہم نے اس کی قیمت بڑھانے کی کوشش نہیں کی، ہم حتی الامکان اس رسالے کو جاری رکھیں گے باقی مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارے میں ہم نے عورتوں کی جماعت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس پر مطمئن ہیں اور ہمارا ضمیر بھی مطمئن ہے، عورتوں کا گھر سے دعوت دین کے لئے نکلنا درست نہیں ہے اور اس کی ضرورت بھی نہیں ہے، عورتوں کو گھر میں بیٹھ کر ہی دعوت کا کام کرنا چاہئے، جب عورتوں کو مقامی اور محلے کی مسجد میں آنے کی بھی اجازت نہیں ہے پھر دور دراز سے سفر کرنے کی اجازت کیوں کر ممکن ہے، اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ تبلیغ کے لئے عورتوں کا سفر کرنا ممنوع ہے۔ آپ فرمائیں گے کہ دوسرے مفتی حضرات نے اس بارے میں تائید کی ہے اور عورتوں کا گھر سے تبلیغ کو جائز بتایا ہے، ہم عرض کریں گے کہ آج کے دور میں مفتی ہزاروں ہیں جس طرح آج کے دور میں وکیلوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور ججوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے لیکن ہر وکیل اور ہر جج سپریم کورٹ کے جج برابر کا نہیں ہوسکتا، مفتی ہزاروں ہوں لیکن ہر مفتی دارالعلوم دیوبند کے مفتی کے ہم قد نہیں ہوسکتا جب دارالعلوم دیوبند کے حضرات مفتیان نے یہ فرمادیا ہے کہ عورتوں کو تبلیغ کے لئے سفر نہیں کرنا چاہئے تو جماعت کے ذمہ داروں کو اس فتوے کو اکابرین دیوبند کی رائے کو تسلیم کرلینا چاہئے، احتیاط کتنی بھی ہو لیکن عورتوں کو برائے تبلیغ سفر کرنا فتنوں سے محفوظ نہیں رہے گا اور کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ کیوں کہ شیطان ہر جگہ اپنا داؤ چلاتا ہے اور جہاں عورتیں ہوتی ہیں وہاں اس کے لئے جال پھیلانا آسان ہوتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد کی کچھ نارواباتوں پر قدغن لگائی ہے اور انہیں متنبہ کیا ہے اگر آپ کو ان باتوں کی تفصیل جاننی ہے تو آپ دارالعلوم دیوبند سے رجوع کریں۔ ہمارے نزدیک دارالعلوم دیوبند کا اقدام درست تھا، کیوں کہ نبیوں اور رسولوں کے بارے میں غیر محتاط باتیں کرنا غلط ہے اس سے کفر لازم آجاتا ہے۔ سنا ہے کہ مولانا سعد نے ان باتوں سے رجوع کرلیا تھا، اگر یہ درست ہے تو صبح کا بھولا اگر شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا کام اچھا کام ہے اس سے مسلمانوں میں نماز روزوں کی بیداری آتی ہے اور وضع قطع بھی نوجوانوں کی درست ہوجاتی ہے لیکن علماء اور مشائخ کو اس جماعت کی سرپرستی کرنی چاہئے اور جماعت کے ذمہ داروں کا بھی فرض ہے کہ وہ علماء کی بالادستی کو تسلیم کریں اور ان کے حکم کو مانیں۔ اگر جماعت کے ذمہ دار خود کو علماء کے برابر یا ان سے بڑا سمجھنے لگیں گے تو پھر مختلف انداز کے فتنے اُٹھنے کا اندیشہ رہے گا اور ایک اچھا کام مشکوک ہوکر رہ جائے گا کیوں کہ اہل علم اور غیر اہل علم کبھی برابر نہیں ہوسکتے اور علم و معرفت کے حساب سے کوئی ادارہ دارالعلوم دیوبند کے ہم قد نہیں ہوسکتا۔ دارالعلوم دیوبند ہی سے اور دارالعلوم دیوبند کی عظمت اور بڑائی میں شک کرنا گمراہ ہونے کی علامت ہے۔ جو چھٹ بھیئے دارالعلوم اور مفتیان دارالعلوم پر الٹے سیدھے تبصرے کرتے ہیں انہیں اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔

جہاں تک مولانا سعد کی غیر محتاط باتوں کا معاملہ ہے وہ یقیناً قابل گرفت ہے لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مرکز نظام الدین میں جو جنگ چل رہی ہے وہ اقتدار کی جنگ ہے، ضروری نہیں کہ مولانا سعد پر انگلیاں اٹھانے والے بھی لوگ مخلص ہوں، ان میں بھی کچھ مفاد پرست شامل ہوں گے اور وہ حضرات بھی شامل ہوں گے جن کو من مانیاں کرنے کا اور اپنی چودھراہٹ قائم کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ اس لئے وہ مولوی سعد کے خلاف ہائے ہلا کررہے ہوں گے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

نام کے اعداد

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــ بھوپال

میرا نام عبدالرشید ہے، میرے نام کے کل کتنے عدد ہیں کیا میں ''یارشید، یااللہ'' کا ورد کرسکتا ہوں، اس کی تعداد اور وقت کیا رہے گا اس کے پڑھنے کا فیض کیا ہے؟ کیا یہ میرے نام کا اسم اعظم ہے، براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

آپ کے نام کے کل اعداد ۶۲۱ ہیں اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے، اصولاً آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے جس کے پڑھنے کی تعداد ۷۲ ہے۔ اگر عشاء کی نماز کے بعد آپ روزانہ ''یاباسط'' ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور رفتہ رفتہ آپ کو تمام الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات حاصل ہو جائے گی، علم الاعداد میں ۹ سب سے بڑا عدد ہے اور اس عدد کی خصوصیات بے شمار ہیں، اس عدد کے لوگ مستقل مزاج ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں استحکام ہوتا ہے لیکن عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد عروج ان کی قسمت کا لازمی حصہ ہوتا ہے، یہ کسی بھی وقت آسمان پر اڑتے اڑتے زمین پر گر پڑتے ہیں اور گرنے کے بعد پھر سنبھل جاتے ہیں، گرمی ان لوگوں سے برداشت نہیں ہوتی، یہ لوگ مشتعل مزاج بھی ہوتے ہیں اور حالت اشتعال میں غلط فیصلے کر گزرنا ان کا مزاج ہوتا ہے، محبت پرست ہوتے ہیں بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے، محبت کے نام پر یہ فریب آسانی سے کھا لیتے ہیں، ان کو صنف نازک میں بڑی دلچسپی ہوتی ہے، یعنی عورت ان کی کمزوری ہوتی ہے، ان لوگوں کی ایک سے زیادہ شادی متوقع ہوتی ہے، آپ کا عدد چونکہ ۹ ہے اس لئے اس طرح کی خصوصیات سے شاید آپ کو بھی دوچار ہونا پڑے، اپنی خوبیوں میں استحکام پیدا کرنے کے لئے اور اپنی کمزوریوں سے نجات پانے کے لئے آپ کو ''یاباسط'' کا ورد روزانہ ۷۲ مرتبہ کرنا چاہئے اور چاندی کی ایک انگوٹھی ایسی پہننی چاہئے جس پر ۹ کندہ ہو، اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہئے۔

اگر آپ ''یااللہ'' ''یارشید'' پڑھنا چاہیں تو نماز فجر کے بعد پڑھیں اور روزانہ کی تعداد ۵۸۰ مرتبہ رکھیں، انشاء اللہ طبیعت میں نکھار پیدا ہوگا، نورانیت اور پاکیزگی عطا ہوگی، مزاج میں سدھار آئے گا اور بشری کمزوری سے آہستہ آہستہ نجات ملے گی۔ یہ آپ کا اسم اعظم نہیں ہے لیکن ہر اسم الٰہی عظیم ہی ہوتا ہے اور اس کے ورد کے عظیم ہی فائدے ہوتے ہیں، جب آپ کا دل چاہ رہا ہو تو آپ اس ورد کو شروع کر کے جاری رکھ سکتے ہیں، انشاء اللہ اس ورد سے آپ کو مذکورہ فوائد حاصل ہوں گے، البتہ آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے اور عشاء کے بعد ۷۲ مرتبہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں، اس کے فوائد بھی عظیم ہی ہیں اور اس کے ورد سے آپ کی خوبیوں میں اور صفات عالیہ میں اضافہ ہوگا اور ان کمزوریوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا جو آپ کے مفرد عدد کی وجہ سے آپ کی شخصیت کا لازمی حصہ بنی ہوئی ہوں گی۔

جو لوگ ۹ عدد کے ہوتے ہیں ان کو ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' کا وظیفہ بھی بطور خاص فائدہ پہنچاتا ہے، اس کے پڑھنے کی تعداد ۴۵۰ مرتبہ روزانہ ہونی چاہئے اور اس کا ورد ظہر کی نماز کے بعد کرنا چاہئے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ عظیم الشان فائدے حاصل ہوں گے اور زندگی کی تمام رکاوٹوں اور تمام الجھنوں سے نجات مل جائے گی اور ہر طرح کی کامیابی آپ کے قدم چومنے لگے گی مگر ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی وظیفہ کو کامل نقش کے ساتھ اور نہایت صبر و ضبط کے ساتھ پڑھنا چاہئے، تب ہی کچھ ملنے کی امید کی جاسکتی ہے، جو لوگ ہتھیلی پر سرسوں اگانا چاہتے ہیں وہ اکثر رحمت خداوندی سے محروم ہی رہتے ہیں۔

شادی کیسی رہے گی؟

سوال از: یعقوب خاں ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ ایک لڑکا ہے، جس کا نام احمد رزاق ہے اور ماں کا نام شہناز ہے، ایک لڑکی ہے، جس کا نام کوثر ہے اور ماں کا نام ناظمہ ہے، لڑکے کی عمر ۲۲ سال ہے اور لڑکی کی عمر ۲۲ سال تین ماہ ہے، یعنی لڑکی تین ماہ بڑی ہے، ان دونوں کا ستارہ، برج کیا ہے، ان دونوں کی شادی ہوسکتی ہے، شادی کے لئے ان کی جوڑی ٹھیک رہے گی یا نہیں۔ دونوں کی شادی کردیں یا نہیں براہ کرم طلسماتی دنیا میں جواب عطا فرمادیں۔

جواب

برج اور ستارے کا صحیح اندازہ تب ہوتا ہے جب لڑکے اور لڑکی کی تاریخ پیدائش لکھی جائے، تاریخ پیدائش کے بغیر برج اور ستاروں کا ادراک کرنا ممکن نہیں ہوتا، قیاسی طور پر کچھ اندازہ ہوجاتا ہے لیکن وہ صرف ایک قیاس اور ظن کی بنیاد پر ہے، صرف ایک اندازہ ہے، صحیح طریقے سے اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب صحیح تاریخ پیدائش کا علم ہو۔

ان دونوں کے بارے میں علم الاعداد کی رو سے یہ اندازہ ہے کہ یہ شادی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اگر یہ رشتہ کرنا ضروری ہو تو پھر ان دونوں

کے نام میں یا کسی ایک کے نام میں تبدیلی کرنا ضروری ہوگا، اگر دونوں کا نکاح ان ہی ناموں سے ہوا تو شادی کے ناکام ہوجانے کا اندیشہ رہے گا، ورنہ پھر میاں بیوی ہر وقت کی کشمکش اور اختلافات کا شکار رہیں گے۔

لڑکی کا تین ماہ بڑا ہونا کوئی عیب نہیں ہے، عموماً تو یہی ہوتا ہے کہ شوہر بڑا ہونا چاہئے لیکن اگر بیوی کچھ بڑی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے البتہ رشتہ طے کرتے وقت یہ دیکھنا چاہئے کہ ان کے ستارے ایک دوسرے سے میل کھاتے ہیں یا نہیں اور ان کے ناموں کے اعداد میں کوئی ٹکراؤ تو نہیں ہے اس کے ساتھ ان دونوں کی دینداری اور اخلاق و مروت پر بھی غور و فکر کرلینا چاہئے، شادی صرف لڑکے اور لڑکی کی نہیں ہوتی یہ بندھن دونوں خاندانوں کا اور دونوں گھرانوں کا بھی ہے اس لئے دونوں گھرانوں کے متعلقین کے مزاج وغیرہ پر بھی اگر نظر رہے تو بہتر ہے آج کل صرف دولت یا صرف خوبصورتی دیکھتے ہیں جو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

طالب علم کو کیا کیسے کرنا ہے

سوال از: سلیم پاشا

بخدمت حضرت اقدس سید العالمین شیخ حسن الہاشمی صاحب
دامت برکاتہم

عرض خدمت اینکہ بندہ آٹھواں چلّہ ختم کرکے نواں چلّہ آج بتاریخ ۲۸ ربیع الاول بمطابق ۲۹ دسمبر ۲۰۱۶، بروز جمعرات شروع کرنے جارہا ہے۔ حضرت والا کی خاص نگرانی و دعائے مستجاب کا طلب گار ہے۔

جواب

سورۂ یٰسین کے ۹ چلّے ختم کرنے کے بعد کتابچے کی دوسری ریاضتوں کی طرف دھیان دیں، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کی شروعات اس وقت کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو، چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے اس کے لئے آپ اسی شمارے میں منزل شرطین کی درج شدہ تاریخوں کو نوٹ کرلیں یا روحانی تقویم کو پیش نظر رکھیں۔

سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ نکالیں اور ہدایت کے مطابق ان کو پانی وغیرہ میں ڈالیں، اس سلسلہ میں وقت بچانے کے لئے جلد بازی نہ کریں، اگر ان بنیادی ریاضتوں کو جس قدر اہتمام کے ساتھ اور حسب ہدایت کریں گے اتنا ہی آئندہ چل کر آپ کو فائدہ ہوگا، جو لوگ ایک ایک وقت میں کئی کئی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں انہیں آگے چل کر روحانیت اور افادیت میں کچھ کمی کا احساس ہوتا ہے۔

آپ کتابچے کو حسب ہدایت ہی پورا کریں، اس کتابچے کی تکمیل کے بعد قلب قرآن کی ریاضتیں پوری کریں اور تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوسکے کہ روحانی عملیات کا سفر صحیح طریقوں سے کیسے شروع کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں ہر صورت میں اور ہر حالت میں عملیات میں تاثیر تو جب ہی پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو، لیکن اللہ کی مدد اسی وقت آتی ہے جب بندہ ہر کام سے پہلے صحیح طور پر تدابیر اور اسباب کا خود کو پابند کرلیتا ہے کسی بھی معاملے میں اللہ ٹپ کچھ کرنا اسباب کی توہین ہے اور اللہ کے پیدا کردہ اسباب کی توہین کرنا بندوں کو کسی طرح زیبا نہیں دیتا۔

ہماری دعا یہ ہے کہ ان تمام شاگردوں کو کامیابیوں سے سرفراز کرے جو اس لائن میں صحیح طریقوں کے ساتھ اپنا روحانی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: محمد عبدالعلیم ———— منی پور

عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ مجبوری کے لحاظ سے خطوط کا لکھتا ہو، مؤدبانہ عرض گزارش محروم نہ فرمائیں گے۔ طلسماتی دنیا کا مطالعہ سے احساس ہوا کہ ہمارا حل ہوسکتا ہے لہٰذا آپ حضرت والا سے عاجزانہ مطالبہ علاج مانگتا ہوں، بندہ کو قوی امید ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے محروم نہ فرمائیں گے، حالت مرض مریض یہ ہے کہ ہمارے بچے کو گھر کے سامنے بٹھائے رکھا تھا کوئی آیا بھی نہ تھا، اچانک ہاتھ پاؤں ٹیڑھا ہوگیا جیسا پولیو کے موافق تو نہیں ہے بات بھی اچھی طرح نہیں کرپاتا ہے۔

جواب

آپ نے اپنے بچے کا نام ہی نہیں لکھا ہے پھر کیسے اندازہ ہو کہ اس کو کیا مرض ہے؟ آپ کو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھنا چاہئے تھا، اغلب گمان یہ ہے کہ اس پر آسیبی اثرات ہیں اور اسی آسیبی اثرات کی وجہ

سے بچے کا جسم متاثر ہوا ہے، آپ اس بچے کو کسی عامل کو دکھالیں تو اچھا ہے، ہم اس کا علاج اس لئے نہیں بھیج سکتے کہ آپ نے نہ تو بچے کی تصویر بھیجی ہے اور نہ اس کا نام لکھا ہے، محض انداز سے روحانی علاج بھجوانا یا بتانا مناسب نہیں ہے۔ آپ سردست اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈال سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۵۲	۱۴۸	۱۴۵
۱۴۹	۱۴۴	۱۳۹	۱۵۱
۱۴۳	۱۴۶	۱۵۴	۱۴۰
۱۵۳	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۷

ایک بوتل پانی پر معوذتین، ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی صبح شام بچے کو پلاتے رہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس بچے کا باقاعدہ علاج کرانے کے لئے کسی عامل سے رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کو اثرات سے نجات دے اور مکمل صحت عطا کرے۔

رودراکش کی بات

سوال از: ایم رفیق احمد ——— دائم باڑی

عرض خدمت یہ ہے کہ ایک منہ والا رودراکش نیپال کا طلسماتی دنیا میں پڑھ چکے ہیں، اس سے فائدہ، اسلام میں رودراکش جائز ہے کیا، ہم لوگ اس کو آپ نیپال کا رودراکش کی قیمت اور آپ اس کو کس طرح روانہ کرسکتے ہیں اور ہم لوگ کیسے استعمال کریں، ایک لفافہ بھی اس لفافہ کے اندر رکھا ہوا اس کے ذریعہ بتائیں یا رسالہ میں جواب دیں۔

جواب

اس دنیا میں رب العالمین بے شمار چیزیں اور نعمتیں اپنے بندوں کے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں ان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ ہر انسان کے دل میں یہ یقین جاگزیں ہونا چاہئے کہ ہر چیز باذن اللہ اپنا اثر دکھاتی ہے، اس کے حکم کے بغیر اور اس کی مرضی کے بنا کوئی پتہ بھی نہیں مل سکتا، جب کچھ لوگ جو توحید پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ پتھروں کا مذاق اڑاتے ہیں یا رودراکش جیسی چیزوں کی افادیت کا انکار کرتے ہیں تو انہیں قرآن حکیم کی یہ آیت یاد رکھنی چاہئے۔ فَبِاَیِّ اٰلاَءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن۔ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ہم مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ بعض جگہ تو ہم بالکل بے حس ہوجاتے ہیں، جیسے انگریزی دواؤں کے معاملے میں جو سب کی سب الکحل میں ڈبو کر تیار کی جاتی ہیں اور جن میں شراب کی شمولیت ناگزیر ہوتی ہے، ان کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار بھی ہمیں وہ حدیث رسولؐ یاد نہیں آتی جس میں شراب کے بارے میں صراحتاً یہ فرمایا گیا ہے کہ جس چیز کا کل حرام ہے اس کا جزو بھی حرام ہے۔ کھانسی کے شربتوں میں پچاس فیصد شراب ہوتی ہے لیکن سب بے تکلف پیتے ہیں اور ایک بار بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم حدیث رسولؐ کے خلاف کررہے ہیں اور ہم مسلمان بعض جگہ اس قدر حساس بن جاتے ہیں جیسے توحید وسنت ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو، نگینوں اور پتھروں کا خالق بھی اللہ ہی ہے اور اللہ ہی کے حکم سے ان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے، ان کو ممنوع سمجھنا تقویٰ نہیں صرف واہمہ ہے اور یہ واہمہ مطلقاً ناجائز ہے۔

ہمارے ادارے سے جو رودراکش فراہم کیا جاتا ہے وہ نیپال سے ہی آتا ہے اور ایک منہ کا ہوتا ہے آپ کی جب خواہش ہو اور جب دل کہے آپ ہمارے ادارے سے طلب کریں۔

حاملہ کی بواسیر

سوال از: فاخرہ ترنم ——— اورنگ آباد

عرض یہ ہے کہ میں حمل سے ہوں لیکن اچانک مجھے بواسیر ہوگئی ہے، میں بہت پریشان ہوں، اگر آپ اس مرض کا کوئی روحانی علاج تجویز فرمادیں تو میں آپ کی بہت مشکور ہوں گی، جلد جواب دیں۔

جواب

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آپ اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ آپ کو بواسیر سے نجات مل جائے گی، اس نقش کو اتوار کے دن نماز فجر کے بعد باوضو ہوکر لکھیں، کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۹۰۱	۹۱۴	۹۱۱	۹۰۸
۹۱۲	۹۰۷	۹۰۲	۹۱۳
۹۰۶	۹۰۹	۹۱۶	۹۰۳
۹۱۵	۹۰۴	۹۰۵	۹۱۰

قسط نمبر ۱۴

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

پَر میں ایک گونہ کرختگی رکھی اور ساتھ ساتھ اس کو اندر کی جانب کچھ گہرا بھی رکھا تاکہ اڑان میں پرندہ ہلکا رہے، جن پرندوں کو ٹانگیں قدرت نے لمبی رکھی ہیں اس میں بھی عجیب حکمت ہے، یہ پرندے اکثر ہموار میدانوں میں چگتے ہیں اور پانی میں اپنی غذا ڈھونڈتے پھرتے ہیں، یہ اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہوکر پانی میں چلنے پھرنے والی چیزوں پر اوپر سے تاک لگاتے ہیں اور اپنے شکار پر گھات کرتے ہیں، جب دیکھتے ہیں کہ پانی میں ان کی مرغوب شئے چل رہی ہے، فوراً اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے اس کی طرف ایسی آہستگی سے بڑھتے ہیں کہ پانی میں جنبش نہ آنے پائے اور قریب جاکر اس کو پکڑ لیتے ہیں، اگر ان کو چھوٹی ٹانگیں ملتیں اور یہ اپنے شکار کی طرف بڑھتے تو ان کا سینہ پانی سے ٹکرا کر اس کو ہلا دیتا اور اس کو جنبش میں لے آتا۔ ادھر پانی جنبش کرتا ادھر ان کا شکار رفو چکر ہوتا۔

چڑیوں کو دیکھئے کہ وہ دن بھر اپنی غذا چگتی پھرتی ہیں اور ان کو ان کی غذا ایک جگہ نہیں ملتی بلکہ جگہ جگہ ان کو اڑ کر جانا پڑتا ہے تب کہیں وہ اپنا پیٹ بھر سکتی ہیں اور یہی نظام ان کے حق میں بہتر ہے۔ اگر ایک ہی جگہ ان کو اپنی غذا مل جاتی تو یہ اپنا پیٹ بری طرح سے بھر کر ہی ہٹتیں اور اس قدر بوجھل ہوجاتیں کہ اڑنا دشوار ہوتا اور قے کرنا بھی ان کے لئے ممکن نہ تھا، جس طرح تری کے جانور عادی ہوتے ہیں کہ مچھلیاں خوب کھاتے ہیں اور جب گرانی پاتے ہیں تو قے کردیتے ہیں اور اڑنے کے لئے ہلکے پھلکے ہوجاتے ہیں۔ یہی حال انسانوں کا ہے کہ جب ان کو مفت کا مل جاتا ہے تو خوب پیٹ بھر لیتے ہیں اور تکلیف میں پڑجاتے ہیں۔

بعض جانور ایسے ہیں جو رات ہی کو نکلتے ہیں جیسے الو، چمگادڑ اور بزہانگ وغیرہ کیوں کہ ان کی غذا وہ پتنگریاں یا کیڑے مکوڑے ہیں جو فضا میں تو زمین کے قریب اڑتے پھرتے ہیں، ان کو قدرت کی طرف سے ایسی روشن آنکھیں نہیں ملی ہیں کہ زمین پر سے کوئی چیز چگ لیں اور یہی وجہ ہے کہ سورج کی روشنی سے چھپتے اور بچتے پھرتے ہیں۔ اس لئے قدرت نے ان کی غذا فضا میں رکھی، چمگادڑ کو دیکھئے کہ اس کو قدرت نے اڑنے کے لئے بازو تو نہیں دیئے مگر اس کو کھال کچھ اس قسم کی دے دی گئی جو بازوؤں کا کام دیتی ہے، اس کو منہ اور دانت بھی دیئے گئے اور بچہ جننے میں اس کو زمین پر بسنے والے جانوروں کی طرح پیدا کیا گیا۔

غرض چمگادڑ کو پیدا فرماکر خالق عالم نے یہ بھی بتادیا کہ اس کی قدرت پرندہ کو اڑانے کے لئے صرف بازو دینے کی محتاج نہیں ہے وہ پرندہ کو کھال دے کر بھی یہ کام لے سکتا ہے۔

مچھلیوں میں بعض مچھلیاں ایسی ہوتی ہیں جو کافی دور تک سمندر کی سطح پر ہوا میں اڑتی ہیں اور پھر پانی میں گر جاتی ہیں، ان کے بھی بازو کہاں ہیں؟ پھر کبوتر اور کبوتری کا ایک عجیب کرشمہ دیکھئے کہ انڈے سینے میں یہ مل جل کر کام کرتے ہیں، غذا کی ضرورت ہوتی ہے تو ایک ان میں سے انڈوں پر رہتا ہے اور دوسرا غذا کی تلاش میں نکلتا ہے اور اگر غذا کی زیادہ طلب ہوتی ہے تو دونوں ایک ساتھ نکل جاتے ہیں لیکن زیادہ دیر تک انڈوں کو نہیں چھوڑتے جلد واپس آجاتے ہیں، ان کو سونے کی بڑی حرص ہے اور اسی بنا پر ان کے پیٹ میں بیٹ جمع ہوجاتی ہے اور جب بیٹ کرنے کا تقاضا سخت ہوجاتا ہے تو ایک دم بیٹ کرتے ہیں۔

کبوتری کے انڈے دینے کا جب وقت آتا ہے تو نر اس کو گھونسلے سے زیادہ دیر تک باہر نہیں رہنے دیتا بلکہ اس کی چونچیں مارتا ہے، ٹھونگیں لگاتا ہے اور اس کو مجبور کرتا ہے کہ وہ جلد اپنے گھونسلے میں پہنچے، یہ صرف اس مقصد سے کہ اس کا انڈا گھونسلے سے باہر گر کر ضائع نہ ہوجائے، بچے جب تک کمزور ناتواں رہتے ہیں ان کے ماں باپ بڑی شفقت ومحبت سے ان کو چوگا دیتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ بچوں میں طاقت آچلی اور وہ اپنی روزی آپ حاصل کرسکتے ہیں ماں باپ کے محتاج نہیں تو پھر

اپنے بچوں کو منہ نہیں لگاتے، اگر وہ پاس آتے ہیں تو ان کو ٹھونگیں مار کر بھگا دیتے ہیں اور اپنا رخ پھیر لیتے ہیں۔

شکاری پرندوں کو دیکھئے کہ کیسی تیز اڑان ان کو ملی ہے کہ ان سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا، ان کے پنجے بڑے مضبوط ہیں اور ناخن بڑے تیز اور چونچ بھی بڑی نوکیلی اور تیز ملی ہے کہ جو چیز کو چھری یا چاقو کی طرح کاٹ ڈالتی ہے، چنگل ایسے تیز ہیں کہ گوشت کو لٹکا لیں تو گوشت لٹکا ہی رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو اپنی غذا بنا لیتے ہیں۔

جو پرندے اپنی غذا پانی سے نکالتے ہیں، ان کو قدرت نے پانی پر تیرنے اور اس میں غوطہ لگانے کی بڑی مہارت عطا فرمائی تاکہ روزی حاصل کرنے میں ان کو دقت نہ اٹھانی پڑے، غرض خداوند قدوس نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر قسم کے پرندے کو اس کے تقاضے کے مطابق قوت وطاقت بخشی اور جدوجہد کے آسان راستے اس کے سامنے کھول دیئے، سبحانہ ما اعظم شانہ۔

ف:۔ پرندہ بھی حکمتوں کا ایک خزانہ اور رازوں کا ایک معمہ ہے، حضرت امام نے مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی ہے، اس کی ساخت اور بناوٹ کو دکھایا، اس کی عادات وخصائل کو بتایا اور اس کے طبعی رجحانات ومرغوبات کو آشکارا کیا، غرض اس پر سیر حاصل بحث کی، کچھ مناسب تشریح اسی سلسلہ کی ہم بھی سپرد قلم کرتے ہیں، ممکن ہے ناظرین کرام کے لئے دلچسپی کا باعث اور مزید معرفت کا سبب ہو۔

پرندہ کی بدنی ساخت اور جسمانی بناوٹ ہر رخ اور پہلو سے وزن اور ہلکے پن میں لمبائی اور چوڑائی میں کچھ ایسی موزوں اور مناسب رکھی گئی ہے کہ ذرہ برابر تبدیلی اور بگاڑ کی متحمل نہیں ہے، اس کے دونوں بازو کیا ہیں، ترازو کے دو پلڑے ہیں کہ ایک کو ذرا ہلکا کر دیجئے، دوسرا پلڑا فوراً جھک جائے گا، اس کے بازوؤں میں سے چند ہی پر نوچ لیں، اڑنے میں وہ لڑکھڑانے لگے گا اور ایک طرف جھک کر چلنے لگے گا جس طرح ایک لنگڑا آدمی اپنی چال میں لنگڑاتا ہے کیوں کہ اس کی ایک ٹانگ چھوٹی اور دوسری بڑی ہوتی ہے، اسی طرح اگر پرندہ کی دم میں سے چند پر اکھیڑ لیں تو وہ اڑان میں بھی ڈگمگائے گا اور اس کی چال میں بھی بے اعتدالی پیدا ہو جائے گی، یعنی رفتار میں آگے کی جانب جھکنے لگے گا اور اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک کشتی جس کا اگلا حصہ بھاری ہو اور پچھلا ہلکا، اسی توازن کے اصول کے مطابق بعض پرندے ایسے ہیں کہ جب وہ اپنی گردن آگے کی جانب دراز کرتے ہیں تو اپنی ٹانگیں پیچھے کی طرف پھیلا دیتے ہیں تاکہ پاؤں اور گردن کا وزن برابر ہو جائے اور کسی طرف سے وزن بڑھنے نہ پائے، چنانچہ ایک آبی پرندہ کی یہی عادت ہے۔

حکمت قدرت

انڈے سینے میں پرندے مختلف العادات ہیں، شتر مرغ کی یہ عادت ہے کہ اپنے انڈوں کی تین قسمیں کرتا ہے کچھ کو ریت میں دبا دیتا ہے، چند کو دھوپ میں چھوڑ دیتا ہے اور بقیہ کو سینے لگتا ہے، جب انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں تو دھوپ میں رکھے ہوئے انڈوں سے رقیق مادہ نکالتا ہے اور بچوں کو پلاتا ہے۔ جب اس کے بچے کچھ طاقت پکڑ لیتے ہیں تو ریت میں دبائے ہوئے انڈوں کو توڑتا ہے، ان پر مکھیاں، مچھر، کیڑے مکوڑے جمع ہوتے ہیں وہ کیڑے مکوڑے اپنے چوزوں کو بطور غذا دیتا ہے، جب اور زیادہ ہوشیار ہو جاتے ہیں تو گھاس پھوس چرنے لگ جاتے ہیں۔

اللہ اکبر کیا نظام قدرت ہے کہ اس میں عقل بھی محو حیرت ہے، کبوتر کے جوڑے کا ذکر حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے، اسی سلسلہ میں مزید بات اور سنئے اور نظام قدرت پر حیرت کیجئے، یہ تو آپ نے حضرت امام کی زبانی معلوم کیا کہ کبوتر کے جوڑے میں نر اور مادہ بچوں کی پرورش میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

یہی حال چڑیوں کا ہے مگر مرغ کے جوڑے کا یہ حال نہیں کیوں کہ اس میں نر مادہ کا نہ انڈے سینے میں ہاتھ بٹاتا ہے، نہ پرورش میں اس کا ساتھ دیتا ہے، بس مادہ ہی بے چاری اپنے تن من سے بچوں پر لگی ہوتی ہے حالانکہ اس کے خلاف ہونا چاہئے تھا، کبوتر کے تو چند ہی بچے ہوتے ہیں جب کہ غریب مرغی کے ساتھ تو بچوں کا ایک غول کا غول ہوتا ہے، مرغی کی مدد مرغ پر لازم تھی، لیکن نہیں یہ ہماری عقل کا دھوکہ ہے حقیقت کچھ اور ہے، بات یہ ہے کہ کبوتر کے بچے بہت کمزور پیدا ہوتے ہیں اور اپنے بچاؤ کے لئے فطرت سے بدن پر بال تک لے کر پیدا نہیں ہوتے، اگر نر و مادہ ان کی پرورش میں ایک دوسرے کا ہاتھ نہ بٹائیں تو ان کی پرورش کبوتری کے بس کی بات نہیں، کمزور خلقت بچے بری طرح

تلف ہو جائیں۔

یہی حال انسان کا ہے کہ یہ غریب بھی نہایت ضعیف پیدا ہوتا ہے اور ماں باپ دونوں کی مدد مانگتا ہے، مرغ کے جوڑے میں ایسا نہیں، اس کے چوزے توانا پیدا ہوتے ہیں، نیز اپنی حفاظت کے لئے اپنے بدن پر بال بھی رکھتے ہیں۔ ان کی پرورش کے لئے تنہا مرغی کی جدوجہد کافی ہے پھر مرغ کا کیا سر پھرا ہے کہ مرغی کے ساتھ مل کر دخل در معقول کرے اور بلاضرورت کام میں وقت ضائع کرے۔

اللہ اکبر! کیا نظام قدرت ہے جہاں جس چیز کی جس قدر ضرورت ہوئی اسی قدر اس کو ملی، کبوتر کے بچوں کو کمزور بنا کر ماں باپ دونوں کو ان کی پرورش پر جھکایا اور مرغی کے چوزوں کو توانا پیدا کر کے مرغ کی توجہ ان سے ہٹائی، صحیح فرمایا وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ کہ ہر چیز اس کے پاس اندازہ سے ہے۔

(باقی آئندہ)

محنت واستقلال

ہے قوت بازو میں تری راز سعادت
تو ڈھونڈتا پھرتا ہے اسے بال ہما میں

اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے جدوجہد کرنا قدرت کا ایک اٹل قانون ہے، جو لوگ سعی و کوشش سے گریز کرتے ہیں ان کی ہستی بالکل مٹ جاتی ہے۔

دنیا کی دوڑ دھوپ میں وہی شخص آگے نکل سکتا ہے جو محنت واستقلال کے گھوڑے پر سوار ہو اور عقل سالم کا تازیانہ ہاتھ میں رکھتا ہو۔

سانس کی طرح چلے منزل ہستی میں بشر
مدعا یہ ہے کہ دم بھر کر بھی بیکار نہ ہو

خاموشی اور استقلال سے کئے جانے والے کام کا اثر ہوتا ہے اور متزدور ہوتا ہے، حق تو یہ ہے کہ محنت اور صبر کچھ سر چڑھ کر بولنے والا جادو ہے۔ مانا کہ محنت سے بھی آدمی تھک جاتا ہے اور کاہلی سے بھی، مگر محنت کا نتیجہ صحت و دولت ہے اور کاہلی کا بیماری وافلاس، کیوں کہ آب رواں چمکتا ہے اور آب ایستادہ سڑتا ہے۔

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر:۹

عکسِ سلیمانی

خواص اسمائے حسنیٰ

اللہ : اس کے اعداد ۶۶ ہیں، یہ اسم ذاتی ہے، یہ اسم جمیع صفات کا حامل ہے اور اکثر محققین کے نزدیک یہی اسم اعظم ہے۔ قرآن کریم میں اس اسم الٰہی کا ذکر دو ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ ہوا ہے۔ اس اسم کو تمام اسماءِ الٰہی پر یک گونہ شرف حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ صاحبِ یقین ہو جائے۔ اگر کوئی ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اس کا ورد کرے تو اس کا باطن روشن ہو جائے اور اس کا سینہ کشادہ ہو جائے۔ اگر اس اسم الٰہی کا یہ نقش اس کے گلے میں ڈال دیں جسے بار بار بخار آتا ہے تو اس کو بخار سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۶	۱
۴۵	۲	۷	۱۲
۳	۴۸	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۷

امراض سے شفا حاصل کرنے کے لئے اس اسم الٰہی کو ۶۶ مرتبہ لکھ کر پھر اس کو تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں تو اس کو شفاء حاصل ہو۔ اگر کسی آسیب زدہ شخص کی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر اس طرح لکھیں کہ ایک حرف کو ایک انگلی پر لکھیں: ا ل ل ہ، انگوٹھے پر نہ لکھیں، پھر ۶۶ مرتبہ ''یااللہ'' پڑھ کر اس پر دم کر دیں تو اس شخص کو آسیب سے نجات مل جائے۔ اگر نیلے کپڑے پر ''یااللہ یااللہ یااللہ'' لکھ کر اس کا فتیلہ بنا کر جلائیں اور آسیب زدہ شخص کی ناک میں دھواں پہنچائیں تو آسیب پریشان ہوگا اور اس شخص کے جسم سے نکل جائے گا یا ختم ہو جائے گا اور اگر اس اسم الٰہی کو ۶۶ مرتبہ لکھیں، پھر اس کاغذ کو پانی میں پکائیں اور وہ پانی آسیب زدہ پر چھڑکیں تو آسیب دفع ہوگا اور دوبارہ مریض کو ستانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

الرحمٰن : یہ اسم الٰہی جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ غفلت و نسیان اور دل کی سختی دور کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

الرحیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۵۸ ہیں، جو شخص روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھے، تمام مخلوق اس پر

شفیق، مہربان اور زبردست طریقہ سے دولتِ تسخیر حاصل ہو۔

اگر کوئی شخص الرحمٰن الرحیم پانچوں وقت کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھے، اس کے دل میں نرمی پیدا ہو۔ قساوتِ قلبی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ان دونوں اسموں کو پڑھنے کا معمول رکھے اس کے دل میں نرمی پیدا ہو، قساوتِ قلبی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ان دونوں اسموں کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر پہن لے تو اس کے تمام کام سرانجام پائیں اور تمام رکاوٹوں سے نجات ملے۔

الملک : مشترک ہے، اس کے اعداد ۹۰ ہیں۔ اگر کوئی صاحب اقتدار اس اسم الٰہی کو اسم القدوس یعنی الملک القدوس کو ملا کر پڑھے تو اس کا اقتدار کبھی ختم نہ ہو اور اس کا اپنا نفس بھی اس کا مطیع اور فرماں بردار رہے۔ عزت و رفعت حاصل کرنے کے لئے بھی اس کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۹۰ مرتبہ ۹۰ دن تک پڑھے گا تو اس کے اندر اللہ کی اطاعت کرنے کی صفات پیدا ہوں گی اور اگر کوئی شخص اس اسم کو ۹۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے گا اور لگاتار ۹۰ دن تک پڑھے گا تو مقرب بارگاہِ خداوندی ہوگا اور بعض اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو نو ہزار مرتبہ نوے دن تک پڑھے گا تو مستجاب الدعوات بن جائے گا اور اس کی تمام دعائیں قبول ہونے لگیں گی۔

القدوس : مشترک ہے، اس کے اعداد ۱۷۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو زوال کے وقت ۱۷۰ مرتبہ پڑھے گا تو اس کا دل صاف ہو جائے اور اگر کوئی سبوحٌ قدوسٌ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر ۱۷ دن تک کھالے تو اس میں فرشتوں جیسی صفات پیدا ہو جائیں۔ اگر کوئی شخص القدوس ۳۱۹ مرتبہ پڑھ کر اور کسی چیز پر دم کر کے اپنے دشمن کو پلا دے تو دشمن اس پر مہربان ہو جائے اور اس کا دوست بن جائے۔

السلام : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۱ ہیں۔ اگر اس اسم الٰہی کو کوئی روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تندرستی بحال رہے، بیمار ہونے کے بعد اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھے گا تو جلد از جلد وہ بیماری سے نجات پالے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شدتِ مرض سے نجات پانے کے لئے اس اسم کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانا چاہئے اور یہ عمل دن میں دوبار کرنا چاہئے۔

المؤمن : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ سو مرتبہ کرے یا اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور ظاہری و باطنی طور پر وہ اللہ کی امان میں رہے گا۔

المھیمن : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۵ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ غسل کرنے کے بعد ۱۱۵ مرتبہ پڑھے گا تو اس پر خفیہ راز کھلنے لگیں گے، اللہ کے فضل و کرم سے اس کی قوتِ ادارک بڑھ جائے گی اور وہ لوگوں کو پہچاننے میں غلطی نہیں کرے گا۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ ۱۴۵ مرتبہ کرے گا تو وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

العزیز : جلالی ہے، اس کے اعداد ۹۴ ہیں۔ اگر کوئی فجر کی نماز کے بعد روزانہ ۴۱ مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے گا تو وہ کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے گا تو ذلت و خواری سے محفوظ رہے گا اور اس کی عزت و

عظمت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

الجبار : جلالی ہے، اسکے اعداد ۲۰۶ ہیں، جو شخص روزانہ ۲۰۶ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کرے وہ ظالموں کے شر سے محفوظ رہے اور کوئی شخص اس کی غیبت اور بدگوئی پر قادر نہ رہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم کو اپنی انگوٹھی پر کندہ کرلے تو اس کا رعب کل مخلوقات پر قائم ہو۔ دشمنوں کو مغلوب اور زیر کرنے کے لئے اس اسم الٰہی کا ورد ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ کرنا چاہئے۔

المتکبر : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۶۶۲ ہیں۔ جو شخص اپنی اوجہ سے محبت کرنے سے پہلے اس اسم کو دس بار پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو نیک اور صالح اولاد عطا کریں گے۔ جو شخص ہر کام سے پہلے اس اسم کو چودہ مرتبہ پڑھ لے گا وہ اپنی مراد کو پہنچے گا اور ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گا۔

الخالق : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۳۱ ہیں۔ جو شخص اس کو صبح شام ۲۱۷ مرتبہ پڑھے گا حق تعالیٰ اس عام مدد کے لئے ایک فرشتہ پیدا کردیں گے جو غائبانہ اس کی مدد کرتا رہے گا۔ بعض اکابرین نے فرمایا کہ اس اسم کا ورد رکھنے والے کا چہرہ منورہ رہتا ہے اور اس کے چہرے میں ایک کشش پیدا ہوجاتی ہے جو اسے لوگوں کی نظروں میں ممتاز اور محبوب رکھتی ہے۔

الباری : مشترک ہے اور اس کے عدد ۲۱۳ ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم کا ورد کرنے والا شخص کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ قبر میں نہیں چھوڑتا بلکہ وادی القدس میں پہنچا دیتا ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس اسم کو ۷۵ مرتبہ پڑھ کر گلاب یا چنبیلی یا موتیا کے پھول پر دم کرکے اس کو سنگھادے اور اس پر اپنا اور اپنی ماں کا نام لے کر بھی دم کردے تو سونگھنے والا اسی وقت بے قرار ہوجائے گا بلکہ شیفتہ اور دیوانہ ہوجائے گا۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے کام ناجائز امور میں نہیں کرنے چاہئیں اور اسماءِ الٰہی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے، البتہ جائز امور میں بالخصوص میاں بیوی اور جائز دوستیوں میں یہ عمل ایک دوسرے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔

المصور : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۳۶ ہیں۔ اگر کوئی بانجھ عورت سات روزے رکھے اور افطار کے وقت ۲۱ مرتبہ المصوّر پڑھے اور اس دوران بعد نماز عشاء خاوند سے ہم بستری کرتی رہے تو انشاء اللہ حمل ٹھہرے گا اور اولاد نرینہ عطا ہوگی۔ اس اسم کا بہ کثرت ذکر کرنے والے کی تمام پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں اور ہر معاملے میں غیب سے مدد ہوتی ہے۔

الغفار : جمالی ہے، اعداد ایک ہزار دو سو اکیاسی ہیں۔ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کے بعد ۳ بار یا غفارُ اغفر لی ذنوبی ایک سو بار پڑھنے کا معمول بنائے اس کی مغفرت کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔

القہار : جلالی ہے، اعداد اس کے ۳۰۶ ہیں۔ جو شخص اس اسم کا ورد بہ کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال دیتا ہے اور اس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی محبت اس کے دل میں پیدا کردیتا ہے۔ اگر کسی بھی مہم اور مشن سے پہلے اس اسم کو سو بار پڑھ لیا جائے تو وہ مہم اور مشن کامیاب ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان اس اسم کو سو بار پڑھ لے تو اس کے دشمن اس کے سامنے مغلوب ہوجائیں گے۔

الوھاب : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص غریب ہو اور غربت سے نجات چاہتا ہو تو اس اسم کو عشاء کے بعد چودہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۱۴ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں اور رزق کے دروازے کھل جائیں۔ کسی بھی حاجت کے لئے عشاء کی نماز کے بعد کھلے صحن میں کھڑے ہو کر یا وھاب سو مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ کرے اور حالتِ سجدہ میں ۱۴ بار یا وھاب پڑھے۔ اس طرح ایک رات میں ۳ بار کرے اور لگاتار ۳ راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ نماز چاشت کے بعد سجدے میں جا کر ۱۰۴ مرتبہ اس اسم کا ورد کرنے سے روزی فراخ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص نوچندی بدھ کو نماز اشراق کے بعد مزید دو رکعت نفل ادا کر کے ایک ہزار مرتبہ "یا وھاب" پڑھے تو اس کو اس قدر دولت عطا ہوتی ہے کہ اس کا شمار بھی ممکن نہیں ہے۔

الرزاق : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص صبح کو طلوع صادق سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر دس دس مرتبہ "یا رزاق" پڑھے تو اس کی مفلسی دور ہو جائے۔ ہر کونے میں اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھے اور دائیں کونے سے پڑھنا شروع کرے۔ اگر کوئی شخص روزانہ عشاء کے بعد ۵۴۵ مرتبہ اس اسم کا ورد رکھے تو کثیر مال عطا ہو۔ اگر عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے تو اللہ کے فضل سے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے۔

الفتاح : جمالی ہے، اس کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔ اگر کوئی نماز فجر کے بعد ۴۸۹ مرتبہ اس اسم کو اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر پڑھے گا تو اس کے دل سے تمام کدورتیں دور ہو جائیں گی اور بغض و حسد سے اس کو نجات ملے گی، اس کا دل آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہو جائے گا اور قرب خداوندی کی دولت عطا ہوگی۔

الحلیم : مشترک ہے، اعداد اس کے ۱۵۰ ہیں۔ اس اسم کا ورد کرنے والا دولتِ علم سے سرفراز ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳ بار "یا عالم الغیب" پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو کشف والہام کی دولت سے سرفراز کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مخفی علم پر واقفیت چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ جمعہ کی شب میں دو نفل پڑھ کر حالتِ سجدہ میں ایک سو پچاس بار "یا علیم" پڑھے اور مصلّے پر سو جائے تو انشاء اللہ اُس کو پوشیدہ بات سے واقفیت حاصل ہو جائے گی اور خواب میں صاف صاف رہنمائی ہوگی۔ اگر کسی کی کوئی حاجت ہو اور وہ اس کو پورا کرنے کی خواہش رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ جنگل میں جانے کے بعد باوضو ہو کر کسی صاف ستھری جگہ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ "یا علیم" پڑھے اور دعا مانگے انشاء اللہ بہت جلد اس کی حاجت پوری ہوگی۔

القابض : جلالی ہے، اعداد ۹۰۳ ہیں، جو شخص روٹی کے ۴ ٹکڑوں پر "القابض" لکھ کر کھالے گا وہ دنیا میں بھوک سے مرنے کے بعد عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

الباسط : جمالی ہے۔ اعداد اس کے ۷۲ ہیں۔ جو شخص روزانہ فجر کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھے گا اس کی ہر حاجت پوری ہوگی اور روزی کشادہ ہوگی۔

الخافض : جمالی ہے، اعداد اس کے ایک ہزار چار سو اکیاسی ہیں۔ اگر کوئی شخص تین روزے رکھے اور چوتھے دن مغرب بعد یا عشاء کے بعد "یا خافض" ۷۰ ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ دشمن پر فتح پائے۔

الرافع : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۵۱ ہیں۔ جو شخص دن میں اور رات کو بارہ بجے سو مرتبہ پڑھے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے اور کسی کا محتاج نہ رہے۔

المعز : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۷ ہیں۔ اگر کوئی شخص جمعہ یا شب دوشنبہ کو ایک ہزار چالیس مرتبہ پڑھے تو اس کا کل مخلوقات پر اس کا رعب اور دبدبہ قائم ہو اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

المذل : جلالی ہے، اس کے اعداد ۷۷۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی عالم یا حاکم سے ڈرتا ہے اور اس کو خطرہ ہو کہ اس کے خلاف کوئی سازش یا شرارت کی جائے گی تو اس کو چاہئے کہ مغرب کے بعد ایک سجدہ کرے اور ۷۵ مرتبہ "یا مذل" پڑھے، انشاء اللہ وہ ظالم اور افسر کی شرارتوں اور سازشوں سے محفوظ رہے گا۔

السمیع : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۸۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص بوقت چاشت پانچ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے اور دعا مانگے تو دعا قبول ہوگی۔

البصیر : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان سو بار پڑھے تو اللہ کا پسندیدہ بندہ بن جائے اور اس پر رحمتِ خداوندی کا نزول ہونے لگے۔

اَلْحَکَمُ : جلالی ہے۔ اس کے اعداد ۶۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سو مرتبہ پڑھے تو اس پر اسرار الٰہی منکشف ہوں۔

العدل : جلالی ہے، اعداد اس کے ۱۰۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص شب جمعہ کو ۱۰۴ مرتبہ پڑھے اور ۱۰۴ بار اس اسم الٰہی کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس کے لئے مسخر ہو۔

اللطیف : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ روزی کی فراخی کے لئے بیٹی کی شادی، بیٹی کی شادی کے بند وبست کے لئے اس اسم الٰہی کو صبح شام ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ اگر کسی مہم کے لئے ایک لاکھ ۲۹ ہزار کا ختم کرنے تو مہم میں کامیابی ملے۔

الخبیر : مشترک ہے۔ اس کے اعداد ۸۱۲ ہیں۔ نفس امارہ کی سرکشی سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور اگر روزانہ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو بہتر ہے۔

الحلیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۸۸ ہیں۔ اگر کوئی اس اسم الٰہی کو لکھ کر اپنے باغ یا کھیت میں دبا دے تو اس کا باغ یا کھیت تمام آفات سے محفوظ رہے۔

العظیم : جمالی ہے۔ اس کے اعداد ایک ہزار بیس ہیں۔ اگر کوئی درد سر کی بیماری ہو یا بخار ہو یا کسی غم کا غلبہ ہو تو اس اسم الٰہی کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈالیں اور پھر اس پانی کو روٹی پر چھڑک کر روٹی کھالے، انشاء اللہ اسی وقت مذکورہ امراض سے نجات ملے گی۔

الغفور : جمالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار دو سو چھیاسی ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والے کی مغفرت کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ روزانہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول رکھنا چاہئے اور خود کو حتی الامکان خطاؤں سے بچانا چاہئے۔

الشکور : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۵۶ ہیں۔ جو شخص غربت کا شکار ہو اس کو اس اسم الٰہی کا ورد پانچ سو مرتبہ کرنا چاہئے، انشاء اللہ غربت و افلاس سے نجات ملے گی۔ ورد ہمیشہ باوضو کریں اور قبلہ رو ہو کر کریں۔

طب نبوی ﷺ ہر دور کی ضرورت

ساری تعریف اللہ رب العزت ہی کے لئے ہے جو اس کائنات کا خالق بھی ہے مالک بھی اور اس کائنات کو چلا رہا ہے۔ تاجدار مدینہ سرور دو عالم رحمت اللعلمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر لاکھوں درود و سلام کہ آپ کا احسان نہ صرف امت محمدیہ پر بلکہ ساری نوع انسانی پر رہتی دنیا تک جاری و ساری ہے۔

صحت ہے تو جان ہے، جان ہے تو جہان ہے۔ لیکن وہ کونسے امور ہیں جن کو اپنانے سے صحت بنتی ہے یا بنی رہتی ہے؟ فی زمانہ یہ ایک اہم سوال ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں ان امور کی بے پناہ اہمیت ہوگئی ہے۔ اس لئے کہ اس دور جدید میں جتنی سہولتیں انسان کو دستیاب ہیں اس سے کہیں زیادہ سنگین مسائل ہیں جو صحت کو بگاڑنے کے لئے لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ چند دہوں سے جہاں انسان کو مختلف قسم کی آلودگیوں اور ناقص غذاؤں سے سابقہ پڑنے لگا ہے وہیں اس دور میں زندگی کے طرز و اطوار بھی کم ستم ظریف نہیں ہیں۔ ان میں زیادہ تر خود انسان کے اپنے اختیار کردہ ہیں۔ ان کو عموماً ابتداء میں بے خیالی میں اختیار کرلیا گیا لیکن بعد میں جب ان کے نقصانات سامنے آنے لگے تو ان سے پیچھا چھڑانے کی ممکنہ کوششیں کی جانے لگیں۔ لیکن انسان عادات کا غلام ہوتا ہے۔ عادتیں جب راسخ ہو جاتی ہیں تو آسانی سے چھوٹتی نہیں۔ ان کو چھوڑانے کے لئے مختلف جتن کرنے پڑتے ہیں۔

صنعتی و انسانی آلودگیوں، کمزور ہائبریڈ قسم کی غذاؤں اور خالص کیمیائی مرکبات سے بنی دواؤں بنے اس دور میں انسانی صحت کے ساتھ گویا ایک خاموش جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اب کئی دہوں سے اس کے منفی اثرات کی ہلاکت خیزی کا اندازہ کر لینے کے بعد ماہرین صحت ان سے حتی المقدور بچنے اور اپنی صحت کی حفاظت کے اقدامات کرنے کی جانب لوگوں کو آگاہ کرنے لگے ہیں۔ اس طرح وہ ماڈرن انسان کی طرز زندگی میں شدید تبدیلیوں کی ضرورت پر بھی بہت زور دیتے آرہے ہیں کہ یہ جدید طریقے کسی بھی طرح انسان کے لئے مفید نہیں ہیں۔ جن میں تمباکو، شراب نوشی، نشہ آور ادویات کا استعمال، قدرت کے قائم کردہ رات اور دن کے نظام کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالنا (یعنی رات کو جاگنے اور دن میں سونے کے طریقے اپنانا) ہمہ وقت حرص و ہوس کے تحت بہت زیادہ کمانے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کے لئے ذہنی سکون کو برباد کرلینا اور جسم پر برداشت سے زیادہ بوجھ ڈالنا وغیرہ یہ سب ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی لحاظ سے دانشمندانہ نہیں کہے جاسکتے۔

کیونکہ ان سے فائدہ تو درکنار نقصان کی ایک فہرست ہے جو ہر وقت طویل ہو کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ ایسے میں قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کرکے اور روحانی و جسمانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں زندگی گزارنا ہی سب سے اعلیٰ وارفع اور سب سے محفوظ طریقہ ہے اور فی زمانہ یہ ثابت ہونے لگا ہے باوجود تنگ نظری و مخالفت کے اکثر مغربی تحقیق کار بھی اب اس طریقہ کے طرفدار بننے لگے ہیں۔

جدید دور کی وہ سوغات جن سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے ان میں شامل ہیں۔ مصفا غذاؤں کا استعمال، تمباکو نوشی، ہائبرڈ اناجوں کا دور دورہ، خوہ مخواہ کی تیز رفتار طرز زندگی، بہت زیادہ کمانے کی حرص و ہوس میں مختلف بیماریوں کو مول لینا، ٹی وی اور انٹرنیٹ کا ایسا بے دریغ استعمال کہ انسان کرسی سے بندھا رہ جائے، راتوں کو دیر تک سونا

اور دن چڑھے جاگنا وغیرہ۔ اسی طرح اپنی غیر دانشمندانہ عادتوں سے وسائل کے اسراف سے ماحول کو پراگندہ کرنا، ہوا، مٹی اور پانی میں آلودگیوں کا بڑھ جانا، صنعتوں کے پھیلاؤ کے سبب ماحول اتنا مکدر ہو جانا کہ وہ بیماریوں کو پیدا کرنے کا موجب بن جائے وغیرہ، ایسے عوامل ہیں جن سے انسان کو روزانہ سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ ان سے ہٹ کر علاج معالجے کے لئے خاص کیمیائی مرکبات سے بنی دواؤں کا استعمال بھی کافی ستم ڈھانے لگا ہے۔ ایسے میں جدید میڈیسن کے ماہرین بھی اب یہ کہنے لگے ہیں کہ اب ہمیں قدرتی اشیاء ہی میں دواؤں کو ڈھونڈنا چاہئے اور ان ہی سے علاج کرنا اکمل طور پر محفوظ ہے۔ ہادیٔ برحق نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری نوع انسانی کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں تو ایسے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ انسانی صحت کی بقا اور بیماریوں سے شفاء کے حصول کی جانب رہنمائی نہ فرماتے۔ لہٰذا قرآن کریم میں جہاں جگہ جگہ ایسی اشیا کا ذکر ملتا ہے جو مختلف بیماریوں میں کارگر ثابت ہوتی ہیں وہیں حضور اکرم ﷺ کی سینکڑوں احادیث میں ایسی نباتی اور غذائی اشیاء میں شفا کی موجودگی کی جانب رہنمائی ملتی ہے۔ اسی طرح زندگی گزارنے کے طور طریقے کیسے ہوں کہ انسان ذہنی تناؤ اور ڈپریشن وغیرہ سے آزاد رہ کر زندگی گزار سکے اس جانب بھی رہنمائی موجود ہے بلاشبہ عبادات وتلاوت اور مراقبوں کے ذریعہ ذہنی تناؤ سے دور رہنا اللہ تعالیٰ ہی کو مسبب الاسباب جان کر اس کی دی ہوئی نعمتوں پر ہمہ وقت شکر گزار رہنا بیماریوں سے بچے رہنے کا بے مثال طریقہ ہے۔ اسی طرح کامل انداز کی پاکی وطہارت کے جو اصول صرف نبی آخرالزماں کی تعلیمات میں موجود ہیں ویسے دنیا کے شاید ہی کسی اور مذہب میں آپ کو مل سکیں۔ یہ اصول طبی میدانوں میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ان پر عمل کرکے بیماریوں سے بچے رہنے میں بڑی مدد ملتی۔

ان کے علاوہ وہ نباتی اور غذائی اشیاء کا استعمال جن میں بعض بیماری ہونے کی صورت میں علاج کے طور پر استعمال کئے جاسکتے اور بعض بیماریوں کے انسداد کے لئے کام میں لائے جاسکتے ہیں، بڑی توجہ کے متقاضی ہیں۔ طب نبوی ﷺ کے تحت آنے والی احادیث میں بیان کردہ بعض نباتی وغذائی اشیاء پر فی زمانہ دنیا کی مختلف لیباریٹریوں میں تجربات انجام دئے جارہے ہیں۔ تحقیق کاروں کو حیرت ہے کہ ان میں بعض اشیاء جیسے کلونجی، کاسنی وغیرہ میں بے پناہ شفائی خصوصیات پوشیدہ ہیں۔ ان میں ایسے کیمیائی اجزاء بھی موجود ہیں جن کے بارے میں دنیا اب تک واقف نہیں ہے۔

طب نبوی ﷺ کے تحت بیان کردہ دیسی اشیاء کا بغور جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں بعض بیماریوں سے علاج میں مفید ہیں تو بعض بیماریوں سے بچے رہنے میں مددگار ہوتی ہیں اور ان میں اکثر اشیاء اگر باقاعدگی سے استعمال میں لائی جاتی ہیں تو انسان میں قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ وہ قوت ہوتی ہے جو انسانی جسم میں موجود ہوتی ہے اور کسی بھی بیماری کے حملہ سے بچائے رکھتی ہے۔ راقم الحروف کو آج سے کوئی بیس سال پہلے طب نبوی ﷺ کے ایک کل ہند سیمینار میں مقالہ پیش کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ میں نے اس سیمینار میں کلونجی پر اس وقت تک انجام دی گئی تحقیقات ومطالعوں کے نچوڑ کو جامع انداز میں پیش کیا جس کو شرکاء نے کافی سراہا۔ اس سیمینار کے لئے کلونجی کو منتخب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس میں حضور پرنور ﷺ نے ہر مرض کے لئے شفا کی موجودگی کا اشارہ دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی احادیث پڑھنے کے بعد محض طاق میں اٹھاکر رکھنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ دل میں اس کے تقدس کو بٹھانے اور عملی میدان میں ان پر تجربات کرکے عوام الناس کے استفادہ کے لئے پیش کرنے کے لئے ہیں۔ اب اسی بات کو لیجئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا کہ انگور (یا منقی) اگر روزانہ باقاعدگی سے کھائے جائیں تو ایسی بیماریوں سے تحفظ مل سکتا ہے جن سے ڈر لگتا ہے۔ ظاہر ہے ایسی بیماریوں میں ایک تو کینسر بھی ہوگا۔ حضور ﷺ کے اس فرمان کے بعد اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد آج کی جدید طبی سائنس اپنے وسیع تجربات کی بنیاد پر یہ کہہ رہی کہ انگور میں کینسر سے تحفظ دینے والے مرکبات پائے جاتے ہیں۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں جن سے جدید طبی دنیا اب واقف ہو رہی ہے جبکہ ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے نہایت جامع پیرائے میں ان اشیاء میں موجود شفائی صلاحیتوں، خصوصیات سے امت کو باخبر فرمادیا۔

تبسم فاطمہ

مسلمان: حاشیے سے صفر پر

تین چار برسوں میں یہ ملک ایک تبدیل شدہ ملک نظر آتا ہے، جہاں مسلمانوں کا نام صرف ایک مذاق اڑانے کے لئے رہ گیا ہے۔ انتخابات کے نام پر مسلمانوں کا مذاق بنایا جا سکتا ہے۔ مسلم سیاسی پارٹیوں کے نام پر مسلمانوں کی مذمت کی جاسکتی ہے۔ ذاکر نائک، شبنم ہاشمی کے ٹرسٹ کے نام پر بھی میڈیا ہنسنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اس سے آگے بڑھئے تو علماء کی مختلف جماعتیں ہیں، الگ الگ فرقے ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہ جماعتیں، یہ فرقے صرف مسلمانوں میں ہی ہیں، مگر کسی کو ہنسنا ہے تو ہنسنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ذرا غور کیجئے اتنے بڑے انتخاب میں کیا صرف مسلمان تھے، جن کے داؤں غلط ثابت ہوئے؟ ایک سو تیس کروڑ کی آبادی میں کیا کانگریس، سماجوادی، بی ایس پی، آر ایل ڈی پارٹیوں کی شکست کے ذمہ دار اکیلے مسلمان کیسے ہوگئے؟ میں اسے سانحہ سمجھتی ہوں۔ ایک طرف میڈیا مسلمانوں پر ہنس رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمان، مسلمانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہم ایک ایسے قیامت خیز موسم اور خوفناک طوفان کا شکار ہیں، جہاں ہمارے سوچنے، سمجھنے کی تمام صلاحتیں ختم کردی گئیں ہیں۔ اور اسی لئے اس وقت ملک کا سیاسی منظرنامہ ایسا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر پتھر پھینک کر، کیچڑ اچھال کر خوش ہو رہے ہیں۔ جبکہ یہ وقت تجزیہ کا ہے۔ محاسبہ کا ہے اور یہ برا وقت صرف مسلمانوں کے لئے برا نہیں ہے۔ برا وقت کسی ایک قوم یا مذہب کے لئے برا نہیں ہوتا، بلکہ برا وقت اگر اقلیوں کے لئے پریشان کن ہے تو مت بھولئے کہ آنے والے وقت میں اکثریت بھی اس کا شکار ہونے سے نہیں بچ پائیں گے۔ تماشہ دیکھنے والی اکثریت کے لئے ہمسایہ ملک پاکستان کی مثال کافی ہے، جو ان دنوں خانہ جنگی میں الجھا ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ کے لئے مارشل لا اور مسلسل خانہ جنگی کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔ خانہ جنگی، دہشت گردی اور سیاسی پارٹیوں کی آپسی جنگ میں اگر پاکستان میں کسی کا نقصان ہو رہا ہے تو وہ عوام کا ہو رہا ہے۔ وہاں بھی جمہوریت کی جگہ مذہب کی حکومت ہے۔ اور یہ مذہب کی حکومت ہندوستان میں قائم ہوئی تو جیسے آج جمہوریت کا خون ہو رہا ہے، آنے والے برسوں میں اکثریت سے اتنے خیمے ابھر کر سامنے آئیں گے کہ خانہ جنگی پر قابو پانا کسی بھی سیاسی قیادت کے لئے دشوار ہو جائے گا۔

اس نفسیاتی نکتہ کو نظر انداز کرنا مشکل ہے کہ ہر اکثیرا اپنے ملک میں اقتدار پر، اپنے مذہب کے لوگوں کو قابض دیکھنا چاہتی ہے۔ ہندوستان غلام تھا تو مذہبی اقتدار کے لئے ہی پاکستان کا نعرہ زور شور سے لگایا گیا۔ سات سو برسوں کی طویل حکومت کے بعد ہندوستانیوں، بالخصوص مسلمانوں کو دو سو برسوں کی فرنگی حکومت قبول نہیں ہوئی۔ ملک تقسیم ہوا تو کانگریس نے نام نہاد جمہوریت کا کارڈ کھیلا۔ ہندوستان کے ستر برسوں کی تاریخ گواہ ہے کہ دوسری بڑی اکثریت ہونے کے باوجود کانگریس کی کوئی بھی ہمدردی مسلمانوں کے ساتھ نہیں تھی۔ ایک مثال اور لیجئے، کانگریس کے کسی بھی مسلم لیڈر کی ہمدردی بھی مسلمانوں کے ساتھ نہیں تھی۔ مسلم لیڈران صاحب اقتدار ہونے کی رسم ادا کر رہے تھے اور کسی کو بھی مسلمانوں کے حالات، مسلمانوں کے مسائل یا مسلمانوں کے مستقبل سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ اس درمیان ستر برسوں کی تاریخ گواہ ہے کہ آر ایس ایس آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی رہی۔ جن سنگھ اپنے مقصد میں ناکام ہوا تو بھارتیہ جنتا پارٹی نے نام بدل کر اپنا مشن شروع کیا۔ اس مشن کو آگے بڑھایا ایل کے اڈوانی نے۔ بھاجپا دو کے عدد میں سمٹ کر رہ گئی تھی، اڈوانی کی کوششوں نے بھاجپا کو ۸۶ پر پہنچا دیا۔ بی جے پی جب دو ہزار کے آس پاس برسر اقتدار تھی، ہندتو کا کھیل اس وقت بھی جاری وساری تھا۔ مگر بی جے پی کی حکومت قائم

رکھنے کے لئے واجپئی صاحب بار بار نام نہاد جمہوریت کی طرف واپس آنا چاہتے تھے اور یہ آر ایس ایس کو پسند نہیں تھا۔ یہ اڈوانی تھے جنہوں نے گجرات حکومت کے لئے مودی کا نام آگے کیا۔

۲۰۰۲ء کے گجرات واقعہ کے بعد مودی کا نام تیزی سے ابھرا۔ جمہوریت کا قاتل ٹھہرائے جانے کے باوجود یہ نام اکثریت میں آہستہ آہستہ جگہ بناتا رہا۔ یہ مودی کی سوشل انجینئرنگ تھی جس کو سمجھ پانے میں تمام سیاسی پارٹیاں ناکام رہیں، علما ناکام رہے، مسلمان ناکام رہے۔ سیاسی پارٹیاں جس قدر مخالفت کا رویہ اپناتی رہیں، امت شاہ اور مودی کا عوامی ووٹ بینک بڑھتا رہا۔ مودی اور امت شاہ بار بار یہ موقع فراہم کرتے رہے کہ مسلمان ووٹ بینک کی باتیں ہوتی رہیں، تاکہ اکثریت ووٹ بینک کو متحد کیا جا سکے۔ لوک سبھا ۲۰۱۴ء میں مودی کو یہ سوشل انجینئرنگ زبردست طور پر کامیاب رہی۔ مسلمان ووٹوں کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا۔ سیاسی پارٹیوں اور خود مسلمانوں کے خوفزدہ رویہ اور بار بار مسلمان مسلمان چلانے سے ہندو اکثریت مضبوط اور متحد ہوگئی، مودی واقف تھے کہ اگر ہندو اکثریت کو ایک کریں تو پھر مسلمانوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اس لئے اتر پردیش انتخابات میں بی جے پی نے مسلمانوں کو پارٹی سے دور رکھا۔ طلاق جیسے مسائل کبھی کسی انتخابات میں جیت کی وجہ ثابت نہیں ہوئے، مگر غور کیجئے تو طارق فتح علی اور طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اٹھا کر میڈیا نے مکمل طور پر ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں کو ننگا کردیا۔ ان کا مذاق اڑایا، یہاں تک کہ بی جے پی نے دو ریاستوں میں فتح اور باقی دو ریاستوں میں زور زبردستی فتح کی نئی تاریخ لکھ ڈالی۔ یہ مردہ اور کانگریس کی کمزوری تھی کہ زیادہ ووٹ لانے کے باوجود بی جے پی نے منی پور اور گوا کی ریاست آسانی سے اس سے حاصل کرلی اور کانگریس کچھ نہ کرسکی۔

۲۰۱۹ء میں کیا ہوگا، یہ سوال اہم ہے۔ لیکن اس بات پر توجہ کیجئے کہ اگر اس وقت ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیاں بھی ایک ہوکر مودی کے خلاف انتخابات لڑنے کا اعلان کرتی ہیں تو کیا اتحادی موچہ مودی کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا؟ ابھی اس وقت ملک میں صرف ایک مضبوط آدمی ہے۔ آر ایس ایس اور تمام وزرا اس مضبوط قیادت کے معمولی مہرے ہیں۔ اس مضبوط قیادت کو نوے کروڑ اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ صرف مودی کی غلطیاں ہی مودی کو کمزور کرسکتی ہیں۔ میڈیا کا مذاق بن چکا لیکن میڈیا مالکوں کو اس مذاق سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ وہ سیاسی پارٹیاں اور آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ شکست خوردہ مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ابھی تک ایک دوسرے کو کوسہ اور پر... رہے ہیں۔ آج سے اٹھارہ برس قبل ایک غلطی اڈوانی نے کی تھی اور وہ حاشیے پر چلے گئے۔ اٹھارہ برس بعد اسی کہانی کو دہرا کر، یوگی کی تاج پوشی کر کے ایک غلطی مودی نے دہرائی ہے۔ میڈیا یوگی کی تمام تقریر، اشتعال انگیز نعروں کو بھول کر اسے جمہوریت پسند اور مسیحا ثابت کرنے پر آمادہ ہے۔ آر ایس ایس کی نظر میں یوگی جو کچھ کر سکتے ہیں، وہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔ ۲۰۱۹ء کے انتخابات کو سامنے رکھتے ہوئے آر ایس ایس نے مکمل کرایا مہرہ چل دیا ہے۔ مسلمان یہ مان کر چل دیا ہے۔ مسلمان یہ مان کر چلیں کہ ابھی جو کچھ بھی ان کے ساتھ ہوا ہے، اس کی حیثیت ریہرسل سے زیادہ نہیں ہے۔ حملے جاری رہیں گے بلکہ یہ حملے انتہاپسندی کی حد تک شدت بھی اختیار کرسکتے ہیں۔ لیکن ایک بات ابھی بھی سکون دینے والی ہے۔ بی جے پی کا ووٹ بینک ۲۰۱۴ء سے دو فیصد نیچے گرا ہے۔ اگر بی ایس پی اور ایس پی میں اتحاد ہوا ہوتا تو اتر پردیش انتخاب کا نتیجہ بدل سکتا تھا۔ ووٹ فیصد میں اضافہ کے لئے آر ایس ایس مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش ضرور کرے گی۔ آپ ناراض نہ ہوں، مخالفت نہ کریں، کھیل دیکھتے جائیے۔ ہمت اور حوصلہ ہارنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ دیکھئے کہ سیاست کے نئے کھیل میں اب کون کس کو مات دیتا ہے۔ مذہبی انتہاپسندی نے ہٹلر سے اب تک دنیا کو صرف نقصان پہنچانے کا ہی کام کیا ہے۔

مذہبی انتہاپسندی ترقی کی ریس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ کانگریس کی غلطیوں نے مسلمانوں کو حاشیے پر پہنچایا۔ آج مسلمانوں کی حیثیت زیرو کے برابر ہے۔ لیکن اس کے باوجود گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمان اس سوشل انجینئرنگ پر ضرور غور کریں گے، جس نے انہیں کمزور اور پسماندہ بنادیا ہے۔ ابھی صرف صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ اپنی کمزوریوں سے سبق لیتے ہوئے، حالات کو سمجھتے ہوئے ہمیں پھونک پھونک کر قدم بڑھانے کی ضرورت ہے۔

قسط نمبر: ۵۶

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

تعلیم الدین میں لکھا ہے جہاں تک ممکن ہو تنہا سفر مت کرو، جب کام ہو چکے تو جلدی اپنے ٹھکانے پر آجاؤ، رات کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے، سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں، شاید باہم تکرار یا اختلاف ہو جائے تو فیصلہ آسان ہو، سالار قافلہ کو چاہئے کہ تمام مجمع کا خیال رکھے کہ کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے، قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے، سب قریب قریب مل کر ٹھہریں تا کہ کسی پر کوئی آفت آئے تو دوسرے مدد کر سکیں، جب منزل پر پہنچیں تو کسی دوسرے مقام سے پہلے جانور پر سے اسباب اتار لیں۔

جو شخص سفر کا ارادہ کرے وہ سورۂ کافرون اور سورۂ نصر اور سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر روانہ ہو تو انشاء اللہ سلامتی کے ساتھ اور کامیاب ہو کر واپس ہوگا، سفر پر جاتے وقت دو رکعت نماز اپنے گھر میں پڑھ کر جائے اور سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز مسجد میں ادا کرے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ روزوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو تم کو اس وقت رخصت ہے وہ ان روزوں کو دوسرے دنوں میں پورا کرے۔ (۱۸۴:۲)

سقر

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۝

ہم عنقریب اس کو سقر میں داخل کریں گے اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے۔ (وہ آگ ہے کہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی۔ ۲۶:۷۴ تا ۲۹)

سکر: نشہ، مستی، حرمت خمر کے بعد اب کوئی مسلمان نشہ کی حالت میں پائی جائے اور دو گواہ موجود ہوں یا اس کی سانسوں میں شراب کی بو ہو تو اسے اسی کوڑے لگائیں جائیں۔

سکنیٰ

اپنے گھر میں آدمی چونکہ سکون محسوس کرتا ہے اس لئے اس کو مقام سکوں کہا گیا ہے۔ مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی کو گھر بھی دے، اگر عورت کو طلاق بھی دیدے تو اختتام مدت تک وہ اس کو اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ سورۂ طلاق میں ہے اسکنوھن من حیث سکنتم۔ ان کو اپنے مقدور بھر وہی رکھو جہاں تم رہتے ہو۔ (۶:۶۵)

اس کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کے فوراً بعد ازواج مطہرات کے لئے مکان کی تعمیر فرمائی۔

اگر عورت سب کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو مرد کو چاہئے کہ اسے ایک علیحدہ کمرہ یا گھر کا کوئی گوشہ اس کے لئے مخصوص کر دے جس کو بند کر سکے اور اپنا سامان حفاظت سے رکھ سکے، اس مخصوص مقام میں عورت جسے چاہے آنے دے اور جسے چاہے آنے نہ دے۔ (شرح وقایہ جلد ۲)

اگر شوہر مالدار ہے تو اس کو ایسا گھر دینا چاہئے جس میں اس کی ضرورت کی تمام چیزیں ہوں، مثلاً غسل خانہ، پاخانہ، باورچی خانہ وغیرہ۔

(ردالمختار شرح درمختار)

سلام

سلامتی، دعا، امان، اللہ کا نام، آپس میں جان پہچان پیدا کرنے، محبت کا رشتہ قائم کرنے اور تعلقات بڑھانے کے لئے سلام بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جب بھی مسلمان آپس میں ملیں تو دونوں ہی خلوص اور مسرت کا تبادلہ کریں، یعنی سلام کریں، سلام ایک دوسرے کے لئے خدا کے حضور سلامتی اور عافیت کی دعا ہے۔ پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص اس کے جواب میں وعلیکم السلام یعنی تم

پر بھی سلامتی ہو کہے۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا ○ جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے سلام علیکم کہئے۔ (۸۶:۴) ترمذی میں ہے السلام قبل الکلام یعنی بات چیت سے پہلے سلام ضروری ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آداب اسلامی میں کیا چیز بہتر ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور واقف ناواقف کو سلام کرو۔ (بخاری) کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص خدا کے نزدیک ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

سوار کو چاہئے کہ پیادہ کو سلام کرے، چلنے والے پر لازم ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے، تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں، کم عمر والے زیادہ عمر والوں کو سلام کریں، اگر کئی لوگ ہوں اور ان میں سے ایک نے بھی سلام کرلیا اور دوسرے گروہ میں سے ایک نے بھی جواب دیدیا تو کافی سمجھا جائے گا۔

کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو یا خطبہ پڑھ رہا ہو یا تلاوت قرآن مجید میں یا وعظ یا ذکر الٰہی میں یا علم شرعی کی بحث میں یا اذان دینے میں یا تکبیر واقامت کہنے میں یا پاخانہ پیشاب کرنے میں مصروف ہو تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے، اسی طرح جواری، شرابی، غیبت گو، کبوتر باز، بوس وکنار میں مصروف شخص، گانے اور کافر کو سلام کرنا بھی مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ابتدائے عمر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا منتظر رہا کہ آپ کو میں پہلے سلام کروں اور آپ اس کا جواب دیں مگر کبھی ایسا ہوا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سلام کرنے میں سبقت حاصل کرتے تھے اور مجھے جواب دینا ہی پڑتا تھا۔ جنت کو دارالسلام کہتے ہیں کیوں کہ وہاں داخل ہونے والے اشخاص تمام کلفتوں اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

سلم

کسی چیز کو خرید وفروخت کے لئے کئی طریقے رائج ہیں، نقد خریدنا، ادھار خریدنا وغیرہ کسی چیز کی تیاری سے پہلے اس کے مالک کو چند شرطوں پر پیشگی قیمت ادا کرنا سلم کہلاتا ہے۔ اس قسم کی پیشگی اکثر کسی قسم کے غلہ کے سلسلے میں زمین داروں کو دی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معین پیمانے یا معین وزن میں مدت معین تک کے لئے سلم کرنا چاہئے۔ اگر مدت گزر جانے کے بعد بائع نے چیز نہیں دی تو رقم واپس لے لی جائے یا پھر اس کو کچھ اور مہلت دی جائے اگر خریدار کو اس چیز کی ضرورت نہ رہی تو معاملہ ختم کر کے رقم واپس لے لے، اس کے بعد دوسری چیز کے خریدنے کا دوسرا معاملہ کرے۔ (ہدایہ)

سلسبیل

صاف جاری پانی، جنت کے ایک چشمہ کا نام۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○

اور وہاں ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ (۱۸،۱۷:۷۶)

سلسلہ: زنجیر، حضرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم چاروں خلفائے کرام یا کسی معزز بزرگ سے وابستہ کئی سلسلے مسلمانوں میں رائج ہیں۔

سلطان

دلیل، حجت، اقتدار، غلبہ، قرآن حمید میں یہ لفظ دلیل اور حجت کے معنی میں آیا ہے، عام استعمال میں بادشاہ کو بھی سلطان کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مظہر اقتدار ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے، فرمایا ظالم وجابر سلطان کے رو برو حق بات کہنا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○

جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہ) عظمت ہے اور

اس کو پہنچنے والے نہیں۔(۶۵:۴)

سلف: کیا گزرا سلف الصالین، وہ بزرگ لوگ جو آگے گزر چکے ہیں(۲) وہ رقم جو سود کے بغیر دی جائے۔

سلیمان

ایک جلیل القدر پیغمبر جو حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند تھے۔

اپنے معزز ومکرم والد کے ساتھ مقدمات کی شنوائی اور فیصلہ میں حصہ لیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت داؤد علیہ السلام کے دربار میں دو آدمی آئے، ایک نے کہا کہ مدعا علیہ کی بکریوں نے اس کے کھیت میں ساری فصل تباہ کردی، حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ مدعا علیہ کی بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہے اس لئے مدعی اس گلہ کا حق دار ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے رائے دی کہ بہتر صورت یہ ہے کہ مدعی ان بکریوں سے فائدہ اٹھائے تاوقتیکہ مدعا علیہ اس کھیت کو بوئے اور فصل تیار ہوجائے تو مدعی وہ فصل لے لے اور مدعا علیہ کو ریوڑ واپس کردے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کئی امتیازات سے نوازا تھا جن اور جانور آپ کے زیرفرماں تھے اور جنہوں نے بیت المقدس کی تعمیر میں بڑا حصہ لیا تھا، ہواؤں کو بھی آپ کے لئے مسخر کردیا تھا، یمن سے شام اور شام سے یمن کا فاصلہ آدھا دن میں طے کرتے تھے، اس شان وشوکت کے باوجود آپ ٹوکریاں بنا کر اپنی روزی کماتے تھے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ٥ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ٥

پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیرفرمان کردیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی اور دیوؤں کو بھی (ان کے زیرفرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے، غوطہ مارنے والے تھے۔(۳۸:۳۶،۳۷)

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۹

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

عقیدت مند دوسرے روز بھی آئے مگر اس شخص نے ایک ہی جواب دیا۔ "ابھی میں تم لوگوں سے ملاقات نہیں کرسکتا، میری بیماری بدستور ہے، دعا کرو کہ مجھے اس مرض سے نجات حاصل ہوجائے۔"

عقیدت مند تو خود شیخ کی دعاؤں کے محتاج تھے، شیخ کی صحبت کے بارے میں کیا دعا کرتے؟ ذہن میں ہزاروں اندیشے لئے ہوئے واپس چلے گئے۔

دوسرے دن چہرے کی سیاہی کچھ اور کم ہوگئی، پھر تیسرے روز اس شخص کا چہرہ اصلی حالت پر لوٹ آیا اور پوری آب وتاب کے ساتھ چمکنے لگا، بار بار آئینہ دیکھتا تھا اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا تھا۔ "خداوندا! تو نے مجھے اپنے بندوں کے درمیان رسوا ہونے سے بچالیا۔"

چوتھے دن وہ اپنے عقیدت مندوں کے آنے کا انتظار کررہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی، حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید نے دروازہ کھولا تو ایک اجنبی شخص کو اپنے سامنے موجود پایا۔

"میں بغداد سے تمہارے نام حضرت شیخ کا خط لے کر آیا ہوں۔" اجنبی شخص نے کہا۔

پیرومرشد کا نام سن کر وارفتہ ہوگیا، اس نے اجنبی کے ہاتھ سے حضرت جنید بغدادیؒ کا خط لے لیا اور اسے بار بار بوسہ دینے لگا، پھر جب اس کی یہ اضطرابی کیفیت کم ہوئی تو اس نے اجنبی سے بیٹھنے کے لئے کہا۔

"مجھے کچھ ضروری کام ہیں، اس لئے میں زیادہ ٹھہر نہیں سکتا۔" یہ کہہ کر اجنبی چلا گیا۔

اجنبی کے جاتے ہی مرید نے پیرومرشد کا خط کھولا اور پڑھنے لگا، جب وہ آخری لفظ تک پہنچا تو اس پر رقت طاری ہوگئی پھر وہ اس قدر رویا کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ "میرے عزیز! تم نے مجھے یہ کس کام پر لگادیا۔ میں تین دن سے بھرپا کا کام کررہا ہوں اور مسلسل تمہارے چہرے کی سیاہی دھورہا ہوں۔ یاد رکھو کہ اہل اللہ کا محاسبہ بہت سخت ہوتا ہے۔ ان کے دل میں گناہ کا خیال گزرنا ایسا ہی ہے جیسے وہ گناہ کے مرتکب ہوگئے ہیں۔"

اس واقعے سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جو پیری اور مریدی کے کاموں میں مصروف ہیں مگر اس رشتے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ حقیقی پیر وہ ہے کہ مشرق میں رہتے ہوئے بھی اپنے اس مرید پر نظر رکھے جو ہزاروں میل دور مغرب کے کسی گوشے میں آباد ہے۔ اگر یہ روحانی سلسلہ اس طرح قائم نہیں رہتا تو پھر "مرید اور پیر" کے اس رشتے کی کوئی حقیقت نہیں، ایک موقع پر علامہ اقبالؒ نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا۔

تم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن!

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے کہ عالموں کا سارا کام دو کلمات پر منحصر ہے۔ ایک ملت کی اصلاح اور دوسرے مخلوق کی خدمت۔

ایک بار آپ نے انسانی زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "جو انسان حق تعالیٰ سے بے خبر ہے، اس کی زندگی سانس کی موجودگی تک ہے، سانس ختم ہوئی اور زندگی بھی فنا ہوگئی، مگر جس شخص کی زندگی حق تعالیٰ پر ہے وہ حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے اور حقیقی زندگی یہی ہے۔"

ایک اور موقع پر نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ "جو آنکھ حق تعالیٰ کی صنعت کو عبرت سے نہ دیکھے اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے اور جو زبان حق تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کا قوت گویائی سے محروم ہونا ہی اچھا ہے اور وہ کان جو حق تعالیٰ کا کلام سننے کے منتظر نہ ہوں ان کا بہرا ہوجانا ہی مناسب ہے اور جو جسم اس کی خدمت نہ کرے اس کا مردہ ہونا ہی بہتر ہے۔"

ابھی آپ کا وعظ جاری تھا کہ ایک سید صاحب حاضر خدمت ہوئے ایران کے رہنے والے تھے اور ناصری کے نام سے مشہور تھے۔

سید صاحب حج بیت اللہ کے لئے جارہے تھے، گھر سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے نیت کی تھی کہ بغداد پہنچ کر سب سے پہلے حضرت شیخ جنیدؒ کے دیدار کی سعادت حاصل کروں گا، اپنی اسی نیت کی تکمیل کے لئے سید صاحب حضرت شیخ کی خانقاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

"کہاں کے رہنے والے ہو؟" سید صاحب کو دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

سید ناصریؒ نے عرض کیا۔ "گیلان کا رہنے والا ہوں مگر شیخ کے دیدار کی حسرت رکھتا ہوں۔"

"چلیں آپ کی یہ خواہش تو پوری ہوگئی۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "مگر یہ تو بتائیں کہ میرے محترم مہمان کا کس خاندان سے تعلق ہے؟"

سید ناصریؒ نے عرض کیا۔ "میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزندوں کی اولاد سے ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "سید صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا محترم بیک وقت دو تلواریں چلایا کرتے تھے؟"

سید ناصری نے حیرت سے حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف دیکھا۔ سید صاحب آپ کی بات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مہمان کو حیران پاکر فرمایا۔ "امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک تلوار گردن کفار پر چلاتے تھے اور دوسری اپنے نفس پر، سید صاحب! آپ کونسی تلوار چلاتے ہیں؟"

سید ناصری اس کلام کے متحمل نہ ہوسکے اور فرش پر گرکر تڑپنے لگے۔ "شیخ! میں خدا کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا؟ پہلے مجھے اس قابل تو بنادیجئے کہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوسکوں۔" سید ناصریؒ زار وقطار رورہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔ "شیخ! اللہ کی طرف میری رہنمائی فرمایئے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "تمہارا سینہ حق تعالیٰ کا خاص حرم ہے، جہاں تک ہوسکے اس میں کسی نامحرم کو جگہ نہ دو۔"

جیسے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، سید ناصریؒ نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہوگئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ کی عجیب شان تھی، تقریر کی اثر انگیزی کا یہ عالم تھا کہ حاضرین کی اکثریت مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتی تھی، بعض سامعین پر اس قدر وجد طاری ہوتا کہ اپنی جانوں سے گزر جاتے تھے اور جو ہوش میں رہتے تھے، ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے آبشار جاری ہوجاتے تھے۔

☆☆☆

"ہم اس علم کو تہہ خانوں اور گھروں میں چھپ کر بیان کرتے تھے مگر شبلیؒ نے اسے برسر منبر بیان کیا۔"

آپ شیخ ابوبکر شبلی کو اس بے احتیاطی سے منع فرماتے۔ "حق تعالیٰ کے رازوں کو ان لوگوں پر ظاہر نہ کرو جن کے دماغوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے گئے ہیں۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نہیں چاہتے تھے کہ نااہل لوگوں کی سماعتیں رموز باطنی سے آشنا ہوں، حضرت شیخ ابوبکر کسائیؒ اس دور کے مشہور بزرگ تھے جنہیں حضرت جنید بغدادیؒ کی رفاقت اور دوستی کا اعزاز حاصل تھا، حضرت شیخ ابوبکر کسائیؒ کی عارفانہ شان کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے۔

"اگر شیخ ابوبکر نہ ہوتے تو میں بھی بغداد میں نہ ہوتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ ابوبکر کو خط وکتابت کے ذریعے رموز باطنی سمجھایا کرتے تھے۔ روایت ہے کہ حضرت شیخ ابوبکرؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے ایک ہزار مسائل دریافت کئے تھے اور آپ نے ان عام مسائل کے تسلی بخش جوابات تحریر فرمائے تھے۔ حضرت شیخ ابوبکرؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی زندگی میں ہی انتقال فرمایا۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو اپنے شاگردوں کو بلاکر کہا۔

"شیخ جنیدؒ کی تمام تحریروں کو پانی سے دھوڈالو۔"

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ ابوبکر کسائیؒ کی تدفین میں شریک ہوئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک دوست دوسرے دوست کی جدائی کے صدمے سے نڈھال تھا، پھر آپ نے حضرت شیخ ابوبکرؒ کے شاگردوں اور خدمت گاروں سے تعزیت کی اور بڑے حسرت زدہ لہجے میں فرمایا۔

"کاش! شیخ ابوبکرؒ نے اپنی وفات سے پہلے میرے لکھے ہوئے مسائل کو بھلادیا ہوتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کی بات سن کر حضرت ابوبکر کسائیؒ کے شاگردوں نے عرض کیا۔ "شیخ نے انتقال سے قبل ان تمام تحریروں کو پانی سے دھلوا دیا تھا۔"

اس انکشاف کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کا رنگ نمایاں ہوگیا، پھر آپ نے انتہائی مسرت کے لہجے میں فرمایا۔ "مجھے شیخ سے یہی امید تھی۔"

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علم و معرفت کے سلسلے میں حضرت جنید بغدادیؒ کس قدر محتاط رویہ رکھتے تھے۔ آپ نہیں چاہتے تھے کہ وہ تحریریں کسی کم علم کی نظر سے گزریں اور وہ اندیشوں کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

☆☆☆

ایک بار کسی شخص نے آپ سے پوچھا۔ "عارف کی تعریف کیا ہے؟"

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "عارف وہ ہے جو تیرا راز بتادے اور خاموش بیٹھا رہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "پانی اسی رنگ میں نظر آتا ہے جو اس کے برتن کا رنگ ہوتا ہے۔" آپ کے اس قول مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جیسا زمانہ اور وقت ہوتا ہے ویسی ہی عارف کی شان ہوتی ہے۔

مشہور بزرگ حضرت ذوالنون مصریؒ نے عارف کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "ابھی یہاں تھا ابھی چلا گیا۔"

جب حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے حضرت ذوالنون مصریؒ کے یہ الفاظ دہرائے گئے تو آپ نے فرمایا۔ "عارف کو کوئی حالت کسی حالت سے روک نہیں سکتی اور نہ کوئی مکان اسے دوسرے مقام پر جانے سے باز رکھ سکتا ہے لہٰذا وہ سب مکانوں کے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو نسبت اسے اس مکان سے ہے، جس میں وہ موجود ہے۔"

کسی شخص نے بر سر مجلس پوچھا۔ شیخ! یہ تو بتائیے کہ خالص توحید کیا ہے؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "توحید یہ ہے کہ بندے کی آخری حالت، ابتدائی حالت کی طرف رجوع کرے اور وہ ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ عالم وجود میں آنے سے پہلے تھا۔"

ایک اور موقع پر کسی شخص نے پوچھا۔ "توحید کیا ہے؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "یقین ہی کا نام توحید ہے۔"

اس شخص نے دوسرا سوال کیا۔ "اور یقین کسے کہتے ہیں؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "تیرا یہ سمجھنا کہ خلقت کے تمام حرکات و سکنات خدائے وحدہٗ لاشریک کے حکم سے ہیں، جب تجھے یہ عرفان حاصل ہو جائے تو سمجھ لے کہ تو موحد ہوگیا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "بیس سال ہوئے کہ علم توحید کی بساط تہہ کر کے رکھ دی گئی۔ اب تو لوگ صرف اس کے گرد و پیش اور آس پاس کی باتوں پر بحث کیا کرتے ہیں۔"

☆☆☆

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اگر ایک سچا شخص ایک لاکھ برس تک حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھے اور پھر ایک لمحے کے لئے دوسری طرف متوجہ ہو جائے تو جو گھڑی اس نے کھو دی وہ اس زمانہ پر غالب رہے گی، جس میں اسے توجہ حاصل تھی۔"

ایک بار اہل شام نے آپ سے علم غیب کے بارے میں سوال کیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اللہ غیب کی چیزوں کے علم میں بے مثال ہے یعنی اس کے سوا کسی کو علم غیب نہیں لہٰذا جو کچھ ہوا اور جو ہوگا اس کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، مزید یہ کہ جو چیز نہیں ہونے والی ہے اور اگر ہوتی تو کیسی ہوتی، ان باتوں کا علم بھی اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔"

ایک بار آپ کے شاگرد خاص شیخ ابوبکر شبلیؒ نے بر سر مجلس بلند آواز میں کہا۔ "اللہ جل جلالہٗ۔"

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اگر اللہ غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے۔ اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے سامنے اس کا نام لینا بے ادبی ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس قول مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جب ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے تو پھر اس کا ذکر بھی اتنی رازداری کے ساتھ کیا جائے کہ اللہ اور بندے کے سوا کسی تیسرے کو اس بات کی خبر نہ ہو۔ واضح رہے کہ ذکر الٰہی کے معاملے میں حضرت جنید بغدادیؒ جذب و جوش کے قائل نہیں تھے۔ آپ معرفت کے راستے میں ایک انتہائی محتاط اور ہوشمند انسان تھے اور آپ نے اپنی پوری زندگی اسی محتاط روی اور ہوش مندی کے ساتھ بسر کی۔

حضرت جنید بغدادیؒ بھی دوسرے صوفیاء کی طرح سماع سنا کرتے تھے مگر آپ کی مجلس سماع موجودہ سماع کی محفلوں سے بہت مختلف تھی، آپ کی مجلس میں مزامیر (سازوں) کا گزر نہیں تھا، آپ صرف اعلیٰ درجے کا عارفانہ کلام سنا کرتے تھے۔

سماع کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے۔ "تین مواقع ایسے ہوتے ہیں جب فقیروں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

ایک سماع کے وقت جب فقیر آواز حق کے سوا کچھ نہیں سنتا۔"

"دوسرے کھانا کھاتے وقت، اس لئے کہ فقیر اسی وقت کھانا کھاتے ہیں جب وہ فاقہ کشی کی حالت سے گزر جاتے ہیں۔"

"تیسرے علم کا چشمہ فیض جاری کرتے وقت، اس لئے کہ فقیر اس وقت اولیاء اللہ کی صفات کے سوا کچھ اور بیان نہیں کرتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے مجلس سماع کے آداب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "سماع تین چیزوں کا محتاج ہے، زمان، مکان اور اخوان کا۔" یعنی زمانہ اور جگہ بھی مناسب ہو اور اہل صحبت بھی اچھے ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ سماع کے دوران جذب ومستی اور بے قراری کے مظاہرے کو پسند نہیں فرماتے تھے، آپ کے حلقے میں ایک صاحب دل نوجوان تھا، جب سماع اپنے عروج کو پہنچ جاتا تو وہ نوجوان مضطرب ہو کر چیخنے لگتا، ایک دن محفل سماع جاری تھی کہ وہ نوجوان مضطرب ہو کر چیخا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے انتہائی ناپسندیدہ نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھا، نوجوان اپنے ہوش میں نہیں تھا، اس لئے حضرت شیخ کے اشارے کو نہ دیکھ سکا۔ پڑھنے والے نے ایک اور کیف آور شعر پڑھا، جسے سن کر نوجوان کے اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا اور وہ شدت جذبات سے مجبور ہو کر دوبارہ چیخا۔

اب حضرت جنید بغدادیؒ خاموش نہ رہ سکے، آپ نے نہایت پرجلال لہجے میں نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "تم ہماری صحبت کے قابل نہیں ہو، اس لئے ہماری مجلس سے چلے جاؤ۔"

یہ حضرت بغدادیؒ کے الفاظ کا اثر تھا کہ نوجوان سنبھلنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ہم اپنی محفل میں بے صبر لوگوں کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے نوجوان کو دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

نوجوان نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی اس لغزش کی معافی مانگی اور مجلس کے احترام میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا، سماع دوبارہ شروع ہو گیا۔

نوجوان کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے بزرگ کی صحبت چھوڑ کر چلا جائے، نتیجتاً اس نے طے کر لیا کہ وہ سماع کے دوران خاموش رہے گا، چاہے اس کوشش میں اس کا دم ہی نکل جائے، پھر ایسا ہوا کہ سماع کے شروع ہوتے ہی نوجوان کی حالت غیر ہو جاتی مگر وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے حکم کے پیش نظر خاموش بیٹھا رہتا، پھر لحظہ بہ لحظہ اس کا اضطراب بڑھتا رہتا، یہاں تک کہ ضبط مسلسل کے سبب نوجوان کے پورے جسم سے پسینہ جاری ہو جاتا۔

پھر ایک دن نوجوان کا اضطراب حد سے بڑھ گیا، اس نے ایک جگر شگاف چیخ ماری اور مر گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے جانشین حضرت شیخ ابومحمد جریریؒ آپ کی ایک مجلس سماع کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ "ایک دن حضرت ابن مسروقؒ اور دوسرے بزرگ مجلس سماع میں موجود تھے اور قوال بڑے جوش کے عالم میں ایک دلکش نغمہ گا رہے تھے، حضرت ابن مسروقؒ جوش اضطراب میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے مگر جنید بغدادیؒ اپنی نشست پر اس طرح بیٹھے رہے کہ آپ کے جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہیں ہوتی تھی۔

پھر جب مجلس ختم ہو گئی تو شیخ ابومحمد جریریؒ نے عرض کیا۔ حضرت! آپ پر سماع کا کچھ اثر ہوا؟"

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "ابومحمد! تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو؟ کیا وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھرتے ہیں؟"

بے شک! حضرت جنید بغدادیؒ استقامت میں ایک پہاڑ کے مانند تھے، انتہائی وجد کے عالم میں بھی نہایت پرسکون رہتے نہ خود بے قرار ہو کر کھڑے ہوتے اور نہ اپنے کسی شاگرد کے لئے اس عمل کو جائز سمجھتے۔

(باقی آئندہ)

"یاحمید" کے فوائد: جس کی گندی باتوں کی عادت نہ جاتی ہو وہ ۹۰ بار "یاحمید" پڑھ کر کسی خالی پیالے یا گلاس میں دم کر کے حسب ضرورت پانی پیا کرے۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: فیروز آباد

نام: بشارت علی خاں

نام والدین: سعادت علی بیگ، نجمہ خانم

تاریخ پیدائش: ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۹ء

قابلیت: گریجویٹ

آپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے چار حروف نقطے والے ہیں اور چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، ۳ حروف خاکی اور ۲ حروف آتشی ہیں، بہ اعتبار تعداد اور بے اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵، مرکب عدد ۱۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۰۱۳ ہیں۔

۵ کا عدد خود اعتباری سے جڑا ہوا عدد ہے جس شخص کا عدد ۵ ہوتا ہے اس کی طبیعت میں استحکام اور ایک طرح کا ٹھہراؤ ہوتا ہے، اس عدد کی ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے سوا کسی کو لائق اعتبار نہیں مانتا۔ ۵ عدد والے لوگ بے تکلف ہوجانے والا مزاج رکھتے ہیں، یہ لوگ عموی طور پر دوسروں کے مرتبہ کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ملاقات کرتے ہیں، کسی کا رعب اور دبدبہ ان پر اثر انداز نہیں ہوتا، ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے لیکن ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے، یہ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کرکے پھر نئے دوست بنالیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظرانداز کردیتے ہیں، ان کی اس فطرت کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، یہ خود کو بھی نمایاں کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ اپنے خیالات کو بار بار خواتین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار ہوتا ہے اور یہ انتشار ان کو سنجیدگی سے وابستہ رکھتا ہے۔

۵ عدد کے حضرات سنجیدہ ہوتے ہیں اور قابل بھروسہ ہوتے ہیں یہ لوگ کاروبار کے معاملے میں ہوشیار اور چاق و چوبند ہوتے ہیں، انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش و عشرت اور پیار و محبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں، پانچ کا عدد ایک اور ۹ کے درمیان کا عدد ہے، اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا انسان کسی بھی وقت دوسرے محبوب کی طرف متوجہ ہوسکتا ہے، اگر ان کی بطور خاص حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ لوگ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ لوگ مسلسل جدوجہد کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت اور ہر معاملہ میں صرف نفع کی سوچتا رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قابل ہوتے ہیں کہ جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، کاروبار کے معاملے میں یہ بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں، لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی، یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل لیتے ہیں، بعض اوقات تو یہ چند قدم چلتے ہی معمولی نقصان کی وجہ سے اپنا راستہ تبدیل کردیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ استقلال اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں تو اسی راستہ میں آگے چل کر بھرپور کامیابی مل سکتی ہے، کیوں کہ ان میں کاروباری سوجھ بوجھ ہوتی ہے اور الجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے کے اہل بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی فطرت یہ ہوتی ہے کہ یہ چھوٹے سے نقصان پر بھی جلا اٹھتے ہیں

اور فوراً اپنی راہ بدل دیتے ہیں، ان کی زیادہ تر جدو جہد اپنی محنت کا صلہ وصول کرنے پر لگی رہتی ہے، یہ نفع وصول کرنے میں بھی صبر وضبط کے قائل نہیں ہوتے۔ ۵ عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ رجعت پسند ہوتے ہیں، ان کے مزاج میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں، کبھی تو یہ اس قدر خدا پرست بن جاتے ہیں کہ ان پر زاہد وعابد کا گمان ہونے لگتا ہے اور کبھی یہ عبادتوں اور یاد خدا سے اتنے دور ہوجاتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ خدا کے وجود ہی کا انکار کر بیٹھیں گے، ان کے دل ودماغ میں ایک طرح کی ہلچل رہتی ہے، جو انہیں پرسکون نہیں ہونے دیتی۔

۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے مزاج کے انتشار اور اضطراب کی وجہ سے اکثر وبیشتر ان سے نالاں رہتی ہیں اور خود کو غیر محفوظ سمجھتی ہیں۔ اگر ۵ عدد کے لوگوں کی شادی دور اندیش اور ذکی الفطرت عورتوں سے نہ ہو تو تعلقات ٹوٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ ۵ عدد کے لوگوں کے ساتھ وہی خواتین نباہ کرسکتی ہیں کہ جنہیں اللہ نے عقل سلیم اور قوت صبر وضبط کی دولت عطا کی ہو۔ ۵ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں ان کے نزدیک انسان کا خدا پرست ہونا اور دل میں نرمی اور ہمدردی رکھنا کمزوری کی دلیل ہے۔ ۵ عدد کے لوگ اپنے اور کسی کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے ان پر رازداری کے سلسلے میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد کسی سے ناراض ہوجاتے ہیں لیکن دیر تک کسی سے ناراض نہیں رہتے، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۵ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا لیکن کھانوں میں کمی نکالنا آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کی بیوی کے لئے ایک مسئلہ بنی ہوئی ہوگی، آپ کو سیر وتفریح کا بہت شوق ہوگا، نقل وحرکت آپ کا مشغلہ ہے، آپ کی زندگی کا بڑا حصہ سفر میں گزرے گا، آپ بات چیت کے ڈھنگ سے واقف ہوں گے آپ کو اپنی گفتگو سے دوسروں کو متاثر کرنے کی مہارت حاصل ہوگی، لیکن آپ گفتگو اور بولنے کے معاملے میں محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی صاف گوئی یا چرب زبانی اکثر آپ کے لئے مشکلات کھڑی کردیتی ہوگی، لیکن آپ اس روش سے باز نہیں آتے اور آپ اپنی سچائی یا پھر غیر ضروری باتوں کی وجہ سے اپنے دوستوں کو بھی اپنا دشمن بنالیتے ہیں، آپ گفتگو میں احتیاط برت کر خواہ مخواہ کے اختلافات سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۴ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی، آپ کا لکی عدد ۵ ہے، اس عدد کی شخصیتیں اور اشیاء آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاص فائدہ ہوگا، نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے اور نہ ہی ان عددوں کی چیزیں آپ کے لئے سکون بخش رہیں گی۔ اگر آپ ۲ عدد اور ۴ عدد کی چیزوں اور شخصیتوں سے دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، کوئی مکان، کوئی دوکان، کوئی گاڑی ایسی نہ خریدیں کہ جن کا مفرد عدد ۲ یا ۴ بنتا ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ کاروبار اور دوستی سے وابستہ مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں کامیابی رہے گی اگر آپ مختلف خرید وفروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں تو کسی بھی زمین کو اور کسی بھی فروخت کرنے والی چیز پانچ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے، آپ کا مرکب عدد اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ آپ ہمیشہ آگ، ہوا اور پانی سے چوکنا رہیں کیوں کہ آگ ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت کوئی بڑی مصیبت کھڑی کرسکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے اور یہ آپ کا دشمن عدد ہے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے اور یہ بھی آپ کا دشمن عدد ہے، ان دونوں عددوں کی وجہ سے بار بار آپ کی زندگی میں بڑے انقلاب آئیں گے اور آپ کی راہوں میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی ہوں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴، ۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا

اندیشہ رہے گا، آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے اس کے علاوہ اتوار اور منگل بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں آپ ان دنوں میں اپنے خاص کاموں کو انجام دے سکتے ہیں، لیکن اگر یہ دن آپ کی غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہے ہوں تو پھر بہتر ہوگا کہ آپ انہیں نظرانداز کردیں، پکھراج آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو اگر آپ ساڑھے ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں، ان اوقات میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہوجائے تو اس کے علاج میں غفلت سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراض سحر، پٹھوں کی تکالیف، جوڑوں کی تکالیف، درد پیٹ اور امراض معمولی کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۳۰۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد شامل کردیے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۶۹ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۱	۹۴	۹۸	۸۴
۹۷	۸۵	۹۰	۹۵
۸۶	۱۰۰	۹۲	۸۹
۹۳	۸۸	۸۷	۹۹

آپ کا مبارک حرف ف ہے، اس حرف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو فائدہ پہنچائیں گی، اس حرف سے شروع ہونے والے مقامات بھی آپ کے لئے خوشگوار ثابت ہوں گے، نیلا، زرد اور سرخ رنگ بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کی چیزیں اور کپڑے آپ کو انشاء اللہ راحت پہنچائیں گے۔

بے شک آپ محنت کے عادی ہیں، دماغی اعتبار سے آپ چست و چالاک ہیں، آپ منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے آپ کو کئی بار نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن عجلت اور جلد بازی سے تائب نہیں ہوتے، آپ بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور اکثر حالت اشتعال میں غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کا ہرجائی پن موجود ہے، آپ شکی مزاج بھی ہیں، اگر آپ ان بری باتوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دوراندیشی، موقع شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، نکتہ چینی، عدم استقلال، نخوت و غرور، بے وفائی وغیرہ۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں، جن کی طرف ہم نے اس خاکے میں اشارہ کیا ہے۔

اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد شروع کردی اور اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی سعی بھی شروع کردی تو اس خاکے کا حق ادا ہوگا اور آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲		۸
۱۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۴ بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے یعنی آپ اپنے مافی الضمیر کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور مدلل گفتگو کرنے میں دوسروں سے ممتاز ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کی ضد اور انانیت بھی ہے جو آپ کو اکثر مشتعل کردیتی ہے اور حالت اشتعال میں آپ غلط سلط باتیں بھی کرگزرتے ہیں، اللہ نے آپ کو بات چیت کرنے کی عظیم دولت سے سرفراز کیا ہے لیکن اپنی عزت و عظمت کو باقی رکھنے میں اعتدال پر قائم رہنا بہت ضروری ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے آپ کی

قوت ادارک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن بروقت آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے مکمل کر پیش نہیں کر پاتے جب کہ ہونا یہ چاہئے کہ آپ اپنے تمام منصوبوں کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور ان پر اپنی خداداد صلاحیتوں کو واضح کریں آپ کو اپنی ہنرمندیوں کا مظاہرہ کرتے وقت کسی بھی طرح کی کوئی جھجک اور ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی اور عملی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں، علمی اور عملی کاموں میں کبھی کبھی یہ سستی اور لاپرواہی آپ کو اہم مسائل سے غافل کردیتی ہے۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی آپ ان کمزوریوں کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں بہت سستی دکھاتے ہیں اور یہ خامی آپ کو اُن خوشیوں اور خوش حالیوں سے محروم کردیتی ہے کہ از راہ تقدیر جس کے آپ حق دار ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، مختلف امور میں آپ افراط و تفریط کا شکار ہوجاتے ہیں اور اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوکر آپ اپنی شخصیت کو گھائل کردیتے ہیں اور کئی بار آپ کو شرمندگی بھی اٹھانی پڑتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اکثر آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہوسکتا ہے، آپ کسی بھی وقت کسی ایسے وہم کا شکار ہوسکتے ہیں جو آپ کی جرأتوں کو زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے، کسی بھی طرح کے چھوٹے بڑے وہم سے دور رہنا آپ کے لئے ضروری ہے تاکہ آپ کی جرأت اور پامردی میں کوئی خلل نہ پڑے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ حد سے زیادہ نفاست پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی اور ہر وقت کا اضطراب اور بیقراری ایک کرھن میں مبتلا رکھتی ہے، آپ پرسکون حالات میں بھی سکون سے محروم رہتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ کا عدد ۲ بار آیا ہے، جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قدرتی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے اور آپ کے اندر فطری خوبیاں بے شمار ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبۂ خیرسگالی بھی، آپ محبت کے معاملے میں بہت جذباتی ہیں اور وفاداری آپ کی ذات کا ایک قدرتی حصہ ہے، آپ کے اندر کچھ خوبیاں ایسی بھی ہیں جو آپ کو ہمیشہ اپنے ہم عصروں سے ممتاز رکھیں گی اور آپ ہمیشہ محفل احباب میں سرخرو رہیں گے۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار تو آپ کی خوشیاں، کامیابیاں اور راحتیں ادھوری رہ جائیں گی، کئی بار جدوجہد کے باوجود بھی آپ کا پایۂ تکمیل تک پہنچ جانا ممکن نہیں ہوگا، درمیان کی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضرورتوں اور اپنی خواہشوں کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہچکچاہٹ اور تردد محسوس کرتے ہیں اور آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں رکھنے کا رجحان بھی موجود ہے اگرچہ آپ اپنی خودداری اور غیرت مندی کی بنا پر کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے مدد اور تعاون کی توقعات ضرور رکھتے ہیں لیکن یہ بات آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کیوں کہ آپ اپنی فطری صلاحیتوں کی وجہ سے ذاتی طور پر بہت کچھ کرسکتے ہیں، آپ کی ذات ہرگز ہرگز دوسروں کی محتاج نہیں ہے۔

آپ کی تصویر یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اکثر محرومیوں کا شکار رہے ہیں، آپ کی آنکھیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ زمانہ نے آپ کے ساتھ ناانصافی سے کام لیا ہے اور آپ کو کئی بار ایسا دردعطا کیا ہے، جس کی کسک آپ کو ہمیشہ تلملائے رکھتی ہے اور خوشیوں کی موجودگی میں بھی آپ سنجیدہ ہی بنے رہتے ہیں۔

آپ کے دستخط خود بول کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو اور اپنی صلاحیتوں کو چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں، آپ کے اندر ایک پر اسرار رکھنے کی خواہش ہے، لیکن پھر بھی آپ واضح ہوجاتے ہیں اور آپ کی قدرتی صلاحیتیں لوگوں کی نظروں میں آکر آپ کو دوسروں سے ممتاز بنادیتی ہیں۔ آپ کے اس خاکے کو مرتب کرنے میں ہم نے کافی محنت کی ہے، اگر آپ اس کو بغور پڑھ کر اپنی خامیوں سے نجات پالیں اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں تو ہماری محنت رنگ لائے گی اور آپ کی شخصیت مزید نکھر جائے گی۔ ☆☆

جنات کی دنیا

انسان اور جنات میں شادی بیاہ کے واقعات

واری اپنی کتاب ''اتباع السنن والآثار'' میں قبیلہ بجیل کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ''ایک جن ہماری کسی لڑکی پر عاشق ہوگیا اور ہمارے پاس اس کی شادی کا پیغام بھیجا، اس نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میں اسے حرام طریقہ پر استعمال کروں۔ چنانچہ ہم نے لڑکی کو اس سے بیاہ دیا۔ اس کے بعد وہ روبرو ہم سے گفتگو کرنے لگا۔ ہم نے کہا: تم لوگ کیا چیز ہو؟ اس نے کہا: تم جیسی مخلوق ہیں، تمہاری طرح ہم میں بھی قبیلے ہیں۔ ہم نے کہا: کیا تم میں بھی یہ مذہبی اختلافات ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! ہم میں ہر طرح کے لوگ ہیں، قدریہ بھی، شیعہ بھی اور مرجیہ بھی۔ ہم نے کہا: تمہارا کس جماعت سے تعلق ہے؟ اس نے کہا: مرجیہ سے۔ احمد بن سلیمان النجاد اپنی کتاب ''الامالی'' میں اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک جن نے ہماری کسی لڑکی سے شادی کا پیغام دیا۔ میں نے اس سے کہا: تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے؟ اس نے کہا چاول۔ میں نے اس کو چاول دیا، میں دیکھ رہا تھا کہ لقمہ اوپر اٹھتا ہے مگر کوئی نظر نہیں آتا۔ میں نے کہا: کیا تم لوگوں میں بھی ہماری جماعتیں ہیں؟ اس نے کہا ہاں! جو سب سے برے ہیں۔

ابو یوسف السروجی سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ایک آدمی کے پاس آئی اور اس سے کہا: ہم لوگوں نے تمہارے قریب پڑاؤ ڈالا ہے۔ تم مجھ سے شادی کرلو۔ راوی کہتے ہیں کہ آدمی نے اس سے شادی کرلی۔ پھر وہ اس کے پاس آئی اور کہنے لگی، اب ہم جارہے ہیں، تم مجھے طلاق دیدو، وہ روزانہ رات کو اس کے پاس عورت کے روپ میں آتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی مدینہ کے کسی راستے سے گزر رہا تھا۔ اچانک اس نے دیکھا کہ یہ عورت وہ غلہ اٹھا کر کھارہی ہے جو غلہ والوں کی بوریوں میں سے گر گیا تھا۔ آدمی نے اس سے کہا: یہ تمہیں پسند ہے؟ عورت نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور آدمی کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا: تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: اس آنکھ سے عورت نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور آدمی کی آنکھ بہہ پڑی۔

قاضی جلال الدین احمد بن قاضی حسام الدین رازی (اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے) کہتے ہیں کہ مشرق سے اپنے گھر والوں کو لانے کے لئے میرے والد نے سفر کیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہم لوگوں کو بارش کی وجہ سے ایک غار میں سونا پڑا۔ میرے ساتھ پوری ایک جماعت تھی، ابھی میں سویا ہی تھا کہ کسی کے اٹھانے کی آواز آئی، میں بیدار ہوا تو وہاں ایک عورت تھی، جس کے ایک آنکھ تھی اور وہ لمبائی میں پھٹی ہوئی تھی۔ میں سہم گیا، عورت نے کہا: گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اس لئے آئی ہوں کہ تم میری ایک چاند جیسی لڑکی سے شادی کرلو۔ میں سہما ہوا تھا ہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اختیار پر ہے۔ پھر میں نے کچھ لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا وہ لوگ پہلی عورت کی طرح تھے، ان کی آنکھیں لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں۔ ان میں کچھ قاضی اور کچھ گواہ تھے۔ قاضی نے خطبۂ نکاح پڑھ کر نکاح کردیا اور میں نے قبول کرلیا۔ وہ لوگ چلے گئے۔ پھر وہ عورت اپنے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی لے کر آئی مگر اس کی بھی آنکھ اس کی اپنی ماں کی طرح تھی اور اس کو میرے پاس چھوڑ کر چلی گئی۔ میرا خوف بڑھ گیا، میں نے اپنے ساتھیوں کو بیدار کرنے کے لئے پتھر پھینکنے شروع کردیئے لیکن کوئی بھی اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ آخر کار میں اللہ سے دعا گریہ زاری کرنے لگا۔ پھر کوچ کرنے کا وقت ہوا اور ہم روانہ ہوگئے لیکن وہ لڑکی برابر میرے ساتھ لگی رہی۔ اسی طرح تین دن گزر گئے، چوتھے دن وہ عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی تمہیں یہ لڑکی پسند نہیں، شاید تم اسے چھوڑنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں بخدا ایسی بات ہے، اس نے کہا اسے طلاق دیدو۔ میں نے اسے طلاق دیدی اور وہ چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے ان دونوں کو نہیں دیکھا۔

کیا شیاطین مرتے ہیں؟

اس میں شک نہیں کہ جنات جن میں شیاطین بھی شامل ہیں مرتے ہیں، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہیں: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ. (الرحمٰن:۲۶-۲۸)

ترجمہ: ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے "میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس کو فنا نہیں، جنات اور انسان سب فنا ہونے والے ہیں۔"

البتہ ان کی عمر کی مقدار کے بارے میں ہم صرف وہی جانتے ہیں جو اللہ نے ہمیں ابلیس لعین کے متعلق بتایا کہ وہ تا قیام قیامت زندہ رہے گا: قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ. قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ. (اعراف:۱۴-۱۵)

ترجمہ: شیطان نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے فرمایا (اللہ نے) تجھے مہلت دی۔"

ابلیس کے علاوہ ہمیں کسی کی عمر کی مقدار معلوم نہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ ان کی عمریں انسانوں سے کہیں زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔

یہ بات کہ وہ مرتے ہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے عزیٰ (ایک درخت جسے اہل عرب پوجتے تھے) کے شیطان کو قتل کر دیا تھا، نیز ایک صحابی نے اس جن کو مار ڈالا تھا جو سانپ کی شکل میں آیا تھا۔

جنات کے مکانات اور ملنے کے اوقات

جنات اسی زمین پر بستے ہیں جس پر ہم لوگ رہ رہے ہیں، زیادہ تر ویرانوں، چٹیل میدانوں اور گندی جگہوں مثلاً غسل خانہ، پاخانہ، کوڑا خانہ اور قبرستان میں ہوتے ہیں، اسی لئے بقول علامہ ابن تیمیہ "جن لوگوں کو جنات لگ جاتے ہیں وہ زیادہ تر شیطان کے انہیں اڈوں میں پناہ لیتے ہیں۔ حدیث میں غسل خانہ کے اندر نماز پڑھنے کی ممانعت اسی لئے ہے کیوں کہ اس میں گندگی ہوتی ہے اور وہ شیطان کا اڈا ہے۔

قبرستان میں بھی ممانعت ہے اس لئے کہ وہ شرک کا ذریعہ ہے بلکہ اس میں بھی شیطان بھی پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ شیاطین ایسی جگہوں میں بھی زیادہ ہوتے ہیں جہاں وہ فتنہ وفساد کر سکتے ہوں، مثلاً بازار وغیرہ، اسی لئے نبی ﷺ نے ایک صحابی کو یہ کہہ کر وصیت کی:

"جہاں تک ممکن ہو سب سے پہلے بازار میں نہ داخل ہو، نہ سب سے اخیر میں وہاں سے نکلو، اس لئے کہ بازار شیطان کا میدان جنگ ہے، وہ وہاں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔"

اس کو مسلمؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

بلال بن حارثؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہے کہ: ایک سفر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ ڈالا، آپ قضاءِ حاجت کے لئے نکلے، آپ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے لئے دور جایا کرتے تھے۔ میں نے آپ کو ایک لوٹا پانی دیا اور آپ نکل گئے۔ آپ کے پاس میں نے لڑنے جھگڑنے اور شور وشغب کی ایسی آوازیں سنیں، اس طرح کبھی نہیں سنی تھیں۔ نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: مسلمان جنات اور مشرک جنات آپس میں لڑ رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کے رہنے کے لئے جگہ متعین کروں۔ چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے بلند زمین اور مشرکوں کے لئے پست زمین متعین کردی۔

عبداللہ بن کثیر راوی کہتے ہیں کہ میں نے کثیر سے پوچھا کہ پست اور بلند زمین سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: بلند زمین سے دیہات اور پہاڑ مراد ہیں اور پست زمین سے وہ حصہ جو پہاڑوں اور سمندروں کے درمیان ہوتا ہے۔ کثیر نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ جس شخص کا واسطہ بلند زمین سے پڑا وہ محفوظ رہا اور جس کا پست زمین سے وہ محفوظ نہیں رہ سکا۔

زمخشری نے "ربیع الابرار" میں کہا: دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک بڑی جماعت کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں اور وہاں خیمے اور بہت سے لوگ موجود ہوتے ہیں لیکن وہ فوراً ہی غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ دیہاتوں کا خیال ہے کہ یہ جنات ہیں اور یہ ان کے خیمے ہوتے ہیں۔

امام مالکؒ نے موطا میں روایت کیا کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت

عمرؓ نے عراق جانا چاہا تو کعب احبار نے ان سے کہا: امیر المؤمنین وہاں نہ جایئے کیوں کہ وہاں دس میں سے نو حصے جادو اور شر پایا جاتا ہے اور وہاں شرپسند جنات اور لاعلاج بیماری ہے۔

ابو بکر بن عبید نے اپنی کتاب ''مکائد الشیطان'' میں یزید بن جابر سے روایت کیا کہ ہر مسلمان کے گھر کی چھت پر کچھ مسلمان جنات ہوتے ہیں جب ان کے لئے صبح کا کھانا رکھا جاتا ہے تو اتر کر گھر والوں کے ساتھ کھاتے ہیں، ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گھر والوں کی مصیبت دور کرتا ہے۔

شیاطین ان ہی گھروں میں رات گزارتے ہیں جن میں لوگ رہا کرتے ہیں۔ انہیں بھگانے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت خصوصاً سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرنا چاہئے۔ نبی ﷺ نے بتایا کہ جب اندھیرا ہوتا ہے تو سارے شیاطین پھیل جاتے ہیں، اسی لئے آپ نے ایسے وقت میں بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اذان دینے سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں، ان میں اذان کی آواز سننے کی طاقت نہیں ہوتی، رمضان میں تمام شیاطین پابہ زنجیر کردئے جاتے ہیں۔

شیاطین کی بیٹھک

شیاطین دھوپ اور سائے میں بیٹھنا پسند کرتے ہیں، اسی لئے نبی ﷺ نے دھوپ اور سائے میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے جو سنن وغیرہ میں مروی ہے۔

جنات کے چوپائے

صحیح مسلم میں ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے کہ جنات نے نبی ﷺ سے زادراہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہوگا تمہارے ہاتھ میں گوشت ہوجائے گی اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔

چنانچہ اس حدیث میں آپ نے بتایا کہ جنات جانور بھی رکھتے ہیں اور ان کے جانوروں کا چارہ انسانوں کے جانوروں کا پاخانہ ہے۔

وہ جانور جس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

اس طرح کا جانور اونٹ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ کو شیطان سے پیدا کیا گیا ہے، ہر اونٹ کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔''

اسی کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں مرسل حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۵۲/۲)

اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اونٹ کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد اور سنن ابوداؤد میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ اونٹ شیاطین میں سے ہے۔ بکریوں کے باڑے میں پڑھو، اس لئے کہ وہ برکت ہے۔''

ابن ماجہ میں صحیح سند سے مروی ہے ''اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ اونٹ شیاطین سے پیدا کئے گئے ہیں۔''

مذکورہ بالا احادیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو اونٹ کے باڑے میں نماز کی ممانعت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہوتا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور پاخانہ نجس نہیں ہوتا۔

شیطان کی بدصورتی

شیطان کی شکل نہایت خراب اور بھونڈی ہے۔ ذہنوں میں بھی یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کی بدصورتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی تہہ میں اگنے والے درخت کو شیطانوں کے سر سے تشبیہ دی۔ چنانچہ فرمایا: إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ. طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. (الصافات: ۶۴، ۶۵)

ترجمہ: وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے، اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔''

قرونِ وسطیٰ میں عیسائی شیطان کی تصویر ایک کالے کلوٹے آدمی کی شکل پر بناتے تھے، جس کے گھنی داڑھی ہوتی، بھنویں اوپر کو اٹھی ہوتی، منہ سے آگ کے شعلے نکلتے اور اس کے سینگ، کھر اور دُم بھی ہوتی۔ (جدید انسائیکلوپیڈیا، ۴۵۷)

شیطان کے دو سینگ

صحیح مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ سورج

شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں ابن عمرؓ ہی سے مروی ہے کہ: ''جب سورج کی کرنیں ابھرنے لگیں تو نماز چھوڑ دو، یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے اور سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے بیچ میں طلوع ہوتا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ کچھ مشرک جماعتیں سورج کی عبادت کرتی اور اس کے طلوع وغروب کے وقت اس کو سجدہ کرتی تھیں۔ اس وقت سورج جس طرف ہوتا شیطان اس کے سامنے کھڑا ہوجاتا تاکہ ان لوگوں کی عبادت شیطان کے لئے ہوجائے۔

ان دونوں وقتوں میں ہمیں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز جائز ہے بشرطیکہ وہ کسی سبب سے پڑھی جارہی ہو جیسے تحیۃ المسجد، بغیر کسی سبب کے جائز نہیں جیسے مطلق نفل نماز پڑھنا کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَا تَتَحَیَّنُوا یعنی ارادہ بھی مت کرو۔ جس حدیث میں شیطان کا سینگ کا ذکر ہے وہ بخاری میں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کرکے یہ کہتے ہوئے سنا: سنو! فتنہ یہاں ہے، فتنہ یہاں ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔ نبی ﷺ کے اس قول ''جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے'' سے مراد مشرق کی سمت ہے۔

جنات کی طاقت

اللہ تعالیٰ جنوں کو ایسی صلاحیتیں اور طاقتیں بخشی ہیں جو انسانوں کو بھی نہیں بخشیں۔ اللہ نے ان کی بعض طاقتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جن میں سے ایک طاقت یہ ہے کہ وہ منٹوں سیکنڈوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

چنانچہ جنات میں سے ایک عفریت نے اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا کہ وہ ملک میں ملکہ کا تخت بیت المقدس صرف اتنی دیر میں لاسکتا ہے کہ ایک بیٹھا ہوا انسان کھڑا ہوجائے، وہیں ایک جن جس کے پاس کتاب کا ایک علم تھا بول پڑا ''میں آپ کے پاس پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔''

قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ وَاِنِّیْ عَلَیْہِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ. قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ قَالَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ. (النمل:۳۹-۴۰)

ترجمہ: جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا: میں اسے حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں، میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں، جس شخص کے پاس کتاب کا ایک علم تھا وہ بولا ''میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔'' جوں ہی کہ سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا، وہ پکار اٹھا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

فضائی میدان میں جنوں کی انسانوں سے سبقت

جنات زمانہ قدیم سے آسمانوں میں چڑھ کر وہاں کی خبروں کو چرایا کرتے تھے تاکہ کوئی بھی واقعہ رونما ہونے سے پہلے ان کے علم میں آجائے۔ جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو آسمان میں پہرہ داری سخت کردی گئی۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰھَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُھُبًا. وَّاَنَّا کُنَّا نَقْعُدُ مِنْھَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَہٗ شِھَابًا رَّصَدًا. (سورہ جن:۸-۹)

ترجمہ: ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں سے پٹا پڑا ہے اور شہابوں کی بارش ہورہی ہے، پہلے ہم سن گن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پالیتے تھے مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔

نبی ﷺ نے جنوں کے چوری چھپے سننے کی کیفیت بیان فرمائی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ صادر کرتا ہے تو تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع داری میں اپنے پر اس طرح بچھا دیتے ہیں جیسے چکنے پتھر پر زنجیر، ان کو گھبراہٹ لاحق ہوجاتی ہے، جب ان کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں ''تمہارے رب نے کیا کہا؟'' وہ کہتے ہیں ''اس نے جو کہا حق کہا وہ بلند و برتر ہے۔ اس بات کو سن گن لینے والے جنات سن لیتے ہیں، پھر ان سے نیچے والے جنات، اسی طرح دوسرے نیچے والے۔

سفیان نے اپنے ہاتھ سے اس کو واضح کر کے دکھلایا۔ اس طرح کہ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے ایک کو دوسرے پر کھڑا کیا، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سننے والا جن اپنے دوسرے ساتھیوں کو سنی ہوئی بات نہیں پہنچا پاتا کہ ٹوٹا ہوا ستارہ اس کو پکڑ کر جلا دیتا ہے اور کبھی اس کو نہیں پکڑ پاتا تو وہ اپنے ساتھی کو سنی ہوئی بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے نیچے والے ساتھی کو یہاں تک کہ وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے اور جادوگر کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔ جادوگر اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے، اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا جادوگر نے ہمیں فلاں دن فلاں بات نہیں کہی تھی جو آج بالکل ویسی ہی ہوئی جیسی آسمان میں سنی گئی تھی۔" (بخاری)

جاہلانہ توہم

آسمان کے تارے جس وجہ سے ٹوٹتے ہیں اس کی وجہ کو جان لینے سے وہ توہم ختم ہو جاتا ہے جو اہل جاہلیت میں مشہور تھا۔ چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: مجھے ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ ایک رات صحابہ کرامؓ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک تارہ ٹوٹا اور اس سے روشنی ہوئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب اس طرح کوئی تارا ٹوٹتا تو تم لوگ کیا کہتے تھے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہے کہ آج رات کوئی عظیم شخصیت پیدا ہوئی یا کسی عظیم انسان کی موت ہوئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کے مرنے اور جینے سے یہ تارہ نہیں ٹوٹتا بلکہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ جب کوئی فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح پڑھتے ہیں، پھر اس سے نیچے آسمان والے فرشتے یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر جو فرشتے حاملین عرش سے قریب ہوتے ہیں وہ حاملین عرش سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی کہی ہوئی بات بتا دیتے ہیں۔ پھر ایک آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اس کے متعلق پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر پہلے آسمان تک پہنچ جاتی ہے اور جنات اس کو اچک کر اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔ اس پر اس کو ستاروں سے مار پڑتی ہے، جو بات یہ لوگ سنتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ اس میں اپنی طرف سے بڑھا دیتے ہیں۔ (مسلم)

خاتمہ بواسیر

آج کل یہ مرض عام ہو گیا ہے کیوں کہ لوگ چٹ پٹے کھانے پینے کے شوقین زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے لوگ صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھتے تھے، پھر چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ پانچ وقت کی نماز پہلے لوگ اس طرح اہم سمجھتے تھے جس طرح اب ہم فیس بک پر اپ ڈیٹ دیکھنا، موبائل میں آئے ہوئے میسج دیکھنا اور ان کا جواب دینا یا واٹس ایپ، ٹوئیٹر پیغامات اور ویڈیو کلپس دیکھنا اہم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح مرغن غذائیں، فاسٹ فوڈ ہماری خوراک کا حصہ ہیں۔ پہلے لوگ سادہ غذا کھاتے تھے، جس کی وجہ سے وہ بیماریوں سے بچے رہتے تھے۔ ایک بار پھر یاد کرا دوں کہ اگر ہم روزانہ پیدل چلنا شروع کریں اور فاسٹ فوڈ چھوڑ کر سادہ غذائیں استعمال کریں یقیناً اس مرض سے نجات پالیں گے اور اپنے آپ کو صحت مند رکھ سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱ : روزانہ کوئی وقت مقرر کر کے اسم اعظم سات سو بار پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، کم از کم اکتالیس دن لازمی کریں، بواسیر کا مرض دور ہو جائے گا۔ جس کو کسی دوائی سے شفا نہ ہو رہی ہو وہ یہ پڑھائی دوائی پر دم کر کے استعمال کیا کرے، پھر قدرت کا کرشمہ دیکھے۔

ترکیب اسم اعظم : پہلے تین بار درود شریف، پھر یــا مـــالـکُ سات سو بار دم کریں، پھر تین بار درود شریف پڑھ کر دعا کریں، چودہ دن بعد آدھا کلو گوشت ویرانے میں ڈال آیا کریں۔

عمل نمبر ۲ : کوئی وقت مقرر کر کے دو نفل مرض دور ہونے، بواسیر کی نیت سے پڑھا کرے۔ اگر پہلی رکعت میں سورۂ الم نشرح دوسری میں سورہ فیل پڑھ لیں تو زیادہ بہتر ہے، نہ یاد ہوں تو کوئی اور سورہ پڑھ کر سلام پھیر کر پانی پاس رکھ لیں یا معمولی سا گڑ یا تانی پاس رکھ کر ایک سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھ کر دم کر کے کھا پی لیا کریں، ۹۰ دن کرنے سے اللہ پاک اس بیماری سے نجات دے گا، یہ عمل لگاتار کرنا ہے عورتیں ناغہ کے دن بعد میں شمار کر کے پورا کر لیں۔ پانی کم از کم آدھا کلو پر دم کر کے پئیں اور صدقہ خیرات بھی کریں۔ انشاء اللہ بواسیر سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

محمد شبیر قادری

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ـــــــ
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

جوڑوں کا درد ایک تکلیف دہ بیماری ہے

جوڑوں کا درد ایک انتہائی تکلیف دہ بیماری ہے جو آہستہ آہستہ انسان کو اپاہج بنا دیتی ہے، ہاتھوں، پاؤں، گھٹنوں اور انگلیوں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے، جس سے مریض بے حد پریشان رہتا ہے، پھر رفتہ رفتہ ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے چلنے، پھرنے اور کام کاج سے بھی انسان معذور ہو جاتا ہے، ہر وقت شدید درد کی وجہ سے مریض زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے، اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ درد روکنے کی دوائیں کھاتا رہے اور تیز دوائیں استعمال کرتا رہے۔ اس بیماری کا سب سے بڑا سبب تو گردوں کی خرابی ہے، اس کی خرابی کی وجہ سے پیشاب میں یورک ایسڈ زیادہ ہو جاتا ہے جو خارج نہ ہونے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہوتا ہے، اس لئے ڈاکٹر حضرات عام طور پر پیشاب آور دوائیں کھلاتے ہیں تاکہ پیشاب کے ذریعہ یورک ایسڈ خارج ہو جائے لیکن ان دواؤں سے گردے کمزور ہو جاتے ہیں، یورک ایسڈ کا خون میں تناسب ۱۰۰ ملی لیٹر خون میں دو سے تین گرام ہوتا ہے، یہ سرخ رنگ کا مرکب ہوتا ہے جو ٹھنڈے پانی میں حل نہیں ہوتا، اس کی مقدار بڑھنے سے پتھری بنتی ہے۔

اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور جوڑوں کے درمیان جو رطوبت ہوتی ہے وہ خشک ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے جوڑوں کے ہلنے جلنے کی صورت میں ہڈیاں رگڑ کھاتی ہیں جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ہڈیاں کمزور ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد مڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے جوڑ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، مرض جب زیادہ جڑ پکڑ جائے تو جوڑوں میں گانٹھیں بن جاتی ہیں جس سے ہڈیاں مڑ جاتی ہیں، یہ بڑی تکلیف دہ صورت ہوتی ہے۔ مریض کی جان پر بنی ہوتی ہے، وہ کسی طرح اس تکلیف سے آرام چاہتا ہے، جس کے لئے ڈاکٹر صاحبان ڈسپرین اور اسی قسم کی دوسری دوائیں دیتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس اس بیماری کا شافی علاج دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا، البتہ اتنا ضرور ہے کہ ان کی دواؤں کے استعمال سے مریض چلتا پھرتا رہتا ہے اور درد میں کمی محسوس کرتا ہے۔

جب مرض بہت ترقی کر جائے تو پھر بھی کچھ نہیں ہوتا، ان تیز قسم کی دوائیں کھانے کا ایک اثر تو یہ ہوتا ہے کہ مریض کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے، جس کو درست کرنے کے لئے مزید دوائیں استعمال کرنا پڑتی ہیں، اس کے بعد تکلیف منتقل ہو کر دل میں پہنچ جاتی ہے یعنی جوڑوں کی تکلیف دل میں پہنچ جاتی ہے، ایسی صورت میں جوڑوں کے درد میں تو کچھ آرام ہو جاتا ہے لیکن ایک اور مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

ہومیو پیتھ ڈاکٹر چونکہ مرض کے بجائے مریض کا علاج کرتے ہیں اس لئے وہ اس بیماری کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہومیو پیتھ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کو صرف جوڑوں کے درد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ مریض کی عمومی کیفیات اور مرض کی خصوصی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرتے ہیں، اس لئے اگر دوا صحیح منتخب کر لی جائے تو مریض کی صحت یابی کے امکانات بڑے روشن ہو جاتے ہیں۔

ہومیو پیتھ اور ایلو پیتھ ڈاکٹر دونوں ہی جوڑوں کے درد میں دائکم دوا استعمال کراتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس کو بڑی مقدار میں استعمال کراتے ہیں جب کہ ہومیو پیتھ اس کو قلیل مقدار اور پوٹنسی میں استعمال کراتے ہیں، یہ فائدہ بخش ثابت ہوتی ہے، اس دوا کو زیادہ مقدار میں استعمال کرانے سے جوڑوں کے درد میں تو کچھ آرام آجاتا ہے لیکن مریض اپنا دل لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح اس دوا کی فائدہ بخش صلاحیت الٹا نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کی پہچان یہ ہے کہ جوڑوں پر ورم ہوتا ہے، یہ جوڑ سرخ ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات سوجن زردی مائل بھی ہوتی ہے۔ جوڑوں میں اس قدر درد ہوتا ہے کہ اس کو اگر ذرا سا چھوا جائے تب بھی اور اگر مریض کے جوڑوں کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ بھی کریں تو بھی اس کو تکلیف ہوتی ہے، یہ ایک ذہنی کیفیت ہے کہ وہ چھونے کی تکلیف کا تصور کر کے ہی خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتمیں آرنیکا دوا بھی بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس درد کی ایک اور علامت یہ بھی ہے کہ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتا رہتا

ہے اور ذرا سا ہلنے چلنے سے بھی مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے، اس لئے مریض خاموشی سے لیٹے رہنا پسند کرتا ہے، اس درد کے مریض کے پیٹ میں گیس بہت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا پیٹ ہر وقت پھولا رہتا ہے، یہ مریض شور بالکل برداشت نہیں کرسکتا، کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے بلکہ اگر کھانے کی خوشبو تک اس کی ناک میں پہنچ جائے تو اس کو ابکائیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں، اس درد کی ایک اور پہچان یہ بھی ہے کہ اس کا درد بالعموم چھوٹے جوڑوں یعنی ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں، کلائی اور ٹخنوں میں ہوتا ہے۔ مریض بے حد چڑچڑا ہوتا ہے۔ اگر ان علامات کے پیش نظر لچکیم کو مناسب طاقت میں کھلایا جائے تو مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔

عام طور پر مریض ایلوپیتھ ڈاکٹروں اور حکیموں سے مایوس ہو کر ہومیوپیتھ کو بھی آزما کر دیکھنے کی نیت سے آتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں سے تو سالوں علاج کراتے ہیں لیکن ہومیوپیتھ ڈاکٹروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ چند دنوں میں انہیں ٹھیک کردیں حالاں کہ اس وقت مرض کافی بگڑ چکا ہوتا ہے۔ اس درد کی خاص پہچان یہ ہے کہ تکلیف جسم کے نچلے حصہ سے شروع ہو کر اوپر کی طرف جاتی ہے یعنی پہلے پاؤں کی انگلیوں، ٹخنوں، گھٹنوں میں تکلیف شروع ہوگی، اس کے بعد جسم کے اوپر کے حصے، ہاتھوں، کہنیوں، کلائیوں وغیرہ کو اپنی لپیٹ میں لے گی، لیڈم کے مریض کے جوڑوں کا درد سینکنے اور دبانے سے بڑھ جاتا ہے۔ لیڈم کے مریض کے جوڑوں میں گانٹھیں بھی بن جاتی ہیں، ایسے مریضوں میں حرارت کی کمی ہوتی ہے، مریض سردی بہت محسوس کرتا ہے۔ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ گھٹنوں میں ورم کے لئے بھی یہ دوا بڑی کارآمد ہے، شرط یہ ہے کہ اس کی دوسری علامات موجود ہوں۔

جوڑوں کے درد اگر مزمن صورت اختیار کر جائے، جوڑوں پر گانٹھیں پڑ جائے، یورک ایسڈ بہت زیادہ جمع ہو جائے اور پاؤں مڑ جائیں تو امونیم خاص دوا استعمال کرنی چاہئے، اگر پیٹ میں بھی تکلیف یا گیس کی شکایت ہو، زبان پر سفید تہہ جم جائے، اینٹی مونیم کروڈم کو نہیں بھولنا چاہئے۔ اگر پیشاب بڑا بدبودار ہو تو نزوک ایسڈ اور اگر پیشاب سرخ ریت ہو تو لائکوپوڈیم بڑی مفید دوا ہے۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر بلبرٹ کے مطابق اگر جوڑ ٹیڑھے ہو جائیں تو پکرک ایسڈ بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ڈے وی کے مطابق آرنیکیر یا ارخرادان ریڈم بھی بڑی اچھی دوائیں ہیں۔ بشرطیکہ ان کی مخصوص عمومی علامات موجود ہوں۔ ان دواؤں کے علاوہ مثلاً کالی ہائی کرامیم کاسیکم وغیرہ بھی بڑی اچھی ادویات ہیں جن کو ہومیوپیتھ ڈاکٹر ان کی مرض علامات کی بنیاد پر پہچان لیتے ہیں اور اس کو مناسب طاقت میں مریض کو کھلا کر اچھے نتائج حاصل کرسکتے ہیں۔ دواؤں اور ان کے طاقتوں کے انتخاب میں غلطی کا امکان ہر حال میں موجود رہتا ہے لیکن ریڈیانی کمپیوٹر کی مدد سے غلطی کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔ اس کی مدد سے دوا اور اس کی طاقت دونوں کا صحیح انتخاب آسانی سے ہو جاتا ہے، جس سے مریض جلد صحت یاب ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن ایک اور مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

ہومیوپیتھ ڈاکٹر چوں کہ مرض کے بجائے مریض کا علاج کرتے ہیں، اس لئے وہ اس بیماری کو دور کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کو صرف جوڑوں کے درد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ مریض کی عمومی کیفیات اور مرض کی خصوصی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرتے ہیں، اس لئے اگر دوا صحیح منتخب کرلی جائے تو مریض کی صحت یابی کے امکانات بڑے روشن ہو جاتے ہیں۔

ہومیوپیتھ اور ایلوپیتھ ڈاکٹر دونوں کے ہی جوڑوں کے درد میں لچکیم دوا استعمال کراتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس کو بڑی مقدار میں استعمال کراتے ہیں جب کہ ہومیوپیتھ ڈاکٹر اس کو قلیل مقدار اور پوٹینسی میں استعمال کراتے ہیں۔

میتھی کا بیج اور پیاز ذیابطیس کے علاج میں نافع ہے۔ میتھی کے بیج اور پیاز مرض ذیابطیس کے قابو پانے میں بڑے موثر ثابت ہوتے ہیں، یہ انکشاف یہاں ذیابطیس پر قومی کانگریس میں پیش کردہ تحقیقی مقالوں میں کہا گیا ہے۔

ڈاکٹر آر این سارالا اور ڈاکٹر ایس ڈی نہلانی کے ایک مقالہ کے مطابق آٹھ ہفتے تک میتھی کے بیجوں کا استعمال کرنے سے خون میں شکر کی مقدار کافی کم ہوگئی ہے۔ ان کے استعمال سے خون میں کولیسٹرول کی زیادتی خون کے دباؤ اور امراض قلب کا اہم سبب ہے۔ اس طریقہ علاج کو ممبئی کے نائر اسپتال میں ذیابطیس کے مریضوں پر آزمایا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ اس علاج کے ابتدائی ضمنی اثرات، معدے کا بھاری پن اور سہال میں جو بعد میں اپنے آپ غائب ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

شیطان کے اغراض ومقاصد

بنیادی مقصد

شیطان کا ایک ہی آخری مقصد ہے، جس کے حصول کی خاطر وہ جدو جہد کر رہا ہے، وہ یہ کہ انسان کو جہنم میں دھکیل دے اور جنت سے محروم کر دے: اِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ. (فاطر:٦)

ترجمہ: وہ تو اپنے پیروں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

ذیلی مقاصد

یہ شیطان کا بنیادی مقصد ہے، اس کے ذیلی مقاصد یہ ہیں:

بندوں کو کفر وشرک میں مبتلا کرنا

یعنی بندوں کو غیر اللہ کی عبادت اور اللہ کی اور اس کی شریعت سے انکار کی دعوت دے: كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ. (الحشر:١٦)

ترجمہ: ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ پہلے انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔

صحیح مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا، آپ نے خطبہ میں فرمایا: لوگو! مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں وہ بات بتاؤں، جس سے تم ناآشنا ہو اور وہ بات اللہ نے مجھے آج ہی بتائی کہ میں نے جو کچھ اپنے بندے کو عطا کیا وہ اس کے لئے حلال ہے اور میں نے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا تھا لیکن شیطان نے آکر انہیں اپنے دین سے پھیر دیا اور میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کرنے کا حکم دیا جن کے لئے میں نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

کافر نہ بنا سکے تو گناہوں میں مبتلا کرتا ہے

اگر وہ لوگوں کو کفر وشرک میں مبتلا نہ کر سکے تو ناامید نہیں ہو جاتا بلکہ اس سے چھوٹا حربہ استعمال کرتا ہے یعنی ان سے چھوٹے موٹے گناہ کرواتا ہے اور ان کے دلوں میں عداوت ودشمنی کی کاشت کرتا ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو سنو! شیطان اس بات سے قطعی ناامید ہے کہ اس کی اس شہر میں عبادت ہوگی مگر کچھ اعمال جن کو تم معمولی اور حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے خوش ہوگا۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ: ''شیطان اس بات سے ناامید ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے، لیکن ان کو ایک دوسرے کے خلاف برانگیختہ کرنے کے سلسلے میں وہ ناامید نہیں۔''

یعنی وہ لوگوں کے درمیان عداوت ودشمنی کی آگ روشن کرے گا اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائے گا جیسا کہ اللہ نے فرمایا: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المائدہ:٩١)

ترجمہ: شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟

وہ برے کام کا حکم دیتا ہے: اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ:١٦٩)

ترجمہ: وہ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم

اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ (وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔"

شیطان کا بندوں کو اللہ کی اطاعت سے روکنا

شیطان لوگوں کو صرف کفر و معاصی کی دعوت دینے پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ انہیں اچھے کام کرنے سے بھی روکتا ہے۔ بھلائی کے جس راستے پر بھی اللہ کا کوئی بندہ چلنا چاہتا ہے شیطان اس کے راستہ میں ٹانگ اڑاتا اور اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ: "شیطان ابن آدم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے۔ چنانچہ اس کے اسلام کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے کہ کیا تم اسلام کی خاطر اپنا اور اپنے باپ داداؤں کا دین چھوڑ دوگے؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر اسلام قبول کرلیتا ہے۔ پھر وہ اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کی خاطر اپنا وطن، اپنا ماحول چھوڑ دوگے؟ مہاجر کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو لمبی رسی میں کھونٹے سے بندھا ہوا ہو۔ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر ہجرت کے لئے چل پڑتا ہے۔ پھر وہ اس کے جہاد راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: جہاد کروگے تو اس میں نفس اور مال کی پریشانی تو ہے ہی اگر لڑائی ہوئی اور تم مار دیئے گئے تو تمہاری بیوی دوسرے سے شادی کرلے گی اور تمہاری دھن دولت بھی ٹھکانے لگ جائے گی؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر جہاد کے لئے نکل جاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کو جنت میں داخل کرنا اللہ پر واجب ہے۔ اگر اس کا قتل ہو تو اللہ پر واجب ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر اس کا جانور اس کی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اس کو احمد، نسائی اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا۔" (صحیح الجامع ۲/۲۷)

اسی جیسی بات قرآن کریم میں اللہ نے شیطان سے نقل کی ہے۔ شیطان نے اللہ رب العزت سے کہا تھا: قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ. ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ (اعراف:۱۶-۱۷)

ترجمہ: جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔"

لفظ "صراط" کی تفسیر میں سلف کے اقوال ملتے جلتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر "دین واضح" سے اور ابن مسعودؓ نے "کتاب اللہ" سے کی ہے۔ جابرؓ نے کہا کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد حق ہے۔

بہرحال بھلائی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جہاں شیطان بیٹھ کر لوگوں کو اس سے نہ روکتا ہو۔

عبادت واطاعت میں خرابی پیدا کرنا

اگر شیطان لوگوں کو اطاعت و فرماں برداری سے نہ روک سکے تو وہ عبادت واطاعت کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے اجر و ثواب سے لوگوں کو محروم کردے۔

ایک صحابی نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا "نماز خراب کرنے کے لئے شیطان میرے اور نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے۔ اگر تمہیں اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ختم کردی۔ اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے دل و دماغ پر سوار ہو کر اس کے دل میں ہزاروں خیالات ڈالتا اور اسے اللہ کی یاد سے غافل کرکے دنیا کے مسائل میں الجھا دیتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب شیطان کو اذان کی آواز آتی ہے تو وہ گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے، اذان ہونے پر وہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے وسوسہ پیدا کرنا شروع کردیتا ہے۔ پھر اقامت کی آواز سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے تاکہ اس کی آواز نہ سن سکے، اقامت ختم ہونے پر وہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے وسوسہ پیدا کرنا شروع کردیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: "جب اقامت ختم ہوتی ہے تو آتا ہے

انسان اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو۔ اس کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو پہلے یاد نہیں تھیں۔ اس میں الجھ کر آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔" (بروایت بخاری و مسلم)

رحمٰن کی ہر مخالفت شیطان کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا. لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا. (النساء:۱۱۷-۱۱۸)

ترجمہ: وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں، وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے (وہ اس شیطان کی عبادت کررہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا۔"

جو شخص اللہ کے علاوہ کسی بھی چیز کی پرستش کرے گا خواہ وہ لکڑی اور پتھر کے بت ہوں، سورج ہو، چاند ہو، خواہشات ہوں یا کوئی شخصیت یا نظریہ ہو، مانے یہ مانے، بہر حال وہ شیطان کی پرستش کرنے والا ہوگا کیوں کہ شیطان ہی کے حکم اور پسند سے اس نے یہ کام کیا ہے۔ جو لوگ فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کی پوجا کررہے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَاۤءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ. قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ (سورہ سبا:۴۰-۴۱)

ترجمہ: اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا، پھر فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے آپ کی ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے، دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر ان ہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

یعنی فرشتوں نے انہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ جنوں نے اس کا حکم دیا تھا تاکہ ان کی عبادت حقیقت میں شیاطین کے لئے ہو جائے جیسا کہ بتوں کی عبادت حقیقت میں شیاطین کی عبادت ہوتی ہے۔

خلاصہ

اب تک کی بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ شیطان ہی ہر برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور ہر کار خیر سے روکتا اور اس سے ڈراتا ہے تاکہ لوگ پہلی چیز کا ارتکاب کریں اور دوسری چیز کو چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. (البقرہ:۲۶۸)

ترجمہ: شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔

شیطان ہمیں مفلسی سے یہ کہہ کر ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنی دولت راہ خدا میں خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے، وہ جن فحش کاموں کی ترغیب دیتا ہے اس سے ہر خبیث اور گندہ کام مراد ہے خواہ وہ بخل ہو یا زناکاری یا کوئی دوسرا فعل۔

جسمانی اور ذہنی ایذا رسانی

جس طرح شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو کفر و گناہ میں مبتلا کر کے گمراہ کردے، اسی طرح وہ مسلمان کو جسمانی اور ذہنی طور پر پریشان کرنا چاہتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱- نبی ﷺ پر حملہ

آئندہ صفحات میں وہ حدیث آئے گی جس میں نبی ﷺ نے بتایا کہ شیطان نے آپ پر حملہ کیا تھا اور آپ کے چہرہ اطہر پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔

شیطانی خواب

شیطان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ انسان کو رنجیدہ اور پریشان کرنے کی غرض سے نیند کی حالت میں طرح طرح کے پریشان کن خواب دکھاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انسان نیند کی حالت میں جو خواب دیکھتا ہے وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رحمانی یعنی اللہ کی طرف سے۔ دوسرا شیطانی جو انسان کو رنجیدہ کرنے کے لئے شیطان کی

طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا نفسانی جس میں انسان اپنے آپ سے گفتگو کرتا ہے۔ (صحیح الجامع ۳/۱۸۴-۱۸۵)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اسے چاہئے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور خواب لوگوں سے بیان کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی سے بیان نہ کرے کیوں کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

گھروں میں آتش زدگی

شیطان گھروں میں آگ لگانے کا کام بعض حیوانات کے ذریعہ کرتا ہے۔ سنن ابوداؤد اور صحیح ابن حبان میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم لوگ سونے چلو تو چراغ بجھا دو کیوں کہ شیطان اس طرح کے حیوانوں (چوہوں) کو ایسی چیزوں (چراغ) کی طرف لاتا ہے اور تمہارے مکانوں میں آگ لگا دیتا ہے۔"

موت کے وقت شیطان کا انسان کو جھنجھوڑنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موت کے شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگتے اور کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا. وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَوْتِ لَدِيْغًا. (صحیح الجامع ۱/۴۰۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر ہلاک ہونے، عمارت میں دبنے، ڈوبنے اور جلنے سے اور پناہ چاہتا ہوں موت کے وقت شیطان کے جھنجھوڑنے سے اور اس بات سے کہ میں تیری راہ میں پشت دکھا کر مروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت ہو۔" (اس کو نسائی اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا)

پیدائش کے وقت شیطان کا بچے کو تکلیف دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہر انسان کو جب اس کی ماں جنتی ہے شیطان تکلیف پہنچاتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔ (صحیح الجامع ۴/۱۷۱)

صحیح بخاری میں ہے: "جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں انگلی چبھوتا ہے۔ عیسیٰ بن مریم اس سے محفوظ رہے، شیطان ان کو چبھونے گیا تو پردے میں چبھو دیا۔"

بخاری میں ہے: "شیطان ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے وقت تکلیف دیتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔"

مریم علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مریم علیہ السلام کی والدہ نے مریم کی پیدائش کے وقت اللہ سے دعا کی تھی: اِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. (آل عمران:۳۶)

ترجمہ: میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

چوں کہ انہوں نے سچے دل سے دعا مانگی تھی، اس لئے اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ عمار بن یاسر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ابو درداء نے کہا: کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟ مغیرہ نے جواب دیا، جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا وہ عمار ہیں۔

طاعون (پلیگ) کی بیماری جنوں سے ہوتی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: "میری امت کا خاتمہ میدان جہاد کے نیزوں اور طاعون کی بیماری سے ہوگا جو جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے۔ دونوں حالتوں میں شہادت نصیب ہوگی۔" (صحیح الجامع ۴/۹۰)

اس کو احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ: "طاعون تمہارے دشمن جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے، اس میں تمہارے لئے شہادت کا رتبہ ہے۔ شاید اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو جو بیماری لگی تھی وہ جن کی وجہ سے تھی جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّیْ

مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ. (ص:۴۱)"

ترجمہ : اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔

ایک دوسری بیماری

نبی ﷺ نے استحاضہ (وہ خون جو حیض کی مقررہ مدت کے کسی بیماری کی وجہ سے جاری رہے) والی عورت سے فرمایا تھا:

"یہ شیطان کی رگڑ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۱۹۶/۳)

انسان کے کھانے، پانی اور گھر میں شیطان کا حصہ

انسان کے لئے شیطان کی لائی ہوئی ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اس کے کھانے پانی پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں اپنا حصہ لگا لیتا ہے اور اس کے گھر میں شب باشی بھی کرتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اپنے رب کی ہدایات کی مخالفت کرے یا اس کے ذکر سے غافل ہوجائے۔ اگر وہ اللہ کی دی ہوئی ہدایات پر کار بند ہو اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہو تو شیطان کی کیا مجال کہ ہمارے مال اور گھر میں حصہ دار ہوجائے۔ شیطان ہمارا کھانا اسی وقت حلال سمجھتا ہے جب کوئی اسے بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کردے۔ اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ شیطان کے لئے حرام ہوجاتا ہے۔ صحیح مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: "جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شرکت کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے جب تک آپ خود شروع کرنے کے لئے اپنا دست مبارک نہ بڑھا دیتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے، تبھی ایک لونڈی تیزی سے آئی، گویا کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہو اور کھانے میں ہاتھ بڑھانے لگی۔ نبی ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا: کھانے کے وقت بسم اللہ نہ کہا جائے تو شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ شیطان کھانا حلال کرانے کے لئے اس لونڈی کو ساتھ لایا تھا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس دیہاتی کو لے کر آیا تاکہ اس کے ذریعہ سے حلال کرے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس شیطان کا ہاتھ لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔"

نبی ﷺ نے ہمیں شیطان سے اپنے مال محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کیا جائے اور برتنوں پر کوئی چیز ڈھانپ دی جائے، اس سے چیزیں شیطان کی دستبرد سے محفوظ رہیں گی۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کرو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا، مشکیزے کا منہ بند کرو اور اس پر اللہ کا نام لو، برتن ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اور چراغ بجھا دو۔" اس کو مسلم نے روایت کیا۔

شیطان انسان کے ساتھ اس وقت بھی کھاتا اور پیتا ہے جب وہ بائیں ہاتھ سے کھائے پیے۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کے وقت بھی۔ چنانچہ مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے، جو بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔"

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ "نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کھڑا ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس سے فرمایا: قے کرو، اس نے کہا: کیوں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ بلی تمہارے ساتھ پیے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بلی سے بدتر چیز شیطان نے تمہارے ساتھ پیا ہے۔"

شیطانوں کو گھر سے باہر نکالنے کے لئے آپ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا نہ بھولیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں اس کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا: "جب آدمی اپنے گھر میں آئے اور گھر میں داخل ہوتے وقت نیز کھانا کھاتے وقت خدا کا نام لے لے، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے: اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب باشی کی جگہ ہے نہ شام کا کھانا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے اس گھر میں تمہیں شب باشی کی جگہ مل گئی اور وہ آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے یہاں تم کو شب باشی کی جگہ مل گئی اور رات کا کھانا بھی۔"

آسیب زدگی

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموعہ فتاویٰ جلد نمبر ۲۴، صفحہ نمبر ۲۷۶ پر رقم طراز ہیں کہ "انسان کے جسم میں جن کا داخل ہونا باتفاق ائمہ اہل سنت والجماعت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ. (بقرہ:۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے چھو کر شیطان نے باؤلا کر دیا ہو۔"

صحیح میں میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ: "شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔"

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن آسیب زدہ کے جسم میں داخل نہیں ہوتا، والد نے جواب دیا: بیٹا! یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں، سچ یہ ہے کہ جن ہی انسان کی زبان سے بات کرتا ہے۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل نے جو بات کہی مشہور و معروف ہے۔ جن انسان پر سوار ہوتا ہے اور انسان سے ایسی زبان میں بات کرنے لگتا ہے جو سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے جسم پر اتنی مار پڑتی ہے کہ اگر کسی اونٹ کو مارا جائے تو اس کے بدن پر نشان پڑ جائیں، اس کے باوجود اس شخص کو نہ پٹائی کا احساس ہوتا ہے نہ اس گفتگو کا جو اس نے اپنی زبان سے کی۔ آسیب زدہ شخص کبھی تو دوسرے انسانوں کو گھسیٹتا اور کبھی جس چیز پر وہ بیٹھتا ہوا ہوتا ہے اس کو کھینچنے، پھاڑنے لگتا ہے، کبھی دیو ہیکل مشینوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حرکتیں کرتا ہے۔ جو شخص اس کا بچشم خود مشاہدہ کرے گا اسے بدیہی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو چیز انسان کی زبان سے بات کر رہی ہے اور ان چیزوں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتی ہے وہ انسان کے علاوہ کوئی دوسری صنف کی مخلوق ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں: ائمہ مسلمین میں کوئی بھی اس بات کا منکر نہیں کہ جن آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے، جو اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شریعت اس کو نہیں مانتی وہ شریعت پر تہمت لگاتا ہے۔ شرعی دلائل میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے اس کی تردید ہوتی ہو۔

علامہ نے جلد ۱۹، ص ۱۲ پر لکھا ہے کہ جن لوگوں نے آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہے وہ معتزلہ کا ایک ٹولہ ہے جس میں جبائی اور ابوبکر رازی وغیرہ شامل ہیں۔

بہترین دن، بہترین مہینہ، بہترین عمل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ:

(۱) بہترین دن کون سا ہے؟

(۲) بہترین مہینہ کون سا ہے؟

(۳) بہترین عمل کون سا ہے؟

انہوں نے جواب دیا:

(۱) بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔

(۲) بہترین مہینہ رمضان کا مہینہ ہے۔

(۳) بہترین عمل پانچ وقت کی نماز ان کے وقت پر ادا کرنا ہے۔

اس کی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی کہ ان سے یہ سوال کیا گیا تھا اور انہوں نے یہ جواب دیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر مشرق و مغرب کے درمیان تمام علماء، حکماء و فقہاء سے یہ سوال کیا جائے تو وہ سب بھی یہی جواب دیں گے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔ مگر ایک بات اور کہتا ہوں کہ:

(۱) بہترین دن وہ ہے جس دن تم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس ایمان کی حالت میں نکل جاؤ۔

(۲) بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم اللہ تعالیٰ سے کامل توبہ کر لو۔

(۳) بہترین عمل وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔

☆☆☆

گدھا تو گدھا ہی ہوتا ہے

از: ابونبیل خواجہ مسیح الدین

جب بھی ہمارے ملک میں الیکشن آتا ہے تو الیکشن کی رنگ رلیاں بھی بہت دلچسپ اور ہوش ربا ہوتی ہیں، بڑے بڑے لیڈر کاسہ گدائی لئے عوام سے ووٹ کی بھیک مانگتے نہیں تھکتے، بڑے بڑے منچوں پر وہ ڈرامہ بازی ہوتی ہے کہ بالی ووڈ وہالی ووڈ کے اداکار بھی مات کھا جاتے ہیں، ان دنوں شمالی ہند میں جو الیکشن کی لہر چل رہی ہے ایک خبر ہمارے لئے بہت ہی دلچسپی کا باعث بنی، قصہ یوں ہے کہ بالی ووڈ کے ایک بہت ہی بڑے میگا اسٹار کو بدنام زمانہ ریاست گجرات کی سیاحت کا برانڈ ایمبا سیڈر نامزد کیا گیا اور شعبہ سیاحت والوں کو ریاست میں سیاحت کے فروغ کے لئے اس ریاست کے ایک مخصوص جانور گدھے کا انتخاب کیا گیا اور ہرٹی وی چینل پر ان گدھوں کی خوبصورتی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے اور دنیا بھر کے سیاحوں کو دعوت وترغیب دی گئی کہ گجرات آکر ضرور ان گدھوں کا مشاہدہ کریں اور سیاحت سے لطف اندوز ہوں، اول تو پہلے ہی روز سے ہمیں یہ ایک گدھے پن کا اشتہار لگا، گجرات میں قابل دید بہت سارے مقامات وحیوانات ضرور ہوں گے لیکن گدھے ہی کیوں، گدھا تو گدھا ہی ہوتا ہے، خرعیسیٰ یا عام گدھا اگر مکہ بھی ہو آئے گدھا ہی رہتا ہے، اگر گدھوں کو دیکھنا ہی ہو تو گجرات ہی کیوں جائیں کسی بھی الیکشن مہم میں شامل ہو جائیں تو سیاسی منچوں پر ایک سے ایک انواع واقسام کے گدھے ملیں گے، نہ صرف یہ بلکہ ان گدھوں کو انتخابات میں جتوا کر اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں بھیجنے والے عام گدھے بھی ملیں گے اور خاص قسم کے گدھے بھی۔

دراصل اس بار گدھا اس لئے انتخابی ایشو بنا کہ یوپی کے وزیر اعلیٰ نے الہ آباد سے ہی تعلق رکھنے والے میگا اسٹار کو تلقین کی کہ وہ گجرات کے گدھوں کی تشہیر کرنا بند کردیں، گدھوں کے علاوہ اور بھی ایسے کئی قومی جانور ہیں جن کی تشہیر کی جاسکتی ہے، اگر گدھوں کی ہی تشہیر مقصود ہے تو گجرات کے گدھوں ہی کی کیوں، پھر تو ہمارے وزیر اعظم کو یہ بات بہت بری لگی اور انہوں نے اسے اس ناسمجھ معصوم جانور کی توہین قرار دیا، ویسے بھی موصوف کو ہر منفی بات کو اپنے مفاد میں کرنے کا فن خوب آتا ہے۔ انہوں نے اسے انتخابی موضوع بنایا اور ایک انتخابی ریلی سے اعلان کی کہ ”میں اس وفادار اور محنتی جانور سے سبق حاصل کرتا ہوں۔ بھارت کے عوام میرے مالک ہیں اور گدھے سے اس لئے متاثر ہوں کیوں کہ وہ مالک کا وفادار ہوتا ہے جب کہ میں بھی عوام کے لئے دن رات اسی طرح کام کرتا ہوں۔“ ہمارا خیال ہے کہ اس بیان کی زعفرانی گدھوں نے خوب تالیاں پیٹی ہوں گی۔ وزیر اعظم کے اس بیان سے ہم ضرور اتفاق کرتے، کیوں کہ گدھے کے محنتی اور وفادار ہونے کی صلاحیت سے کسی کو اعتراض نہیں، لیکن اقوام عالم کا اس بات پر اجماع ہے کہ گدھا عقل سے عاری ہوتا ہے اس لئے بس نرا گدھا ہوتا ہے، مالک سے اپنی وفاداری اور انتھک محنت کے باوجود بے عقل ہونے کی وجہ سے یہ نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا، یقیناً ہر لیڈر اپنی پارٹی کا وفادار ہوتا ہے اور پارٹی کی کامیابی کے لئے گدھے کی طرح محنت بھی کرتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب پارٹی کا مفاد پورا ہو جاتا ہے تو یہ وفادار ومحنتی لیڈر کو نہ گھر کا رہنے دیا جاتا ہے نہ گھاٹ کا۔ وزیر اعظم کے سلسلے میں ہمیں بس اسی بات کا خدشہ ہے، یوں تو لیڈروں سے ہر وقت کچھ نہ کچھ گدھے پن کی حرکتیں سرزد ہوتی رہتی ہیں، حال ہی میں ہمارے ملک میں اس طرح کی جو تاریخی حرکت ہوئی ہے وہ نوٹ بندی کا ہے، عوام بینکوں کی لائن میں لگ گئے، اس موقع کو بھی موصوف نے ہاتھ سے جانے نہ دیا اور عوام کی ہمدردی بٹورنے کے لئے اپنی ماں کو بھی لائن میں لگا دیا۔

ہم نے بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی کہ ملا نصیر الدین کا گدھا مر گیا اور انہوں نے ایک نیا گدھا خریدنے کی غرض سے بازار کا رخ کیا، حسب منشاء گدھا خریدا اور گھر کی طرف چل پڑے، راستے میں چند ٹھگ قسم کے لوگوں نے ملا کا گدھا چرانے کا منصوبہ بنایا اور ان میں سے ایک آدمی گدھے کے بالکل ساتھ ساتھ چلنے لگا، تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ سے گدھے کی گردن سے رسی نکال کر اپنی گردن میں ڈال دی اور گدھا اپنے

ساتھیوں کے حوالے کر دیا، جب ملا اپنے گھر پہنچے تو دیکھا تو چار ٹانگوں والے گدھے کی بجائے دو ٹانگوں والا گدھا ان کے ساتھ ہے، یہ دیکھ کر ملا سخت حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ ''سبحان اللہ! میں نے تو گدھا خریدا تھا یہ انسان کیسے بن گیا؟'' یہ سن کر وہ ٹھگ بولا۔ ''آقائے من! میں اپنی ماں کی قدر نہیں کرتا تھا اور ہر وقت ان کے درپے آزار رہتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بددعا دی کہ تو گدھا بن جائے، چنانچہ کئی سال سے میں گدھے کی زندگی بسر کر رہا تھا، آج خوش قسمتی سے آپ نے مجھے خرید لیا اور آپ کی روحانیت کی برکت سے میں دوبارہ آدمی بن گیا۔'' ملا کو یہ بات بہت پسند آئی، وفور مسرت میں نصیحت فرماتے ہوئے کہنے لگے۔ ''اچھا اب جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو، کبھی اس کے ساتھ گستاخی نہ کرنا۔'' ٹھگ ملا کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گیا، دوسرے دن ملا پھر گدھا خریدنے بازار میں پہنچ گئے، ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ وہی گدھا ایک جگہ بندھا کھڑا ہے جو انہوں نے کل خریدا تھا، چنانچہ وہ اس گدھے کے قریب گئے اور اس کے کان میں کہنے لگے۔ ''لگتا ہے تم نے میری نصیحت پر عمل نہیں کیا اس لئے پھر گدھے بن گئے ہو۔'' یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امریکی سیاست میں بھی گدھوں کی خاصی اہمیت ہے، چنانچہ ڈیموکریٹک پارٹی کا سیاسی نشان بھی گدھا ہے۔ ۱۸۲۸ کی انتخابی مہم کے دوران اینڈریو جیکسن کے مخالفین نے ان کی حیثیت گھٹانے کے لئے انہیں گدھا اور احمق و بے وقوف کہنا شروع کر دیا، لیکن اپنے مخالفین پر غصہ کھانے اور انہیں برا بھلا کہنے کی بجائے جیکسن نے نہ صرف اس لقب کو خوش دلی سے قبول کیا بلکہ اپنے انتخابی پوسٹروں میں بھی گدھے کی تصویر شامل کر لی، انہوں نے ووٹروں سے کہا کہ گدھا ایک جفاکش اور محنتی جانور ہے وہ کوئی شکایت کئے بغیر خدمت کرتا ہے اور کبھی تھکتا نہیں ہے، مخالفین کو اپنا یہ مذاق الٹا پڑا اور اینڈریو جیکسن اپنے عہدے پر موجود صدر جان کوئینسی ایڈمز کو شکست دے کر وہائٹ ہاؤس میں داخل ہو گئے، ہمارے وزیر اعظم نے بھی بالکل اسی فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں ان کے مخالفین کو بھی یہ مذاق الٹا نہ پڑے۔

ویسے بھی اس بات میں دو رائے نہیں کہ گدھا محنتی، وفادار، صابر وشاکر اور مفید جانور ہے، اس کے ساتھ ساتھ ضدی اور حد درجہ اڑیل ہونے میں بھی شہرت رکھتا ہے، اپنی اس خصلت کی بنا پر ایسے ایسے کام کر گزرتا ہے کہ بڑے سے بڑے سورما کو بھی جس کام کی ہمت نہیں ہوتی ہے کر گزرتا ہے، جب خوف کا شکار ہوتا ہے تو تشدد پر اتر آتا ہے اور ردعمل کے طور پر دہشت ناک انداز میں دولتیاں جھاڑنے لگتا ہے۔ غالباً اسی طرح کے فرضی اسلام فوبیا کے تحت گجرات میں بھی کچھ گدھوں نے فتنہ وفساد کے ذریعہ معصوموں کے قتل وغارت گری کی ایسی دہشت طاری کی کہ جس کو یاد کر کے انسان کا دل دہل جاتا ہے، اس دفعہ قوی امید تھی کہ ڈیموکریٹک گدھا، گدھی کو ہی فتح نصیب ہوگی لیکن شاید ڈیموکریٹک امیدوار میں گدھے پن کی وہ ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود نہ تھیں اس لئے ریپبلکن کے خر اعظم کو صدر چن لیا گیا اور یہ خر اعظم بھی اسلام فوبیا اور مہاجرین کی قیمت پر اول روز سے ہی اپنے گدھے پن کا ایک سے بڑھ کر ایک مظاہرہ کرنے لگا ہے۔ اب سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں گدھوں کا بھی بری طرح استحصال ہونے لگا ہے، ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اصلی گدھے چار کروڑ سے زیادہ پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر انواع واقسام کے گدھوں کی کمی نہیں ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں، حالیہ دنوں میں اس ناسمجھ جانور کی ایک اضافی خوبی سامنے آئی ہے کہ یہ مشقت طلب کام کے علاوہ لذت کام ودہن فراہم کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے، چنانچہ کچھ ممالک نے گدھوں سے استفادہ کرنے کے لئے ان کی کھال کھینچ کر عالمی مارکیٹ میں فروخت کرنے اور گوشت ایکسپورٹ کرنا شروع کر دیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں میں گدھے کی مادہ یعنی گدھی کا دودھ بھی بہت مہنگے داموں فروخت ہونے لگا ہے۔ ہم نے ڈیلی ٹیلیگراف میں گدھی کے دودھ کے خصائص کے حوالے سے ایک رپورٹ پڑھی تھی، جس میں بتایا گیا تھا کہ اس سے مہنگے ترین کاسمیٹکس تیار ہوتے ہیں، سوئزرلینڈ کی ایک کمپنی کے تیار کردہ فیس لوشن کی قیمت چار سو یورو ہے، قلوپطرہ کی خوبصورتی کا راز ہی گدھی کے دودھ میں پوشیدہ تھا وہ سات سو گدھیوں کے دودھ سے نہاتی تھی، اسی طرح نیرو کی بیوی جب سفر کرتی تو گدھیوں کا ایک ریوڑ اس کے ساتھ ہوتا، نپولین کی ہمشیرہ بھی اپنی جلد کی خوبصورتی کے لئے گدھی کا دودھ ہی استعمال کرتی تھی اور تو اور دنیا کا سب سے مہنگا پنیر بھی گدھی کے دودھ سے ہی تیار ہوتا ہے، جب گدھا اس قدر مفید جانور ہے اور ملک کی ایک عزت مآب ہستی نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

بس ایک گدھا ہی کافی تھا برباد یہ عالم کرنے کو
ہر کام گدھوں کا ریوڑ ہے انجام خدایا کیا ہوگا

امراضِ جسمانی

بخار کا علاج

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخار کے لئے یہ لکھ کر مریض کو بندھواتے تھے:

یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا. اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا. رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ.

بخار اور تمام امراض و دردوں کے لئے پاک برتن میں سیاہی سے لکھ کر اس کنویں کے پانی سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو دھو کر تین گھونٹ مریض کو پلائے اور درد کی شدت کے وقت بقیہ اس پر چھڑک دیں، تین دن اس طرح کریں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ اسحاقؒ دفع بخار کے واسطے گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے: قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ.

اور بیماری کے دفع کے لئے یہ پہننے کو دیتے: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. (سورۂ یٰسین)

الحمد شریف چالیس بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں، بخار دفع ہو جائے گا، پانی کے چھینٹے مریض کے منہ پر ماریں، انشاء اللہ۔

سورۂ عنکبوت (پ ۲۰) لکھ کر دھو کر مریض کو پلائیں، تپ گرم لرزہ اور تمام تکلیفیں انشاء اللہ العزیز جاتی رہیں گی۔

جس کو ہمیشہ بخار رہتا ہو سورہ واللیل (پ ۳۰) لکھ کر دھو کر پئے، انشاء اللہ العزیز اچھا ہو جائے گا۔

وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ.

صبح و شام پڑھ کر بخار والے پر دم کریں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

بخار تپہ کا علاج

سورۂ الم نشرح اس دعا کے بعد لکھے اور پانی سے دھو کر تین مرتبہ نہار منہ مریض کو پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ شَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ رَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِیَدِہِ الشِّفَآءُ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ. وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

گرمی کا بخار اور اس کا علاج

اگر کسی شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو تو اس آیت کو پڑھ کر دم کریں یا پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، انشاء اللہ العزیز صحت ہوگی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ. (اعراف: ۲۰۱)

جس کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ.

مایوس العلاج اور تپ دق اور ٹھہرے ہوئے بخار کے لئے باوضو ہو کر مٹی کے کورے برتن (ہانڈی یا مٹکے) میں تازہ پانی بھر کر سورۂ فاتحہ ہر دفعہ مع بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ اور قل اعوذ برب الناس گیارہ گیارہ مرتبہ اور قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ. گیارہ مرتبہ پھونکیں اور صبح طلوع شمس سے پہلے نہار منہ جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو پلائیں، سارا دن اور رات کی پانی میں سے پلائیں، اگلی صبح یہی عمل از سر نو کریں، پہلا باقی ماندہ پانی کسی پاک جگہ

امراضِ جسمانی

بخار کا علاج

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخار کے لئے یہ لکھ کر مریض کو بندھواتے تھے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا. اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا. رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ.

بخار اور تمام امراض و دردوں کے لئے پاک برتن میں سیاہی سے لکھ کر اس کنویں کے پانی سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو دھو کر تین گھونٹ مریض کو پلائے اور درد کی شدت کے وقت بقیہ اس پر چھڑک دیں، تین دن اس طرح کریں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ اسحاقؒ دفع بخار کے واسطے گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے: قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ.

اور بیماری کے دفع کے لئے یہ پینے کو دیتے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. (سورۂ یٰسین)

الحمد شریف چالیس بار پانی پر دم کرکے مریض کو پلائیں، بخار دفع ہوجائے گا، پانی کے چھینٹے مریض کے منہ پر ماریں، انشاء اللہ۔

سورۂ عنکبوت (پ ۲۰) لکھ کر دھو کر مریض کو پلائیں، تب گرم لرزہ اور تمام تکلیفیں انشاء اللہ العزیز جاتی رہیں گی۔

جس کو ہمیشہ بخار رہتا ہو سورۂ واللیل (پ ۳۰) لکھ کر دھو کر پیئے، انشاء اللہ العزیز اچھا ہوجائے گا۔

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ.

صبح و شام پڑھ کر بخار والے پر دم کریں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

بخار تپہ کا علاج

سورۂ الم نشرح اس دعا کے بعد لکھے اور پانی سے دھو کر تین مرتبہ نہار منہ مریض کو پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهِ الشِّفَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ. وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

گرمی کا بخار اور اس کا علاج

اگر کسی شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو تو اس آیت کو پڑھ کر دم کریں یا پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، انشاء اللہ العزیز صحت ہوگی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ. (اعراف: ۲۰۱)

جس کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ.

مایوس العلاج اور تپ دق اور ٹھہرے ہوئے بخار کے لئے باوضو ہوکر مٹی کے کورے برتن (ہانڈی یا مٹکے) میں تازہ پانی بھر کر سورۂ فاتحہ ہر دفعہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ اور قل اعوذ برب الناس گیارہ گیارہ مرتبہ اور قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ. گیارہ مرتبہ پھونکیں اور صبح طلوع شمس سے پہلے نہار منہ جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو پلائیں، سارا دن اور رات کی پانی میں سے پلائیں، اگلی صبح یہی عمل از سر نو کریں، پہلا باقی ماندہ پانی کسی پاک جگہ

میں جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں گرادیں۔ چالیس روز تک یہ عمل متواتر کیا جائے، مٹی کا برتن وہی رہے گا بدلا نہ جائے گا۔

عصر کے بعد سورۂ مجادلہ (پ ۲۸) تین بار پڑھ کر مریض پر پھونکا کریں اور متواتر چالیس روز یہ عمل کریں، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی فرماتے ہیں کہ یہ میرا تجربہ ہے، اس سے متعدد مایوس العلاج شفایاب ہوئے ہیں۔

یرقان (پیلیا)

یرقان کے لئے سورۂ قریش کا گنڈہ اس طرح بنائے کہ پہلے وضو کرے، اس کے بعد گیارہ تار سوت کے کالے یا نیلے لے کر ان پر گیارہ گرہیں لگائے، ایک مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر ایک ایک گرہ لگا کر اس پر دم کرے (گرہ پر پھونک مارے) اسی طرح گیارہ مرتبہ پڑھ کر گیارہ گرہ لگائے، اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔

سخت بیماری سے نجات کے لئے

کیسا ہی موذی مرض ہو یا کیسی ہی سخت بیماری ہو، روزانہ اول وآخر چھ بار درود شریف درمیان میں دوسو مرتبہ روزانہ یہ کلمات پڑھے، بحکم اللہ سخت سے سخت بیماری ختم ہوجائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ مریض تندرست ہوجائے گا۔ یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَ بَقَائِہٖ یَا حَیُّ.

برائے بخار

اس دعا کو باوضو لکھ کر بخار والے کو پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار سے نجات ملے گی۔

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ غِلٍّ. اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا. لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ یَااَللّٰہُ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقْمًا.

بلڈ پریشر کے لئے

مندرجہ ذیل آیتیں ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ. (سورہ رعد: ۲۸،۲۹)

ہر طرح کی بیماری سے شفا کے لئے

قرآن کریم کی یہ آیتیں جن کا نام آیات شفا ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن پر باوضو لکھے اور پانی سے دھو کر پلادے، انشاء اللہ تعالیٰ جلد صحت یابی ہوگی۔

وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ. وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ. یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا. وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ. قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَاءٌ.

سر درد کا ایک مسنون دم

سر یا جسم کے جس حصے میں درد ہو وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ وَ سُلْطَانِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اُحَاذِرُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ. اگر اپنے اوپر دم کریں تو آخری لفظ اَجِدُ پڑھیں، اگر کسی دوسرے پر دم کریں تو آخر لفظ یَجِدُ پڑھیں اور اگر کسی محرم عورت پر دم کریں تو آخری لفظ تَجِدُ پڑھیں۔

دردِ سر کے لئے امام شافعیؒ کا مجرب عمل

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا جس پر سونے کا تالہ لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا تھا ہر بیماری سے شفا اس ڈبے میں یہ دعا لکھی ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجْعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجْعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طبیب کا محتاج نہیں ہوا، یہ دعا دردسر کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

دردِ سر

سورۃ الاعلیٰ (پ ۳۰) کی آیت سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ سات بار پڑھ کر چینی پر دم کر کے کھلایا جائے یا تعویذ لکھ کر سر پر باندھا جائے۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ. الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ. (سورہ علق، پارہ ۳۰)

ج۔۔مندرجہ بالا آیت کو زعفران سے لکھ کر سر پر باندھا جائے۔

اسم باری تعالیٰ یَاقَوِیُّ ہر فرض نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ بار پڑھیں۔

استقاالدماغ میں پانی بھر جانا

(الف) سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰) پڑھا جائے اور سر پر ہاتھ پھیرتا جائے تین بار یہی عمل کیا جائے۔

(ب) مرقومہ بالا طریق پر سورۂ فاتحہ (پارہ ۱) کا عمل کیا جائے۔

نسیان (بھول جانے) کا مرض

(الف) ہر فرض نماز کے بعد پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ کی آیات ذیل رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا تیرہ بار رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ.

(ب) گیارہ بار سورۂ یٰسین (پارہ ۲۲) کی آیت ذیل پلیٹ پر لکھ کر لیموں کے پانی سے دھوئیں اور چینی میں حل کر کے پلائیں۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ.

(ج) سورۃ الانشراح (پ ۳۰) پوری سورت چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ہمراہ عرق گلاب و زعفران لکھ کر اکتالیس روز تک متواتر پلائی جائے۔

(د) سورہ بقرہ پارہ اول کی درج ذیل آیت کا بعد نماز عشاء سوتے وقت گیارہ بار ورد کیا جائے۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(د) آخری تینوں سورتیں تین دفعہ پڑھ کر چنے یا بادام کریں اور مرض نسیان والے کو کھلا دیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

قل ھو اللہ احد آخر تک۔ قل اعوذ برب الفلق آخر تک۔ قل اعوذ برب الناس آخر تک۔

سر کا دورہ (سر گھومنا)

(الف) سورۂ فرقان (پ ۱۹) کی آیت: وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(ب) سورۂ توبہ (پ ۱۱) کی آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

(ج) سورۂ شوریٰ (پ ۲۵) آیت اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ.

صرع (مرگی)

سورۂ بروج (پ ۳۰) کی آیت کو تین بار کاغذ پر تحریر کر کے سر میں باندھیں: اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ.

سرسام، ورم اغشیہ وجوہر دماغ

(الف) سورۂ انبیاء (پ ۱۷) کی دونوں آیتیں پارچہ یا کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ سر میں باندھیں۔ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ. قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ.

(ب) ان ہی دو آیتوں کو آب باراں (بارش) کے پانی پر دم کر کے گیارہ بار پڑھ کر مریض کو پلائیں۔

(ج) سورۂ عنکبوت (پ ۲۰) سالم سورہ کو گیارہ بار روغن بلسان پر دم کر کے مریض کے سر میں لگائیں۔

(د) اسم باری تعالیٰ "یَامُقْسِطُ" تین صد بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔

مالیخولیا؛ وہم وسواس

(الف) سورۂ یونس (پ۱۱) کا یہ حصہ: مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ. اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

(ب) سورۂ فلق و سورۂ ناس، ان دونوں کو نماز پنجگانہ کے بعد گیارہ بار پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

سورۂ ق (۲۶) پوری سورت لکھ کر اس کا پانی مریض کو پلایا جائے۔

تپ لرزہ

یہ آیات اور درود شریف لکھ کر ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ. وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

باری کا بخار

پیپل کے تین چوڑے پتے لے لیں ہر پتے پر ان آیات کو تحریر کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ.

بخار کے وقت تین گھنٹے قبل ایک پتہ مریض کو چٹا دیں، پھر دوسرا گھنٹہ بعد، پھر تیسرا گھنٹہ، ان شاء اللہ العزیز بخار نہ ہوگا۔

(ب) مریض کے دونوں ہاتھ اچھی طرح دھو کر صاف کرلیں، دائیں ہاتھ کے ناخنوں پر ک، ہ، ی، ع، ص، اس طرح لکھیں کہ ک انگوٹھے پر اور صاد آخری چھوٹی انگلی پر آجائے (کھیٰعص) اور بائیں ہاتھ کے ناخنوں پر ح، م، ع، س، ق، اس ترتیب سے انگوٹھے پر ح اور آخری انگلی پر ق آئے۔ یہ حمعسق بن جائے گا۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ ان حروف کو دیکھتا رہے، ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

(ج) باری کے بخار کے وقت سے تین گھنٹہ قبل ایک کاغذ پر یہ آیت مبارکہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ لکھ کر مریض کے ماتھے پر چسپاں کریں، انشاء اللہ بخار چھوٹ جائے گا۔

عام بخار

کسی کاغذ پر یَا مُحِيْطُ يَا مُحِيْطُ يَا مُحِيْطُ تین دفعہ تحریر کرکے مریض کے گلے میں تعویذ کے طور پر ڈال دیں، آٹھ پہر گذرنے پر کسی کنویں میں ڈال دیں امید تو یہ ہے کہ پہلی بار صحت ہوگی ورنہ تین بار نیا تعویذ لکھ کر یہی عمل دوہرائیں۔

(ب) تپ لرزہ کے لئے جو آیات اور درود شریف اوپر لکھا گیا ہے اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔

دردِ سر

آیت حسب ذیل تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں، اللہ نے چاہا تو درد فوراً جاتا رہے گا۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

برائے ازالہ بخار

جو شخص بیمار ہو تو اس کے بدن پر داہنا ہاتھ پھیرتے جائے اور یہ دعا پڑھتا جائے دو چار دن کے عمل سے بیمار ان شاء اللہ تندرست ہوجائے گا۔ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ.

صدقہ دینے کے لئے انتہائی سادہ عمل

تمام بیماریوں، پریشانیوں، پیچیدہ مسائل کا حل صدقہ کے عمل میں پوشیدہ ہے۔ صدقہ دینے سے پہلے مرد، خواتین باوضو پاؤں سے جوتے اتار دیں، سر پر ٹوپی، رومال، دوپٹہ رکھیں، اطمینان کے ساتھ کرسی، بیڈ پر بیٹھیں۔ دائیں ہاتھ میں مبلغ پچاس روپے یا زائد جتنا نکالنا چاہیں رقم لیں، پڑھیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بولنے کے ساتھ سر پر روپیوں کا دایاں ہاتھ گھمائیں، میں صدقہ ادا کرتا ہوں برائے دوری آفات، بلیات، شر شیطانی، شر انسانی، امراض، نفاق، حادثات، حصول صحت وسلامتی قربۃ الا اللہ. تین مرتبہ یہ عمل بجالانا ہے۔ رقم سورج غروب ہونے سے پہلے مستحق کو دیدیں۔

کل امر مرہون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر بردستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	قمروشمس	تربیع	۶-۲۱
۲جولائی	قمروعطارد	تربیع	۷-۴۵
۳جولائی	قمروشمس	تثلیث	۲۲-۱۵
۴جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۱۳-۲۷
۵جولائی	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۱-۷
۶جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۱۵-۲۸
۷جولائی	قمروزحل	قران	۹-۳
۹جولائی	قمرومشتری	تربیع	۴-۱۴
۱۰جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۲۳-۳۲
۱۱جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۴-۷
۱۳جولائی	قمروزہرہ	تربیع	۱۴-۵۷
۱۴جولائی	قمروزحل	تربیع	۱۵-۳۸
۱۵جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۲-۱۵
۱۶جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۱۲-۷
۱۷جولائی	قمروشمس	تربیع	۰۰-۵۵
۱۸جولائی	قمروعطارد	تربیع	۲۱-۳۰
۱۹جولائی	زہرہ ومشتری	تثلیث	۱-۳۸
۲۰جولائی	عطارد وزحل	تثلیث	۰۰-۴۵
۲۱جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۳-۳۳
۲۲جولائی	قمرونیپچون	تثلیث	۱۳-۳
۲۳جولائی	قمرومشتری	تربیع	۱۵-۳
۲۴جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۲۸
۲۴جولائی	زہرہ وزحل	مقابلہ	۲۰-۲۳
۲۵جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۲-۵۵
۲۶جولائی	قمروزحل	تربیع	۶-۲۰
۲۷جولائی	شمس ومریخ	قران	۶-۲۶
۲۸جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۶-۱
۲۹جولائی	قمروزحل	تسدیس	۱۳-۵۶
۳۰جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۱۴-۵۰
۳۰جولائی	قمروشمس	تربیع	۲۰-۵۳

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۲راگست	قمروعطارد	تربیع	۷-۲۹
۲راگست	قمروشمس	تثلیث	۱۴-۱۴
۳راگست	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۲۸
۴راگست	زہرہ وزحل	قران	۱۳-۶
۴راگست	قمروعطارد	تثلیث	۲۳-۵۲
۵راگست	قمرومشتری	تربیع	۱۷-۲۱
۷راگست	قمروشمس	مقابلہ	۱۳-۴۰
۸راگست	قمرومشتری	تثلیث	۴-۳۵
۹راگست	قمروزہرہ	تثلیث	۲۳-۱۴
۱۰راگست	عطارد وزہرہ	تسدیس	۱۴-۳۲
۱۰راگست	قمروزحل	تربیع	۱۹-۷
۱۱راگست	شمس ومشتری	تسدیس	۲-۵۴
۱۲راگست	قمروزہرہ	تربیع	۱۱-۶
۱۲راگست	قمرومشتری	مقابلہ	۲۰-۱۸
۱۳راگست	قمروزحل	تثلیث	۰۰-۵۵
۱۴راگست	شمس وزحل	تثلیث	۲-۳۶
۱۵راگست	قمروشمس	تربیع	۱۴-۱۸
۱۷راگست	قمروشمس	تسدیس	۱۱-۴۳
۱۸راگست	قمروعطارد	تسدیس	۱۴-۴۸
۱۹راگست	قمرومشتری	تربیع	۹-۲
۲۰راگست	مریخ ومشتری	تسدیس	۱۴-۱۱
۲۲راگست	مریخ وزحل	تثلیث	۱۱-۵۰
۲۳راگست	قمروزحل	تربیع	۱۴-۴۸
۲۴راگست	قمروزہرہ	تسدیس	۱-۳۲
۲۵راگست	قمرومشتری	قران	۲۱-۰۰
۲۶راگست	قمروشمس	مقابلہ	۱۱-۱۹
۲۷راگست	مشتری وزحل	تسدیس	۱۷-۴۵
۲۸راگست	قمرومریخ	تربیع	۱۵-۷
۳۰راگست	قمرومشتری	تسدیس	۲۱-۸
۳۱راگست	قمروزہرہ	تثلیث	۱۴-۹

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	قمروشمس	تثلیث	۰۰-۳۹
۲ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۱۰-۱۷
۳ستمبر	عطارد ومریخ	قران	۱۵-۷
۴ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۱۸-۳۳
۵ستمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۸-۲
۶ستمبر	قمروشمس	مقابلہ	۱۲-۳۲
۷ستمبر	قمروزحل	تربیع	۱-۵۸
۸ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲۲-۰۰
۹ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۶-۵۷
۱۰ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۲۱-۲۲
۱۱ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۶-۲۲
۱۲ستمبر	[illegible]عطارد	تربیع	۳-۴۴
۱۳ستمبر	زہرہ وزحل	تثلیث	۶-۱۹
۱۴ستمبر	قمروزحل	مقابلہ	۵-۱
۱۵ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۲۱-۴۸
۱۶ستمبر	زہرہ ومشتری	تسدیس	۱-۱۳
۱۷ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۱۹-۴۷
۱۸ستمبر	قمروزہرہ	قران	۶-۳
۱۹ستمبر	قمرومریخ	قران	۱-۱۸
۲۰ستمبر	قمروشمس	قران	۱۰-۵۹
۲۲ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۷-۴۱
۲۳ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۱-۲۲
۲۴ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۱۳۰-۲
۲۵ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۱۲-۲۷
۲۶ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۱۲-۰۰
۲۷ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۱۶
۲۸ستمبر	قمروشمس	تربیع	۸-۲۳
۲۹ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۴-۴
۳۰ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۵-۴۳
۳۰ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۰-۵۲

نظرات ۲۰۱۷ء عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲۹جون	قران وعطارد ومریخ	ختم	۲۴-۱۸
۵جولائی	تربیع شمس ومشتری	شروع	۵۵-۴
۶جولائی	تربیع شمس ومشتری	مکمل	۱۳-۸
۶جولائی	تسدیس عطارد وزہرہ	شروع	۱۱-۹
۷جولائی	تربیع شمس ومشتری	ختم	۳۷-۱۱
۷جولائی	تسدیس عطارد وزہرہ	مکمل	۴۸-۱۸
۹جولائی	تسدیس عطارد وزہرہ	ختم	۶-۷
۱۴جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	شروع	۴۹-۹
۱۵جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	مکمل	۱۵-۲
۱۵جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	ختم	۵۸-۱۸
۱۸جولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۱۱-۲
۱۹جولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	مکمل	۳۸-۱
۱۹جولائی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۶-۸
۲۰جولائی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۵-۰۰
۲۰جولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	ختم	۶-۱
۲۰جولائی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۴۳-۱۷
۲۴جولائی	قران شمس ومریخ	شروع	۲۱-۱
۲۴جولائی	مقابلہ زہرہ وزحل	شروع	۳۴-۱۹
۲۴جولائی	مقابلہ زہرہ وزحل	مکمل	۲۴-۲۰
۲۷جولائی	قران شمس ومریخ	مکمل	۲۶-۲
۳۰جولائی	قران شمس ومریخ	ختم	۱۱-۱۱
۹اگست	تسدیس عطارد وزہرہ	شروع	۱۴-۱۲
۹اگست	تسدیس ومشتری	شروع	۱۹-۲۱
۱۰؍اگست	تسدیس عطارد وزہرہ	مکمل	۳۲-۱۴
۱۱؍اگست	تسدیس شمس ومشتری	مکمل	۵۴-۲
۱۱؍اگست	تسدیس عطارد وزہرہ	ختم	۵۷-۱۴
۱۲؍اگست	تسدیس شمس ومشتری	ختم	۴۲-۸
۱۳؍اگست	تثلیث شمس وزحل	شروع	۶-۲
۱۴؍اگست	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۳۶-۲
۱۵؍اگست	تثلیث شمس وزحل	ختم	۸-۳
۱۶؍اگست	تربیع زہرہ ومشتری	شروع	۳۲-۱۲
۱۷؍اگست	تربیع زہرہ ومشتری	مکمل	۹-۱۲
۱۸؍اگست	تربیع زہرہ ومشتری	ختم	۴۶-۱۱
۱۸؍اگست	تسدیس مریخ ومشتری	شروع	۱۵-۱۹
۲۰؍اگست	تسدیس مریخ ومشتری	مکمل	۱۱-۲۲
۲۱؍اگست	تثلیث مریخ وزحل	شروع	۳۴-۵
۲۲؍اگست	تسدیس مشتری وزحل	شروع	۱۱-۱
۲۲؍اگست	تثلیث مریخ وزحل	مکمل	۵۰-۱۸
۲۳؍اگست	تسدیس مریخ ومشتری	ختم	۳۱-۱
۲۴؍اگست	تثلیث مریخ وزحل	ختم	۲۶-۸
۲۶؍اگست	قران شمس وعطارد	شروع	۱۲-۲
۲۷؍اگست	قران شمس وعطارد	مکمل	۵-۱۵
۲۷؍اگست	تسدیس مشتری وزحل	مکمل	۲۵-۱۷
۲؍ستمبر	تسدیس مشتری وزحل	ختم	۴۲-۱۱
۲؍ستمبر	قران عطارد ومریخ	شروع	۵۴-۱۴
۳؍ستمبر	قران عطارد ومریخ	مکمل	۷-۱۵
۴؍ستمبر	قران عطارد ومریخ	ختم	۳۰-۱۹
۱۲؍ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۲-۱۰

شرف قمر

۱۷؍جولائی دوپہر ۲ بجے سے ۱۷؍جولائی سہ پہر ۴ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۱۳؍اگست شام ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۳؍اگست رات ۹ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ ۱۰؍ستمبر رات ایک بج کر ۱۸ منٹ سے ۱۰؍ستمبر رات ۳ بج کر ایک منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں، انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۳؍جولائی رات ۲ بج کر ۲۶ منٹ سے ۳؍جولائی رات ۴ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۳۰؍جولائی صبح ۹ بج کر ۱۷ منٹ سے ۳۰؍جولائی دن ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ۲۶؍اگست شام ۶ بج کر ۱۳ منٹ سے ۲۶؍اگست رات ۸ بج کر ۱۹ منٹ تک۔ ۲۳؍ستمبر رات ۲ بج کر ۵۸ منٹ سے ۲۳؍ستمبر رات ۴ بج کر ۵۲ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، لیکن عاملین ناحق کسی کو ستانے کی غلطی نہ کریں اور غلط کام کرکے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

قمر در عقرب

۲؍جولائی رات ۱۰ بج کر ۲۹ منٹ سے ۵؍جولائی صبح ۱۰ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۳۰؍جولائی صبح ۵ بج کر ۵۲ منٹ سے یکم؍اگست شام ۵ بج کر ۴۶ منٹ تک۔ ۲۶؍اگست شام ۴ بج کر ۲۲ منٹ سے ۲۹؍اگست رات ایک بج کر ۱۷ منٹ تک۔ ۲۲؍ستمبر رات ۱۱ بج کر ۱۹ منٹ سے ۲۵؍ستمبر صبح ۹ بج کر ۳۰ منٹ تک، قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منگنی، شادی، اہم سفر اور اہم کاروبار سے اگر اجتناب کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۲؍جولائی رات ۸ بج کر ۴۶ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳؍اگست رات ۳ بج کر ۵۱ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳؍ستمبر رات ایک بج کر ۴۱ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل

ہوگا۔ یہ اوقات مبارک مانے گئے ہیں، اپنی اہم خواہشات اور ضروریات اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاءاللہ مرادیں پوری ہوں گی۔

اوج شمس

۱۱؍جولائی صبح ۸ بج کر ۳ منٹ سے ۱۲؍جولائی صبح ۹ بج کر ۱۴ منٹ تک شمس حالت اوج میں رہے گا، جن حضرات سے شرف شمس کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج شمس کے لمحات کو اہمیت دیں، وہ تمام نقوش جو شرف شمس کے اوقات میں بنائے جاتے ہیں وہ اوج شمس کے اوقات میں بھی تیار کئے جاسکتے ہیں، انشاءاللہ اسی طرح مؤثر رہیں گے۔

اوج زہرہ

۲۳؍جولائی رات ۹ بج کر ۲ منٹ سے ۲۵؍جولائی شام ۶ بج کر ۳ منٹ تک زہرہ حالت اوج میں رہے گا۔ جن لوگوں سے شرف زہرہ کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج زہرہ کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں، تسخیر ومحبت کے نقوش بنانے کا مؤثر ترین وقت یہی ہے۔

شرف عطارد

۲۱؍ستمبر صبح ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۲۱؍ستمبر رات ۹ بج کر ۴۳ منٹ تک عطارد حالت شرف میں رہے گا۔ تعلیم وامتحان کے نقوش بنانے کا اہم ترین وقت، عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھائیں جو لوگ امتحان میں فیل ہوجاتے ہیں ان کے لئے نقش تیار کریں، انشاءاللہ حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

اوج مریخ

۱۷؍اگست شام ۶ بج کر ۵۴ منٹ سے ۱۹؍اگست صبح ۸ بج کر ۲۹ منٹ تک مریخ کو اوج حاصل ہوگا۔ شرف مریخ کی طرح اہم وقت ہے عاملین فائدہ اٹھائیں جنگ میں فتح دبدبہ رعب اور مردانگی کے لئے نقوش بنائیں۔

منزل شرطین

۱۵؍جولائی صبح ۵ بج کر ۲۲ منٹ۔ ۱۱؍اگست صبح ۱۰ بج کر ۵۱ منٹ۔ ۷؍ستمبر شام ۵ بج کر ۵۴ منٹ پر چاند برج حمل یعنی منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوۃ شروع کرنے والوں کے لئے اہم وقت۔

قسط نمبر: ۱۶۱

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اے یوناف میرے مہربان تم دیکھتے ہو کہ اس وقت سوسارام اپنے جنگی رتھ میں اپنے رتھ بان کے ساتھ اکیلا کھڑا ہے اگر ہم اسے اس کے جنگی رتھ سمیت ہانکتے ہوئے اپنے لشکر میں لے جائیں گے تو فتح یقیناً ہماری ہو جائے گی۔"

بھیم سین کی اس تجویز کے جواب میں یوناف کہنے لگا۔" بھیم سین میں تم سے اتفاق کرتا ہوں تم اس کے رتھ کو ہانکتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف چلو تمہارے پیچھے پیچھے دیرت کے راجہ کا رتھ آئے گا اور اس کے پیچھے میں اور بیوسا تمہاری اور ان دونوں رتھوں کی حفاظت کے لئے آئیں گے۔"

بھیم سین یہ سن کر فوراً اپنے گھوڑے سے اترا، ایک غصیلی جست کے ساتھ وہ سوسارام کے رتھ میں داخل ہوا ایک ہی وار میں اس نے سوسارام کے رتھ بان کا خاتمہ کر دیا پھر اس نے باگیں تھام لیں اور رتھ کے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے وہ سوسارام کو اپنے لشکر کی طرف لے جا رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے دیرت کے راجہ کے رتھ بان نے بھی گھوڑوں کو ہانک کر رتھ کو بھیم سین کے پیچھے لگا دیا تھا اور پھر ان دونوں رتھوں کے پیچھے یوناف کو اور بیوسا اپنے گھوڑوں پر سوار دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتے ہوئے واپس جا رہے تھے۔

سوسارام کو دیرت کے راجہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے غصے میں اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔" سوسارام کہو تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، تم نے دھوکہ دہی سے مجھے گھیر کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تم نے دیکھا میرے جانثاروں نے نہ صرف میری حفاظت کی بلکہ تمہیں گرفتار کر کے اپنے لشکر میں لے آئے۔"

کوئی جواب دینے کی بجائے اس کی گردن جھک گئی تھی، دیرت کے راجہ نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" اے یوناف تم کہو، سوسارام کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔"

یوناف نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔" اے راجہ اگر یہ سوسارام آنے والے دنوں میں تمہارا مطیع، تمہارا فرمانبردار، تمہارا دوست، تمہارا مہربان اور تمہارا غمگسار رہنے کا وعدہ کرتا ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے چھوڑ دینے میں ہی بہتری ہے۔"

یوناف کا یہ جواب سن کر دیرت کے راجہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔" اے سوسارام کیا تم آئندہ کے لئے میرا مطیع اور فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتے ہو؟"

اس پر سوسارام کہنے لگا۔" میں یقیناً مطیع اور فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی میں یہ وعدہ بھی کرتا ہوں کہ آئندہ میں کبھی تمہارے خلاف جنگ نہ کروں گا۔"

اس پر دیرت کے راجہ نے کمال فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔" اگر ایسا ہے تو جاؤ اپنے لشکر میں واپس چلے جاؤ تم آزاد ہو، یوناف نے چونکہ تمہیں معاف کر دینے کی تجویز پیش کی ہے اور میں یوناف کا کہا رد نہیں کر سکتا اس لئے کہ یہ میرا محسن اور مہربان ہے اب تم جا سکتے ہو۔"

یہ فیصلہ سن کر سوسارام کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کے تاثرات چھا گئے تھے پھر وہ اپنے رتھ پر سوار ہوا اور وہاں سے چلا گیا تھا، اپنے لشکر میں واپس جانے کے بعد سوسارام نے اپنے لشکریوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا اور پھر وہ اپنے لشکر کو لے کر پیچھے ہٹتا ہوا اپنے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔

سوسارام جب اپنے لشکر کو لے کر پڑاؤ کی طرف چلا گیا تو دیرت کے راجہ نے اپنے قریب کھڑے ہوئے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "یوناف جس طرح تم اور بیوسا دشمن پر حملہ آور ہوئے اور جس طرح تم نے دشمن سے نہ صرف یہ کہ میری جان بچائی بلکہ سوسارام کو بھی گرفتار کر لیا، حملہ آور ہونے کا ایسا انداز میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی

میں نے کبھی اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ صرف دو انسانوں کے سامنے جس میں سے ایک مرد اور ایک عورت ہو، سیکڑوں مسلح لشکری ان کے سامنے برسوں کی پکی ٹہنیوں کی طرح لٹتے ہوئے موت سے بغل گیر ہو رہے ہوں۔ اے یوناف اس موقع پر میں تمہیں اور بیوسا کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا تم اپنے درمیان چلنے والے بھیم سین کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ سوسارام کے ان حفاظتی دستوں کو بھی کاٹ رہے تھے جو میرا حصار کئے ہوئے تھے اور لمحوں کے اندر تم نے ان سارے محافظوں کا خاتمہ کر کے مجھے دشمن کے چنگل سے نکال باہر کیا۔ اے یوناف میں اس موقع پر تمہارا اور تمہاری ساتھی بیوسا کا شکر گزار اور ممنون ہوں۔ اے یوناف میری سمجھ میں یہ معاملہ نہیں آیا کہ تم نے صرف بیوسا جیسی خوبصورت اور نازک اندام لڑکی کے ساتھ کیوں کر سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر کے اس کے حصار کو توڑ پھینکا۔"

اس پر یوناف کہنے لگا۔ "سنو راجہ میں اور بیوسا دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور یہ جان رکھو کہ نیکی روشنی ہے جب کہ روشنی زندگی، روشنی بندگی، روشنی ارتقا اور روشنی ہی بقا ہے۔"

اس پر راجہ نے ایک شش و پنج کے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف تم نے ڈھکے چھپے لفظوں میں میرے سوال کو ٹال دینے کی کوشش کی ہے میں تمہارے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔"

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ "اے راجہ کاش کوئی عالم، کوئی علم دوست، کوئی دانش اور نکتہ داں، کوئی مصلح، کوئی مواحد تم پر یہ بات عیاں کر دیتا کہ نیکی جو روشنی ہے اس کی کس قدر قوت اور طاقت ہے یہ زمین زادے یہ سوسارام کے مورکھ اور نادان سپاہی اپنی دانست میں تمہارا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے لیکن نیکی بھی ان کے آڑے آئی اور تمہاری رہائی اور تمہاری نجات کا باعث بنی۔ اے راجہ نیکی انسان کے چہرے سے ماضی کی دھول ڈالتی ہے، نیکی انسان کی درماندہ تمناؤں کی یخ بستہ چٹانوں کی پرکشش بناتی ہے اور نیکی انسان کی زندانی شب کے اسیر جیسی زندگی کو روشن اور خوش گوار بنا کر رکھتی ہے۔"

یوناف کے اس جواب پر دیرت کا راجہ تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "یوناف میرے درباریوں میں چند درباری ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کے خالق پر کوئی یقین نہیں رکھتے ان کا کہنا ہے کہ یہ آسمانوں اور زمین پر مشتمل جو کائنات ہے یہ صدیوں سے چلی آ رہی ہے اور صدیوں تک چلتی رہے گی کوئی اس کا نگراں نہیں، کوئی اس کا ناظم نہیں، بس لوگ جانور اور چرند پرند اس میں پیدا ہوتے رہیں گے اور جس طرح پہلے سے وہ صحت کی سنبھال کرتے ہیں اس کے مطابق وہ اپنی زندگی بسر کر کے یہاں سے کوچ کر جائیں گے جب کہ میں ان کے ان خیالات کی نفی کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں اس کائنات کا کوئی مالک ہے کوئی خالق ہے اور وہ اکیلا اور یکتا ہے جو اس ساری کائنات کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہے۔ اے یوناف تو نیکی اور روشنی کا ایک نمائندہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں تم سے بڑھ کر کوئی روشنی نہیں ڈال سکتا، اس معاملہ میں میری راہنمائی کرو تاکہ میں ان درباریوں کو مطمئن کر سکوں کہ اس کائنات کا کوئی ناظم ہے جس نے یہ سارا نظام اور کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔"

"اے راجہ جہاں نظم و نسق ہوتا ہے وہاں کسی ناظم کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے جہاں قانون ہوتا ہے وہاں ہر صورت میں کوئی حکمراں بھی ہوتا ہے جہاں حکمت ہوتی ہے، وہاں کوئی حکیم بھی ہوتا ہے، جہاں علم کا تصور ذہن میں آتا ہے وہاں عالم کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جہاں مخلوق ہوتی ہے وہاں کسی خالق کا تصور بھی انسانی ذہن میں وارد ہوتا ہے۔ اے راجہ زمین سے لے کر آسمان تک ایک مکمل نظام ہے اور یہ پورا نظام ایک زبردست قانون کے تحت چل رہا ہے۔ جس میں ہر طرف ایک ہمہ گیر استطاعت، ایک بے عیب حکمت اور بے خطا علم کے اثرات نظر آتے ہیں، یہ آثار جس طرح اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اس کے بہت سے حکمراں نہیں ہے اسی طرح اس بات پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ زمین سے آسمان تک پھیلے ہوئے سارے کارخانے سارے نظام کا کوئی نہ کوئی ناظم، کوئی حکیم، کوئی خالق اور مالک ہے۔"

یوناف تھوڑی دیر رکا پھر دوبارہ کہنے لگا۔ "اے راجہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میں نے ایک زمانہ اور گھاٹ گھاٹ کا علاقہ دیکھا ہوا ہے، میں تم سے یہ بھی کہوں گا کہ خداوند جو ساری کائنات کا یکتا مالک اور خالق ہے اس نے ساری زمین کو یکساں بنا کر نہیں رکھا اس میں بے شمار خطے پیدا کر رکھے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل ہونے کے

باوجود اپنے رنگ میں اپنی ترتیب میں اپنی ساخت، اپنی قوتوں، اپنی شکلوں اور اپنی پیداوار کے علاوہ اپنے معدنی خزانوں میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، ان مختلف خطوں کی کوکھ کے اندر طرح طرح کے خزانوں کی موجودگی اپنے اندر اتنی حکمتیں اور مصلحتیں رکھتی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اے راجہ دوسری مخلوقات سے قطع نظر صرف انسان ہی کے مفاد کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انسان کی مختلف اغراض اور ضروریات اور زمین کے ان خطوں کی پیدائش وساخت کے درمیان جو مناسبتیں اور مطابقتیں پائی جاتی ہیں اور ان کی بدولت انسانی تمدن کو پھلنے پھولنے کے جو مواقع پہنچتے ہیں وہ یقیناً کسی حکیم کی فکر اور اس کے سوچے سمجھے منصوبے اور اس کے دانش مندانہ ارادے کا نتیجہ ہیں، لہٰذا اس زمین اور آسمان کی تخلیق کو ایک حادثہ قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ یہ ایک نظام ہے، ایک تخلیق ہے جس کا کوئی ناظم ہے اور جس کا کوئی خالق ہے اور یہ ناظم اور خالق اللہ ہے جو واحد ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی کائنات کے اندر بندگی اور عبادت کی جاسکے۔"

یوناف کے یہ الفاظ سن کر ویرت کا راجہ کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہا تھا، پھر وہ مسکراتے ہوئے یوناف سے کہنے لگا۔

"یوناف تم نے واقعی میرے سوال کا عمدہ اور مکمل ترین جواب دیا ہے اب میں اپنے ان درباریوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات ثابت کرسکتا ہوں کہ یہ کائنات یوں ہی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی خالق اور مالک ہے۔" یوناف ویرت کے راجہ کی گفتگو یہیں تک سننے پایا تھا اسے نہیں پتہ کہ ویرت کے راجہ نے کیا مزید کچھ کہا کیوں کہ اسی لمحہ ابلیکا نے اس کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم اور خوش کن لمس دیا تھا اور پھر ابلیکا کی آواز یوناف کے کانوں پر پڑی۔

"سنو یوناف دریودھن نے اپنے جرار لشکر کے ساتھ ویرت شہر کے شمالی حصے پر حملہ کردیا ہے، شمال میں جو ویرت کے راجہ کے ریوڑ چر رہے تھے، ان ریوڑوں پر دریودھن نے قبضہ کرلیا ہے، ان ریوڑوں کو چرانے والے ویرت کے راجہ کے چرواہے بھاگتے ہوئے شہر کی طرف جارہے ہیں تاکہ وہ اس معاملے کی اطلاع ویرت کے راجہ کے بیٹے اترکمار کو جاکر کریں، اور سنو یوناف دریودھن کے اس لشکر میں بھیم سین کے علاوہ درونا، راویودھونا نہ کیا گیا تو ہوسکتا ہے، آگے بڑھتے ہوئے وہ ویرت شہر میں داخل ہوجائیں اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ ویرت کے راجہ سے کہو کہ وہ پانڈو برادران اور اس لشکر کے ساتھ یہیں قیام کرے تاکہ اگر راجہ سوسارام بددیانتی سے کام لے کر موقع کی نزاکت دیکھ کر پلٹ کر حملہ کرے تو ویرت کا راجہ یہاں رہ کر اس سے نمٹ سکے جب کہ تم جلد بیوسا کے ساتھ ویرت شہر کا رخ کرو وہاں اترکمار اور ارجن کے ساتھ مل کر تم یقیناً دریودھن کا سامنا کرسکتے ہو، جس قدر لشکر اس وقت ویرت کے راجہ کے پاس ہے ایسا ہی ایک لشکر اترکمار کے ساتھ ویرت شہر میں ہے اور اگر تم بھی بیوسا کے ساتھ اس لشکر میں شامل ہوجاؤ تو اس کی قوت میں اضافہ ہوسکتا ہے اور اس طرح ویرت شہر کو دریودھن کی بددیانتی، بے ایمانی اور اس کے مکروفریب سے بچایا جاسکتا ہے۔"

ابلیکا جب خاموش ہوئی تو یوناف ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "سنو راجہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میرے پاس کچھ سری قوتیں بھی ہیں اور ان سری قوتوں نے مجھے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ ہستناپور کے دریودھن نے اپنے ایک جرار لشکر کے ساتھ تمہارے شہر ویرت کے شمالی حصے پر قبضہ کرلیا ہے اور تمہارے ریوڑوں کے چرواہے اس وقت ویرت شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں تاکہ وہاں جاکر وہ تمہارے بیٹے اترکمار کو اس حادثے کی خبر کرسکیں، اے راجہ تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں رکو یہ کانکاوالا اور گرنتھی وغیرہ بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ سوسارام کے ذہن میں کوئی بددیانتی پیدا ہو اور جب یہ دیکھے کہ تم یہاں سے اٹھ کر ویرت شہر کی طرف چلے گئے ہو تو وہ پلٹ کر تم پر حملہ آور ہوجائے، لہٰذا تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں پڑاؤ رکھو اور میں اپنی اس ساتھی کے ساتھ ویرت شہر کی طرف جاتا ہوں اور وہاں میں تمہارے بیٹے اترکمار کے ساتھ مل کر دریودھن کا سامنا کروں گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح ہم نے سوسارام کے لشکر کو مار بھگایا ہے ایسے ہی ہستناپور کے دریودھن کے لشکر کو بھی مار بھگائیں گے۔"

یہ خبر سن کر ویرت کا راجہ فکرمند ہوگیا تاہم اس نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا، اس کے بعد یوناف اور بیوسا اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور وہاں سے کوچ کر گئے جہاں تک ان کو ویرت کے راجہ کا لشکر دکھائی دیتا رہا وہاں تک وہ اپنے گھوڑوں کو بھگاتے رہے اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ویرت شہر کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔

یوناف اور بیوسا جب دیرت شہر کے راج محل کے قریب نمودار ہوئے تو انہوں نے دیکھا دیرت کے راجہ کا بیٹا اتر کمار اپنے جنگی رتھ کے پاس کھڑا تھا کچھ اس انداز میں جیسے وہ کہیں کوچ کرنے کی تیاری کر رہا ہو، دراصل جب دریودھن نے اپنے لشکر کے ساتھ شمالی حصے پر حملہ کیا اور مقامی ریوڑوں پر اس نے قبضہ کرلیا تو ویرت کے راجہ کے چرواہے اپنے جانوریوں چھن جانے پر بھاگے بھاگے اتر کمار کے پاس آئے اور اسے یہ خبر دی کہ شمال میں ہستناپور کا دریودھن اپنے جرار لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا ہے اور اس نے ریاست کے جانوروں کو اپنے قبضے میں کرلیا ہے۔

اتر کمار پہلے ہی اپنے لشکر کے ساتھ اس ممکنہ خطرے کے لئے تیار کھڑا تھا لہٰذا چرواہوں کی طرف سے یہ خبر ملنے کے بعد اس نے اپنا جنگی رتھ تیار کیا، یوناف اور بیوسا جب دیرت شہر میں داخل ہوئے اس وقت اتر کمار دریودھن کے لشکر کی سرکوبی کے لئے وہاں سے کوچ کرنے والا تھا۔

اتر کمار نے جب یوناف اور بیوسا کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اپنے جنگی رتھ میں بیٹھتے بیٹھتے رک گیا پھر وہ بڑی تیزی کے ساتھ یوناف اور بیوسا کی طرف بڑھا تھا تا کہ ان سے یہ جان سکے کہ سوسارام کے ساتھ ان کے باپ کی جنگ کا کیا بنا ہے۔

''اے ہمارے محسنو! اور مہربانو! تم دونوں کے چہرے بتاتے ہیں کہ جنگ میں ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔''

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''تمہارا اندازہ درست ہے، دیرت شہر کے جنوب میں ہونے والی جنگ میں ہمیں یقیناً کامیابی ہوئی ہے، ہم نے سوسارام کو اس کے جنگی رتھ میں پکڑ لیا تھا، پھر ہم نے اسے چھوڑ دیا تا کہ ہمارا اس پر احسان رہے اور آنے والے دنوں میں وہ اس احسان کو یاد رکھے اور دوبارہ تم لوگوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے، تاہم سوسارام ابھی تک اپنے لشکر کے ساتھ وہیں قیام کئے ہوئے ہے لہٰذا تمہارا باپ بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس کے سامنے پڑاؤ کر چکا ہے، اسی دوران ہمیں یہ خبر ملی کہ ہستناپور کے دریودھن نے دیرت شہر کے شمالی حصے پر حملہ آور ہو کر ریوڑوں پر قبضہ کرلیا ہے اور چرواہوں کو مار بھگایا ہے، لہٰذا میں اپنی ساتھی بیوسا کو لے کر ادھر چلا گیا جب کہ تمہارا باپ اپنے لشکر کے ساتھ وہیں پڑاؤ کئے ہوئے ہے کہ کہیں دریودھن کے حملہ آور ہونے کی خبر سن کر سوسارام کی نیت بدل نہ جائے اور وہ دوبارہ حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو تمہارا باپ اپنے لشکر کے ساتھ اس کے حملے کو روک سکے، اب بتاؤ تمہارا کیا ارادہ ہے؟''

''یوناف تمہارے آنے کی وجہ سے میرے حوصلوں اور میرے عزم میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم میرے ساتھ ہو گے تو ہم دریودھن اور اس کے لشکر کو آسانی کے ساتھ شکست دیدیں گے، میں اب اپنے جنگی رتھ میں بیٹھ کر اپنے لشکر کی طرف جانے والا تھا اور وہاں سے میں دریودھن کی طرف کوچ کرنے والا تھا تا کہ میں اسے دیرت شہر کی طرف پیش قدمی کرنے سے روک سکوں میں تمہارے لئے بھی ایک جنگی رتھ منگاتا ہوں میرا خیال ہے کہ گھوڑوں کی پیٹھ کے بجائے تم جنگی رتھ میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکو گے اور کیا تم بیوسا کو بھی اس جنگ میں اپنے ساتھ رکھنا پسند کرو گے؟''

''ہاں بیوسا بھی میرے ساتھ جائے گی مگر ایک کے بجائے دو جنگی رتھوں کا بندوبست کرنا۔''

یوناف کے ان الفاظ پر اتر کمار نے کسی قدر سوالیہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تو کیا دو جنگی رتھ منگانے کا تمہارا مقصد یہ ہے کہ تم اور بیوسا دو علیحدہ علیحدہ جنگی رتھوں پر بیٹھ کر جنگ میں حصہ لو گے۔'' (باقی آئندہ)

زمین یا مکان خریدتے وقت خیال رکھیں اچھے قسم کے پیڑ پودے لگائیں

ہندوستانی تہذیب میں درختوں کا لگانا ایک اہم اور خاص مقصد ہوتا ہے، ان درختوں کا ایک اپنا اہم مقام ہے۔ آیورویدکے ایک بڑے ویدجی چرق نے بھی ماحول میں پیدا ہونے والی تازگی اور آب وہوا کے لئے کچھ خاص درختوں و پیڑوں کو بتایا ہے جو انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ زمین و مکان کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ اس بنیاد پر نئی زمین یا نئے مکان کو خریدنے کے بعد زمین و مکان میں کون سا درخت لگائیں جو ہر اعتبار سے انسان کے لئے اور مکان و زمین کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ انہوں نے جن درختوں کو منع کیا ہے ان کو نئے مکان یا نئی زمین پر نہیں لگانا چاہئے۔ جس سے انسان کو اور مکان و زمین پر رہنے والوں کو نقصان اٹھانا پڑے، اس بنیاد پر ہی زمین و مکان میں درختوں کو لگانا چاہئے۔ چور کو، آبنا کار، پلاٹ یا مکان سب سیا چھا مانا جاتا ہے۔ ایسی زمینوں پر اچھے قسم کے درخت ہی لگانا چاہئے۔ کانٹے دار درخت گھر یا زمین کے قریب ہونے سے یا اس کے لگانے سے دشمنوں کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ کانٹے دار درخت قطعی نہیں لگانا چاہئے، جس سے کوئی نقصان ہونے کا اندیشہ رہے۔ دودھ والا درخت یعنی جس درخت میں سے دودھ نکل رہا ہو جیسے گولر وغیرہ کا درخت اس کو زمین یا گھر کے قریب لگانے سے ضرور مال کا نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح سے کچھ پھل والے درخت گھر یا زمین پر لگانے سے یا گھر کی زمین کے قریب لگانے سے بھی دولت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ایسے درختوں کی کاشت کرنا یا زمین اور گھر کے قریب کاشت کرنا بھی اچھا نہیں مانا جاتا بلکہ وہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں ان کی جگہ اگر آپ اچھے قسم کے پھول والے درخت لگائیں تو زیادہ فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

زمین یا مکان خریدتے وقت یا بنواتے وقت پہلے ہی خیال رکھیں یا دیکھ لینا چاہئے کہ اس زمین پر کس قسم کے درخت ہیں۔ اگر زمین پر یا مکان میں جھاڑی، گھاس یا کسی قسم کی بیل یا کانٹے دار درخت تو نہیں لگے ہیں۔ اگر لگتے ہیں تو ان کو کاٹ کر دوسرے اچھے قسم کے درخت لگائیں، جو آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے، جیسے اشوک کا درخت، اس کے علاوہ پیپل، املی، ببڑا، آم، نیم، گولر اور پاکر کے درخت وغیرہ جو زمین یا مکان میں یا ان کے قریب نہیں لگانا چاہئے۔ یہ درخت نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس زمین یا مکان میں یا ان کے قریب پپیتا، امرود، آنولہ اور انار وغیرہ کے درخت بہت زیادہ تعداد میں لگے ہوں یا لگائیں تو زمین اور مکان اچھا اور فائدہ مند سمجھا جاتا ہے جو کہ پھلتا پھولتا ہے، آپ مندرجہ بالا قسم کے درخت ہی لگائیں۔ زمین پر یا مکان میں ایسے درخت لگائیں جن میں پھول زیادہ آتے رہتے ہیں، بیلیں اور درخت آسانی سے تیزی سے بڑھتے ہیں، اس قسم کی زمین اور مکان کی تعمیرات کرانا بہت اچھا بتایا گیا ہے۔ جس زمین پر کانٹے دار درخت، بیل، سوکھی گھاس، بیر وغیرہ کے درخت زیادہ اگتے ہوں اس زمین پر مکان کی تعمیر نہیں کرانا چاہئے کیوں کہ وہ زمین نقصان دہ بتائی گئی ہے۔

جو انسان اپنے گھر میں خوشی و سکھ اور آرام سے رہنا چاہتے ہوں انہیں وہ زمین یا مکان نہیں خریدنا چاہئے یا اس زمین پر مکان کی تعمیر نہیں کرانا چاہئے جہاں پیپل کا درخت یا زٹل کا درخت یا املی کا درخت ہو۔ وہ زمین یا گھر جہاں سیتا پھل کے درخت لگے ہوں یا اس کے قریب یا آس پاس لگے ہوں اس زمین پر بھی گھر تعمیر نہیں کرانا چاہئے۔ اس درخت کو بھی اچھا نہیں مانا گیا کیوں کہ سیتا پھل درخت کے آس پاس یا درخت پر زہریلے کیڑے، چھپکلیں یا زہریلے جانور ہمیشہ رہتے ہیں، یہ جگہ ہر اعتبار سے نقصان دہ ہے۔ جس زمین پر یا مکان میں تلسی کے پودے لگے ہوں وہ بہت اچھا تصور کیا جاتا ہے، ہر اعتبار سے وہ جگہ اچھی مانی جاتی ہے۔ ایسی زمین پر مکان، دوکان کی تعمیر کرانا بہت اچھا ہوگا کیوں کہ تلسی کا پودا اپنے چاروں طرف سے ۵۰ میٹر تک کی دوری میں ماحول کو تازگی اور آب وہوا اچھی بنی رہتی ہے کیوں کہ شاستروں نے اس پودے کو بہت ہی پاک صاف بتایا ہے۔

مکان تعمیر کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیں درخت کم سے کم دس گز دوری پر ہونا چاہئے تاکہ دوپہر کو وقت درخت کا سایہ مکان پر نہ پڑے۔

ان ساری باتوں کو ذہن میں رکھ کر مکان تعمیر کرائیں یا پلاٹ خریدیں اور اچھے قسم کے پھل پھول کے درخت لگائیں، جس سے پلاٹ کو یا مکان میں رہنے والے خاندان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554 (U.P)
R N I 66798/92 RNP/SHN 61 2015-17

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکول عملیات 80/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 45/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 60/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 75/-
سورۂ مزمل کی عظمت و افا 45/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	الاان بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 75/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	رد اعتراضات نمبر 60/-	خوفناک واقعات نمبر 70/-	عملیات اکابرین نمبر 60/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali Deoband-247554 U P Mob. 09756726786